ترجمان وہابیہ

از مصنفہ

نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر

شوہر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام اقبالہا

والیہ بھوپال

طبع فی مطبع مفید عام آگرہ

سنہ ۱۳۰۰ھ

CHECKED
Date........

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U402

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے | عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
ہوا ہے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت میں | چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکیں پہ قربان ہوں | کہ صبح فیض اس شام ہدایت سے نمایان ہے
مسلمان کی نظر میں دفتر سنت کا ہر نقطہ | دل دانش ہے تخم سند ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیوں نہ ہو دل میں | ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت صدق سے ہو گی | گنہگاروں کی ہماری ولائے بخشش کا سامان ہے

گدائے کوچۂ رحمت فدائے شاہد سنت
ترا بندہ امیر الملک صدیق حسن خان ہے

سنت مصاحب مجھکو کچھ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ میں چند رسالہ لکھوں اسلئے
کہ جو کیفیت مذہبی مسلمانان ہند میں ایک مدت دراز سے بابت نزاع در رسم فقہ جیسا

وہاں بہی سُنی جاتی ہے اوسکی دہوم دہام خاص ملک میان دوآبہ ہی مین رہی
کبہی غلغلہ اوسکا جنوب وشمال ہند مین پایا نہین کیا خصوصاً ریاستہاے ہندوستانی
مین کہ اہل ریاست ہمیشہ ایسے حالات و واقعات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین
لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے آدمی اپنے گہر سے دور دور سے دوسرے ملک
مین آنے لگے اور اپنی اپنی گانے لگے تو وہ کاریگری اونکی کچہ کچہ اس جگہہ بہی
ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بولچال سے تازہ تازہ لقب مذہبی بنا کر جس سیدہے سادے
مسلمان کو چاہا ڈرا دہمکا کر اپنے مشرب کے واسطے بدنام کرنے لگے ملک **بھوپال**
کی رعیت اکثر ہندو ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین ویسی ہون یا پردیسی
اون مین ان پڑہے بہت زیادہ پڑہے بہت کم ہین جو پڑہے ہین وہ فارسی کی
شُد بُد نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل وجاہل ہین چنانچہ
ابتک یہی حال ہے کہ کبہی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبہی
کوئی کتاب یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکہا کوئی مذہب کیون نہو
فرمان روایان بہوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشا گورنمنٹ
انڈیا کا ہے جیسے بدین خود ہوئے بدین خود لیکن چند سال سے بعض نودولتان
بداندیش متوسل ریاست نے جنکو خاص ہیر سے سبب سے کسیقدر اوج موج حاصل
ہوا ہے اور محسن کشی اونکا پیشہ آبائی ہے بقواے ہ

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوال دولت وجاہ
گر نبیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مخبری و ہدایت نسبت ریاست بڑے زور شور سے کر کے حکام بالادست کا ناخوش
کرنا چاہتے اپنے مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین دیوانے
ہو رہے ہین اور جابجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاک انکو بہیجتے رہتے ہین اور طرح طرح کے

مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین یہہ ساری جھوٹ اسلئے ہے کہ مجھکو
کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لکن جو سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا
سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان یا وہان پہونچتا ہی ہے جب مینے دیکھا کہ
یہہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بھی جو سنا
جاتا تھا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سب ہیچ کے نقشے ہین دولت عالیہ برٹش
نے اس معاملہ مین قدیماً و حدیثاً ہر جگہہ انصاف پر نظر رکھی ہے کسی جگہہ مجرد
تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب
جاری کئے اور سواے باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبھی
مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ
کوئی فتنہ اوٹھے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی
کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور
بازپرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے تجویز یا وہابی مذہب یا لامذہب
یا اور کچھہ ٹھہراوین اور وہ اوس سے غافل اور بعید ہو اور اوس سے بجز خیرخواہی
کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبھی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ و دوستی دوست
ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکھتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے
اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردۂ تہمت وہابیت
وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے پھر کبھی اس سبب
سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام پر داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہے
ورنہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بھید و کید دشمن کا کھل جاتا ہے چنانچہ
وقت تحقیقات ایسے مقدمات کے سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی
ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین

سنا گیا تھا کہ جسکی تصدیق پھر اخبار پائنیر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم جنوری سنہ ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص میں جاری کیا ہے وہ بغرض اطلاع عام لکھی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرما کر اور نیز استفسار رو داد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہیں کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور قرار پایا تھا اور جرم انکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجھا گیا تھا اور جنکی میعاد اب تک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کئے جاتے ہیں اور ان سبکو اپنے وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پھر دوسرے پرچہ پائنیر مطبوعہ یازدہم جنوری سنہ ۱۸۸۳ء میں یہ لکھا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہ رائے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامہ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ موقع وقت کے ساتھ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر جسکو تھوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر پیش تھی اوسوقت بذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تھا کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت کل جماعہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پائنیر مطبوعہ تاریخ دہم اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء میں بابت اسپیچ یعنی تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے بذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچی تھی یہ عبارت درج کی ہے۔

کل کے روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کر کے
ظاہر کیا کہ۔۔

ہندوستان کے عامۂ مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کار روائی
کے بمقدمۂ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمان ہند دلی خیرخواہ
گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اس بات
پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اونکو
کوئی دشمن اونکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو سبب بھی یون
ہی اسلیئے کہ معرکہ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے
اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اوسکے جواب مین جناب لارڈ
رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطہ خط شکریہ بیگمصاحبہ کا مع
اینجانب ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر ریاستہاے ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا
اور فتح مصر کی سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل یہہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا
ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاستہاے ہند
ورعایاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاست
وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل
مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض
امرا سلاطین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس
راہ ورسم سے بالکل بری ہین بھوپال سے بہت پہلے وزیرالدولہ بہادر مرحوم
رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھرایا تھا اسلیئے کہ اونہون نے بعض رسوم
فتنہ انگیز کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرا دیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیرپرستی
گورپرستی وغیرہ لیکن زمانۂ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی

کے نکلے اسیطرح ریاست بھوپال اور متوسل اوسکے خیر خواہ اخوان ریاست ہون
جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین
یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چھوٹے سب خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور
یہہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو جو چاہتے
ہین کہہ دیتے ہین سو یہہ رسالہ اون غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہہ
دشمنون کی تہمتون مین پہانسے جاتے ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنے [illegible] بھی
کبھی محل عتاب و خطاب حکام ٹھہر جاتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت
نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اوٹھا کر کچھہ لکھا پڑھا
مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تھی اور
جو حکم مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اوسکی کشف ماہیت جسطرح اس
رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و گمان غیر واقع جو گاہ گاہ
بعض حکام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا و کینہ گرون سے راہ پاتا ہے ہرگز
پیرا سون خاطر عاطر اونکے نہوتا اور ایک طرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول
سے حکام عالیمقام اور رعایائے مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی —
اس رسالہ کے دیکھنے سے یہہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاویگی کہ تہمت وہابیت
کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض
غلط اور براہ عداوت ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ و بد اندیش سلطنت برٹش کا ہوگا
تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر جو
باپ دادا و [illegible] کے وقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہا
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مبتدع اور لامذہب معرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال
اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہ کس ریاست

مین کون وہابی ہے اور کیا اوسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت
یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جو لوگ کہ پر لعنت خدا کی ہو
لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغا بازی نزدیک
حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا ایسون کو روسیاہ کرتا ہے حکام
معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہونچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے
کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنی کتب مولفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس
دار فانی وغیرہ کے لکھتا ہون جو طریقہ اہل اسلام پر اور مورخین کے کلام سے ثابت
ہے پھر ہر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علحدہ مین پھر سرگذشت مختصر اپنی آخر رسالہ مین جو
ایک سبب اصلی تالیف اس مقالہ کا بھی ہے لکھون گا اور سرکار عالیہ برٹش کے
انصاف و قدر شناسی کا منتظر ہونگا اسلیئے کہ جسطرح اس رسالہ سے بیخبری مسلمان
وہابیت کی اور تحقیق اس لقب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالیمقام ہے ثابت ہوتی
ہے اسیطرح ان جاہلون مفسدون کے واسطے جو ہر وقت بہر خیز فساد و شورش و فتنہ
مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین ایک تازیانہ اسلامی ہے حق تعالے نے
قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا
فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح پر ہے کہ پہلے اللہ تھا اور کچھ نہ تھا
پھر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پھر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش
کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا جڑا ہوا ہے جیسے زمین نیچے

سوا ریکے خاک کو سنیچر کے دن اور پہاڑ ون کو اتوار کے دن اور درختونکو پیر کے
دن اور بُرے کامون کو منگل کے دن اور نور کو بُدھ کے دن پیدا کیا اور
جمعرات کے دن سارے دواب کو زمین مین پھیلایا پھر جمعہ کے دن بعد عصر کے
پیچھے آخر ساعت دن مین عصر کے وقت سے تا شام آدم ابو البشر علیہ السلام کو
پیدا کیا زمین سے آسمان تک پانسو برس کا راستہ ہے اور ہر آسمان کا دل بھی
اتنا ہی ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے اسی قدر دور ہے ساتون آسمان
کے اوپر کرسی ہے عرش کے اوپر خالق عرش و فرش ہے اسیطرح سات زمینین ہین
ہر زمین دوسری زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتی ہے فرشتے نور سے
بنے ہین جن آگ سے آدمی خاک سے آدم ابو البشر کا قد طول مین سا ٹھہ اور عرض
مین سات گز تھا جیہ خلیفہ تہے خدا کے اور پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے انکے سوا
کہتے ہین کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار اور پیغمبر ہوئے لیکن یہہ روایت ضعیف ہے گنتی
رسولون اور کتابون کی ٹھیک ٹھیک خدا ہی کو معلوم ہے آدم کو جو مٹی سے بنایا سب
جگہہ سے مٹھی مٹھی بھر مٹی لی اسلئے کوئی آدمی گورا کوئی کالا کوئی لال ہے جیسی مٹی تھی
ویسی رنگت آئی جیسی جسکی خاک نرم سخت پاک ناپاک تھی ویسا ہی اثر ہر کسی مین آیا
سورج شام کو عرش کے نیچے جا کر خدا سے اذن لیکر ہر صبح مشرق سے نکلتا ہے قیامت
کے قریب حکم ہوگا کہ جہان تو ڈوبتا ہے وہان سے نکل پھر اوسوقت سے کسی کی توبہ
قبول نہوگی حشر مین چاند سورج کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے رعد ایک فرشتہ ہے اور
بجلی ایک کوڑا آگ کا ہے اوسکے ہاتھہ مین گرمی سردی کا موسم دو سانسین ہین دوزخ
کی تارون سے صرف تین کام نکلتے ہین ایک آرایش آسمانون کی دوسرے مارنا
شیطانون کا تیسرے راستہ پہچاننا دریا و خشکی مین دن یا رات مین انکے سوا جو کچھ
کہا جاوے وہ سب غلط ہے کسی ستارہ کے نکلنے سے نہ کوئی مرے نہ جئے نہ کسی کو

رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہووے نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہین ہل سکتا سوا اوسکے نہ کوئی معبود ہے نہ کسی کا حکم و تصرف عالم مین جاری ہے امت اسلام کا حال پانی کا سا ہے معلوم نہین کہ اگلا پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑی محبت والے وہ لوگ ہین جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کرکے اپنے پیغمبر کا دیکھنا چاہتے ہین ایک نہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکون کے حاکم عیسائی لوگ ہوجاوینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت اسلام کی ضعیف ہوجاوے یا جاتی رہے لیکن بالکل مسلمان دنیا سے نہین مٹینگے یہانتک کہ قیامت آجاوے آخر بطول و عرض دولت عیسائیون کا ثبت ہوگا اور یہہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہوجاوینگے چنانچہ مطابق اوسکے دیکھا سنا جاتا ہے پس فکر کرنا اون لوگون کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہین اس امر مین کہ حکومت برٹش مٹ جاوے اور یہہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کرکے پردہ مین جہاد کا نام لیکر اوٹھا دیا جاوے سخت نادانی و بیوقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشون کا چاہا ہوگا یا اوس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہوا آج ہم آنکھون سے دیکھ رہے ہین اور اوسکے خلاف نہین ہوسکتا **بہرحال** جب خدا نے انسان کو دنیا مین پیدا کیا اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھہرایا اور دوسرا دن قیامت کا بتلایا اور اسکو فانی اور اوسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ مین اختلاف مذاہب ظاہر ہوا حکمار ختا و ہند و فارس و یونان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور بعض کہتے ہین کہ اگرچہ ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لیکن ہمیشہ نہ رہیگا مسلمان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے نہین ہے اور باقی بھی نہ رہیگا غرضکہ اس باب مین بھی تین مذہب ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے چاہئے تھا لیکن مورخین نے اعتبار تاریخ کا اوترنے آدم سے دنیا مین کیا ہے اور درمیان آفرینش آدم اور وقت نزول

کتنا زمانہ گزرا اسکی بحث نہین کی توریت مین اسیطرح پر ہے غرضکہ آدم بہشت سے دن
جمعہ کے دسوین محرم کو سراندیپ مین کوہ رہو پر اوترے کوئی کہتا ہے کہ یہ جنت آسمان
پر تھی کوئی کہتا ہے کہ زمین پر تھی معلوم نہین ٹھیک بات کیا ہے سنہ ۹۳۰ مین ایک ہزار
آٹھ سو پچاس سال پہلے طوفان نوح سے وفات آدم کی ہوئی اوسوقت چالیس ہزار
آدمی اونکی اولاد سے موجود تھے اور شیث و ادریس پیغمبر ہوئے جب ایکہزار چھپن و
چالیس برس آدم کو گزرے نوح پیدا ہوئے جب انکی عمر چھ سو برس کی ہوئی طوفان
آیا انکی قوم بت پرست تھی چھ مہینے دس رات طوفان رہا پارسی و ختا و ہند و چین
والے طوفان کا انکار کرتے ہین مسلمان کہتے ہین کہ تمام زمین پر طوفان پہونچا اسلیے
نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین فی الحال موجود ہین نوح کی اولاد
ہین جب ایکہزار اکاسی برس طوفان کو گزرے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تین ہزار
تین سو تینتیس سال بعد آدم کے اونکی ولادت ہوئی انکو سب دنیا کے مذاہب والے
مانتے ہین ایک سو پچھتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹھانوے مین نزول آدم
کے بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چھیاسی سال کی عمر مین اسمٰعیل اور سو برس
کی عمر مین اسحق پیدا ہوئے یوسف پوتے اسحق کے ہین موسی چار سو پچیس برس کے بعد
وفات ابراہیم کے پیدا ہوئے جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اسی برس کے تھے
ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اوسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹھ سو آٹھ برس
ہوئے تھے پانسو اونتیس برس بعد اونکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسی بن مریم علیہ السلام
کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ چار برس نو ماہ قبل روز پہلی تاریخ عیسوی سے
تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علما نصاری کے
اونکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چھ سو سترہ برس بعد
آسمان پر اوٹھالیے گئے اب سن عیسوی اٹھارہ سو تراسی شروع ہین۔ جب حضرت

اسمعیل مکے مین رہے اوس وقت سے تا ہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو ترانوے برس گزرے تھے شروع سال ہجرت مطابق سولھوین جولائی سن چھ سو بائیس عیسوی ہے وفات انکی بارھوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق ہشتم جون سن چھ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک کہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری اور سنہ ۱۸۶۶ء ہو شروع مین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیئیس برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے مثل زمانہ پیغمبر عمل درآمد رہا پھر بعد اوسکے بادشاہی ہوگئی وہ اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو بتیس ہجری مین انکی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے وقت جمعہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا اونکی ہوئی اور چھٹی صفر سنہ چھ سو چھپن کو سلطنت اونکی ختم ہوگئی پانسو چوبیس برس دو ماہ تخمیناً انھون نے بادشاہی کی - ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۱۰۰۱ء مین لائے اونکے بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑھائی کی تھی سلطان حکومت بند اوکیطرف سے صوبے تھے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر آنا انکا ہند مین ۱۱۹۳ء مین تھا اوس زمانے سے ۱۸۵۷ء تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط انگریزون کا مرشد آباد پر ہوا اور حکومت بڑھتی گئی سنہ ۱۸۵۸ء مین ملکہ معظمہ انگلنڈ وقیصرہ تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۴ ہجری تک کا حال ہندوستان کے صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکھا ہے اب یہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ ہے سب کام موافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے کچھ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن وآسایش وآزادگی اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی حکومت مین نہ تھی اور نہ اوسکی سوا اسکے اور کچھ نہین سمجھی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والے کو

مسلمان ہو یا ہندو دیا اور کچھ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دہوم دہام سے دربار
قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ روسا و معززین ہند مین جملہ رعایا برایا کو سنایا
گیا بعد جلسہ مذکور وہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہو کر مشہور آفاق ہوا
جسکا عنوان باخذ جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری ۱۸۷۷ع ہے اور اس اشتہار
مین یہہ عبارت درج ہے کہ اندنون بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ کسیکو کسی ملت و مذہب
کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ کی ہر ایک رعیت امن و امان کیساتھ اپنی گذران
کر سکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کے سبب اس بات کی اجازت ہے
کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصریہ
دراز کیا جاتا ہے وہ ستانے اور دبانے کے لئے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لئے
ہے - اور آخر فقرہ اشتہار مذکور کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم
و اہل سیف و لشکر ہند و روسا و امرا و ملکی رعایا کے یہہ ہے کہ ہر ایک اعلے و ادنی اس
بات کا یقین کرے کہ ہمارے تحت حکومت مین آزادگی و عدل و انصاف اصل اصول
اونکے واسطے ٹھیرایا گیا اور یہہ کہ ما بدولت کی سلطنت مین اونکی خوشی کی افزایش
اور اونکی سرسبزی کی ترقی اور اونکی بہبودی کی زیادتی مدام مد نظر ہے مین یقین
کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ محبت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر پایونیر
سیکرٹری خیمہ گاہ دہلی ۱۸۷۷ع انتہا بلفظہ مین کہتا ہون کہ فی الواقع یہہ الفاظ تہما
جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلستان و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل
و ویسرائے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین اولا اور بذریعہ اشاعت اشتہار
مطبوع ثانیا بابت عدم تعصب مذہب و عموم آزادگی سنے دیکھے گئے ہین لائق بڑی
قدر و منزلت کے ہین اور رعایاے ہند کے لئے عموما اور روسا و امرا کے واسطے
خصوصا مثل عہدنامجات ریاستہا کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف ان

اوسکے عمل درآمد کرے اور بلا وجہ براہ تعصب کسی امیر فقیر کو ستایا چاہتے اوسپر حجت قاطع ہین آور واسطے برآت اون لوگون کے جو براہ دشمنی تہمت مذہبی کسی شخص پر قائم کرکے اوسکو نقصان پہونچایا چاہتے ہین اور وہ اوس کام مین مشغول نہین بلکہ اوس سے ناآگاہ و غافل ہے ایک دستاویز قوی ہے ❊

فصل اول

اس فصل مین ترجمہ کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کا ہے یہہ کتاب سنہ ۱۲۹۱ھ مین تالیف ہو چکی تہی جسکو اب سال دہم ہے پہر سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین طبع ہوئی اس کتاب مین جوابات سوالات نماز و روزہ وغیرہ ہین منجملہ اوسکے ایک یہہ سوال کسی شخص کا اور جواب میرا ہے جسکا ترجمہ اس جگہہ لکہا جاتا ہے وجہہ اس ترجمہ لکہنے کی یہہ ہے کہ مین تیس سال کامل سے متوسل و متوطن اس ریاست **بہوپال** کا ہون اور ہمیشہ معزز و مکرم رہا کبہی نسبت اس ریاست یا اوسکے متوسلین کے نہین سنا گیا کہ کسی نے مجہکو یا بیگم صاحبہ مرحومہ یا رئیسہ معظمہ حال کو یہہ لفظ کہا ہو کہ انہین کوئی وہابی ہے جب سے مقدمہ قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا چہہ سال سے پیش ہوا تو بعض بود و نمود نکالنے والون شیعہ مذہب نے جو ظاہر مین سُنّی بنتے ہین اور اوسکے ملازمان فتنہ انگیز و تہمت طراز ہے ملکر یہہ تہمت نسبت ریاست اور نسبت میرے لگائی اور حکام تک پہونچائی اسلئے ضرور ہوا کہ اس تہمت سے چند سال پیشتر جبکہ مفہوم بہی اس مضمون کا کسی شخص ریاست کے خیال مین نہ تہا جو کچہہ مین نے بابت مذہب وہابیہ اپنی کتاب مین لکہا ہے اوسکو اس جگہہ نقل کرون اور دروغگو کو اوسکے گہر تک پہونچا دون ۔

سوال عبد الوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا اوسکے عقاید مذہب اہل سنت و جماعت کے موافق تہے یا نہین ۔

جواب جن لوگون نے فرقہ وہابیہ کو عبدالوہاب کی طرف منسوب کیا ہے یہہ اونکی
غلطی ہوئی اسلیئے کہ جسنے دعوت اپنے مذہب حنبلی کیطرف خاص اپنے ملک مین کی
تھی وہ اونکا بیٹا محمد نام تہا نہ خود عبدالوہاب مذکور اونکی طرف نسبت وہابیہ صحیح نہین
اور عبدالوہاب مذکور نے کوئی مذہب مشرب جدید نہین نکالا وہ اور اونکا بیٹا دونون
حنبلی مذہب تہے اور ہندوستان کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا
شیعہ یہان قدیم سے ابتک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا ابن محمد کی ولادت سنہ ۱۱۱۵ھ
مین عیینیہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین اونکا خروج
حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ مین انہون نے وفات پائی اور اصل مذہب
اونکا حنبلی تہا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند
مین ایک بہی نہین اور اصل اسلام مین اتباع قرآن وحدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم
خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے اسلیئے کہ وہ مذہب
حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن وحدیث کا تابع ہو اوسکو
اونکا تابع اور اونکے مذہب کا جاری کرنیوالا بتانا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے
اور نہایت جہوٹ ہر مسلمان خالص اطاعت خدا ورسول کی سب دینون اور مذہبون
پر مقدم جانتا ہے اور بڑے بڑے لوگون کی بات بہی خدا ورسول کے مقابلہ مین
پسند نہین کرتا محمد بن عبدالوہاب کی بات کا کیا ذکر ہے اور وہ کس قطار شمار مین ہے
لاکہون عالم اسلام مین گذرے ہین لیکن کوئی ادنی مسلمان بہی سچی باتون کو اونکے
طریقہ مین منحصر نہین جانتا اور اونکے پیچہے چلنا واجب نہین سمجہتا خلاصہ حال ہندوستان
کے مسلمانون کا یہہ ہے کہ جب سے یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہون کے طریقہ
اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوسوقت سے آجتک یہہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور
ہین اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہانتک

کہ ایک حجم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ یعنی فتاوی عالمگیری جمع کیا اور اونمین شیخ عبدالرحیم
دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بہی شریک تہے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث
جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تہے انہون نے بہت مسائل دین
کی چہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتونکو قوی اور مضبوط باتون سے علحدہ کیا
اور اسی طریقہ اور روتیہ پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ انہون نے بہت
سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلایق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی ہین
اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان
کیا اور بہت سی بُری رسمین جن سے مسلمانون کی دین و دنیا کی خرابی ہوتی ہے
مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت وغیرہ کی
انکو اکثر اہل ہند سے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پر اور عمدہ عمدہ باتون پر پیغمبر
کے لوگون کو بلایا حتی کہ بہت سے مدارس و مساجد اونکی سعی و کوشش سے آباد ہوئے
اور بہت سے بھنگیر خانے اور مدک خانے اور شراب خانے اور چکلے ویران ہوگئے
جنکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تہا اور بڑے امن و امان کا نور
ہندوستان مین چمکنے لگا اونہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکہا
چہ جائیکہ ذکر جہاد با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے اونکی نسبت معاملہ قدر شناسی کا
اوس وقت مین فرمایا چنانچہ تحریر سید احمد خان نیچری سے بہی ثابت ہے اگرچہ بہت سے مفسدین
نے جنکا شعار فسق و فجور تہا اون کے مقابلہ مین بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی
نے اوسکی سماعت نہین کی اور نہ کبہی اون سے تعرض کیا غرض کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب
کا حنبلی مذہب تہا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو اون سے کسی طرح کا علاقہ شاگردی
یا مریدی کا نہ تہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائے گئے پہر یہان کے
لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبدالوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسی طرح

کسی عاقل کی سمجھ مین نہین آئی اور بجز بیوقوفی اور دشمنی عوام کے اور کچھ بات
سمجھی نہین جاتی حالانکہ نجدیون اور ہندیون مین اوس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و
ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین اور ہزارون کوس اور سیکڑون منزلونکا
فاصلہ ہے اور دریاے شور بیچ مین حائل ہے اور دنیا اور دین کے برتاؤ مین جو امور یہان
مروج ہین وہان اونکا نام نہین اور جو باتین وہان رائج ہین یہان اونکا نشان نہین
غرض کہ یہان کے چال اور ڈھنگ کو وہان کے چال چلن سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین
علاوہ اسکے کبھی یہان کے کسی گروہ نے اس بات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم
سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی تک منحصر ہے اور باقی سب
مسلمان یونہی ہین اس بات کو ہر عاقل بخوبی دریافت کرسکتا ہے آج علماء دہلی وغیرہ
کی ہزارون کتابین چھوٹی بڑی عربی فارسی اردو موجود ہین کسی مین یہ بات کوئی بتلا
لکھا دکھا تو دیوے غرض اصلی بات اسلام مین وہی قرآن وحدیث پر چلنا ہے جسمین فساد
کے کامون سے روکا گیا ہے نہ کسی شخص خاص کی بات اور چلن پر اسمین ساری روے زمین
کے عالم و فاضل برابر ہین خواہ نجد کے ہون یا ہند کے یا دکن کے یا سندھ کے نہ ہم اپنے دین
مین محمد بن عبد الوہاب کے تابع ہین نہ محمد اسمعیل کے مطیع قرآن وحدیث ہمارے پیش نظر
ہے اور جو معاملہ اک عالم سے ہے وہی سارے جہان کے عالمون سے ہے نہ یہ کہ ایک کیطرف
اپنے تئین منسوب کرنا اور اونکی طرفداری مین لڑنا جھگڑنا شور و فساد برپا کرنا یہ شیوہ اسلام
سے بعید ہے اور تعجب اور تماشا یہ ہے کہ ہندوستان کے نادان مسلمانون نے ہر جگہ وہابی
کے ایک نئے معنی تراشے ہین سیان و دوآب مین وہابی وہ ہے جو قبرین پوجنے اور
تعزیہ رکھنے اور ولیون سے مدد چاہنے اور مولود کی مجلسون سے منع کرے اور
یا رسول اللہ اور یا علی کہنے سے باز رکھے اور حیدرآباد دکن مین وہابی وہ ہے کہ
مسند ہی نہ بچھے اور یا چار تخت نشست اور تجارت کرے اور ڈاڑھی نہ منڈاوے اور نماز و

روزہ ادا کرتا رہے اور بعضی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی جنکا مذہب حنبلی
تہا اور ایک عالم دیندار تہے اونکو سارے جہان کا مالک نہ جانے اور محفل مولود کو بدعت
اور نئی تراش مسلمانون کی بتاوے اور یورپیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی
شہرون مین وہابی وہ ہے جو اون چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد یعنی
نہو بلکہ سچے اور اچہے طریقہ پیغمبر کے چلتا ہو اور اون نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد
لوگون نے اپنی عقل سے تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی
وہ ہے جسمین یہہ سب باتین موجود ہون اور اکثر ہند مین وہابیہ بدعتون کے مقابل مین
بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جو اون مذہبون پر اڑ رہے ہین جو بعد پیغمبر بنا
کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین رکہتے اور فقیرون
اور درویشون کی حد سے بڑہکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور
قبرون پہ چلّے اور دوڑنے اور مٹہائیان اور گلگلے اور گنڈیان چڑہاتے ہین اور اونکی
روحونکو جہان کا مالک اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتے ہین اور غیب کی چہپی
چیزون سے خواہ چہوٹی ہون یا بڑی ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار
سمجہتے ہین اور طرح طرح کے شرک و بدعت کی باتین اور لایعنی بیکار اور خراب
رسمین ناچ رنگ وغیرہ اونمین پہیل رہی ہین اور بڑا مکر اور جہوٹ اونکا یہہ ہے کہ
حکام انگلشیہ کو فی الحال فرمانرواے ملک ہندوستان ہین اونکے دلون مین یہہ
وسوسہ اور یہہ خیال ڈالدیا ہے کہ یہہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہارے مارڈالنے
اور سلطنت بگاڑنے اور امن خلائق اور رفاہ عوام کے کہونے کا اندیشہ اور فکر
رکہتے ہین حالانکہ بفرض محال اگر وہ وہابی ہون بہی تو بہی اس مضمون کی تصدیق
کوئی عاقل اور دانا نہین کرسکتا اور یہہ قول اونکا کبہی پایہ صدق کو نہین پہونچ
سکتا اسلیئے کہ اس صورت مین ہندوستان اونکے نزدیک دارالحرب ہوگا نہ دارالاسلام

اور دارالحرب مین رہکر اور غیر مذہب والون کے ملک مین با امن و امان بسکر کسی
مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا نہین چنانچہ غدر مین جو چند
لوگ نادان عوام الناس فتنہ و فساد پر آمادہ ہوکر جہاد کا جھوٹ موٹ نام لینے
لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم و تعدی سے مارنے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھ دراز
کیا اور اموال رعایا اور برایا پر غصباً قابض و متصرف ہوئے انھون نے خطای
فاحش کی اور قصور ظاہر اسلیئے کہ قرآن و حدیث کے موافق کہین شرطین جہاد
کی موجود نہ تہین صرف سودائے خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملک ستانی
کے اونکے دلونمین اور مغزودات مین سمائے ہوئے تھے ہم نہین جانتے کہ اون مین
سے کسی جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور دنیا کی طینت اور انصاف واجبی اور
تبعیت مذہب اسلام ہو اللہ ہی اونکے حال سے خوب واقف ہے حاصل یہہ کہ
ہندوستان مین جنکا نام اونکے دشمنون نے وہابی رکہا ہے اونمین ہمارے نزدیک
اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن حدیث پر چلنے والون اور
نماز و روزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجا لانیوالون کو وہابی کہنا
ایک بڑا ظلم اور دہینگا مشتی ہے اور قرآن و حدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ
حاکم وقت سے بغاوت کرے یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا راستہ بند
کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین ان امور سے مانع اور باز رکھنے والی ہین باقی
رہا یہہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت اوسکی مسلمانون کی شریعت مین
ثابت ہے آسمین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی اور خارجی اور ہندی اور
سندہی اور نجدی سب برابر ہین اور اوسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط اور
وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنے مسلمان بہی اسکا انکار نہین کرسکتا
لکن شریعت مین کسی حکم کا ہونا اوسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع

کی جہت سے اور یہہ امر بھی بخوبی ظاہر ہے اور تاریخ دانون پر خوب روشن ہے کہ کوئی
شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین ہوکر ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اوسکے
شاگرد ہوئے ہون اور اوسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور قریون مین پھیل گئی
ہو یا اوس نے یہان کسی طرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اوسکے طریقہ اور
چال پر ہوجاوین اور اوسی کا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا
اہل ہند اور اہل نجد مین باہم ایسا جاری ہے جسکی رو سے انکو اہل نجد کے طریقہ اور
روش پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون کو بذریعہ اخبار یا تار یا ریل کے اون
لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا فرانس سے حاصل ہے کہ جسکے ذریعہ
سے انکو اہل نجد کا ہم طریقہ کہین غرض ہند کے لوگونکو وہابیہ نجدیہ سے نسبت دینا کمال
نادانی اور نہایت بے وقوفی اور صریح غلطی ہے اور جبکہ وہ خود اس نام سے انکار کرتے ہین
تو زبردستی اونکو نزدیک حاکمون کے بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ مین نکالنا سراسر بداخلاقی ہے
بلکہ فی الحال سُنا جاتا ہے کہ عرب نجد تجارت کے لئے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہین اور اپنا پیشہ
کرتے ہین اور حکام کو باوجود علم اونسے کچھہ تعرض نہین اسلئے کہ سرکار عالیہ برٹش کو بحث مفسدان
و باغیان سے ہے نہ زید و عمرو سے حدیث عبد اللہ بن عمرو مین مرفوعًا آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی
اسرائیل یعنی یہود بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقون پر سب فرقے آگ
مین ڈالے جاوینگے مگر ایک طریقہ کے لوگ صحابہ نے پوچھا وہ کون طریقہ کے لوگ ہین فرمایا
یہہ طریقہ جسپر مین ہون اور میرے ساتھی رواہ الترمذی اور ایک روایت مین یون ہے
کہ بہتر فرقے تو اس امت کے دوزخ مین جاوینگے اور ایک بہشت مین داخل ہوگا اور اس
فرقہ کا نام جماعت ہے اور نزدیک ہے کہ نکلین گی میری امت مین چند قومین اُنمین سماوینگی
اونمین بدعتین جسطرح گھس جاتی ہے بیماری کُتّا کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اوس سے کوئی رگ
اور نہ کوئی جوڑ مگر یہہ بیماری اوسمین گھس جاویگی رواہ احمد و ابوداؤد عن معاویۃ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن وحدیث پر عامل ہین اونکا نام اہل سنت وجماعت ہے نہ وہابی اور ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب حنفی رکھتے ہین نہ مذہب حنبلی اور علماء اسلام نے جہان تعداد ۷۳ فرقون اس امت اسلام کی لکھی ہے تو نام بنام اونکو گنا ہے اونمین کہین کسی جگہہ کسی فرقہ کا نام وہابیہ نہین بتلایا تو یہہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دین قدیم اسلام مین کوئی نئی راہ وطریقہ یا جدید مذہب وفساد کی بات نکالے اوسکا نام بدعتی اور ہوائی ہے اور وہ دوزخیون مین ہے پھر کسطرح کوئی سچا مسلمان کسی کے نئے طریقے نکالے ہوئے پر چل سکتا ہے اور وہ آپ کسی لقب جدید کو اپنے لئے پسند کرے گا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فصل دوم

ترجمہ عبارت کتاب موائد العوائد من عیون الاخبار والفوائد اسمین احادیث ضروری اور فوائد عمدہ مذکور ہین یہہ ماحصل مضمون اوسکے صفحہ ۴۳ کا ہے کہ موکی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور قائم رکھے نماز اور ادا کرتا رہے روزے رمضان کے تو اللہ پر فضل واحسان کی راہ سے اوسکا یہہ حق ہے کہ داخل کرے اوسے جنت مین خواہ وہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین خواہ بیٹھا رہے اوسی ملک مین جہان پیدا ہوا آخر حدیث تک سو جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو کہ وہ سب جنتون کے بیچ ہے اور سب سے اونچی ہے اور اوسپر عرش ہے رحمن کا اور اوسی سے بہتی ہین نہرین جنت کی روایت کی یہہ بخاری نے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جہاد مخالفون کے ساتھ فرض کفایہ ہے یعنی ایک ملک کے لوگ اگر اوسکو بجا لاوین تو دوسرے ملک کے لوگون پر فرض نہین اور ہر فرد بشر پر مسلمانون سے فرض نہین کہ جو اوسکو نہ بجا لاوے اوسکے

اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے
وطن مین ساری عمر بیٹھا رہے اور جہاد نکرے اور یہی قول ہے جمہور یعنی سب عالمون کا
باقی رہے مناقب جہاد کے اور اوسکی فضیلتین قرآن اور کتب دین مین بھری ہوئی ہین
اور اونکے ترجمہ سارے جہان مین پھیلے ہوئے اور ہر چھوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن گاؤن
اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑھتا ہے بلکہ کوئی گاؤن اور شہر شاید
اوس سے خالی نہین مگر اوسپر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اوسکی شرطین
جو شریعت مین مقرر ہین وہ سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اوسکی کے موجود
ہون اور آجکل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت
جنہین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت نہین جسکو جہاد کہہ
رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچھ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل سے
اوسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ
بابو اور رعیت سے تام کے نواب و امرا بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین
خلل انداز ہوئے اور انہون نے لڑائی بھڑائی کا بازار گرم کیا اور یہانتک اون کے
فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو جو کسی شریعت مین واجب القتل
نہین ہین بے تامل جیسے ہو ذبح کر پھینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ اسلام مین تمام اہل اسلام
کے نزدیک یہہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز اور روا نہین
اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بھی ویسا ہی فتنہ پرداز اور از انجام تا آغاز اسلام
مین دہشت انگیز ہوا ہے اسلئے کہ علماء اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب
سے حکام والا مقام فرنگ فرمان روا ہین اوسوقت سے یہہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام
حنفیہ جنسے یہہ ملک بالکل بھرا ہوا ہے اونکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتوی ہے کہ
یہہ دار الاسلام ہے اور جب یہہ ملک دار الاسلام ہوا تو پہر یہان جہاد کرنا کیا معنی بلکہ

عوام جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہ دار الحرب
ہے جیسے بعض علماے دہلی وغیرہ اونکے نزدیک بہی اس ملک مین رہکر اور یہان کے حکام
کی رعایا اور امن وامان مین داخل ہوکر بہی جہاد کرنا ہرگز روا نہین جبتک کہ یہان سے
ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جاکر مقیم نہو غرض یہہ کہ دار الحرب مین رہکر جہاد کرنا
اگلے پچھلے مسلمانون مین سے کسی کے نزدیک ہرگز جائز نہین تہا وہ اسکے جہاد مین بڑی
شرط تو یہہ ہے کہ ایسے امام عادل عالم کامل صاحب فہم و فراست دانشمند کے ہاتہہ پر
بیعت کیجاوے کہ جسمین شرائط امامت بخوبی موجود ہون اور اوس ملک کے مردمان
ذی ہوش و معاملہ دان و عقلمند اوسکی امامت کو پسند فرمادین اور اوسکو برضا و رغبت
خود بلا جبر و اکراہ اپنے اوپر بیعت عام کیکے حاکم بنادین اور اوس لڑائی بہڑائی مین لڑکون
اور بچون اور عورتون اور بوڑہون اور ضعیفون کو قتل نکرین اور اگر پہر دوسرا شخص
دعوی امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوے اور واجب القتل ہو اور یہہ سب
شرطین غدر مین بالکل مفقود اور غیر موجود تہین بلکہ ہر ملک و شہر مین جسکا جی چاہا اور
اوسکو وسوسہ سرداری نے گہیرا وہی سرکار سے باغی ہوکر رئیس بنیکو کہڑا ہوگیا اور اوس لڑائی
کو جہاد ٹہرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تہا سراسر فتنہ تہا غرض شریعت اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند
کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن و امان خلائق و رفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایک کو
اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لیے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ دربار قیصری دہلی کسیطرح
کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقاً نہین جہاد خیال کرنا خبط ہے اور جو
ٹہر لونگیون کیطرح بے فائدہ مار پیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اوسکو جہاد
کہے وہ بالکل شریعت کے خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان و مال لوگون کا ضائع کرتا
ہے اور عزت و آبرو گنواتا ہے اور اصل بات یہہ ہے کہ کسی عمل پر ثواب نہین ملتا جبتک
وہ خالص خدا کیواسطے اور موافق شرع شریف کے نہو اور جبتک شریعت کے موافق نہو

اور خاص اللہ کے لیے ہو تب تک دونون جہان کا زیان اور جان و مال کا نقصان
تصور کیا جاتا ہے ہمکو بڑا تعجب آتا ہے اون لوگون پر جنہون نے غدر مین بغیر وجود
شرائط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے باوجود قتل کرنے لڑکون اور
عورتون کے جو محض بیگناہ اور معصوم تھے کیونکر فتوی دیدیا کہ یہ ہڑبونگ جہاد ہوگا
اور یہ شر مفسدونکا اور جھگڑا بیوقوفون کا جہاد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ انہون نے
یہ فتوی کس قرآن سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اور تیسری طرح یہ ہے کہ اکثر
حاکم اوسوقت مین راجہ بابو اور ہنود کے ہندو تھے کہ اونکی امامت مسلمانون کے کسی فرقہ
کے نزدیک جائز نہین اور اکثر لوگ جنہون نے اوسوقت فساد و غدر مین حکام انگلشیہ
سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تھے کہ شراکت اونکی جہاد مین اور مدد لینا اون سے ہرگز جائز
نہین یہہ بات صاف حدیث مین آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بھی لین کہ وہ سب اسلام
کا نام لیتے تھے تو بھی جب تک دار الحرب سے باہر جا کر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور
مسکن نہ ٹھہراوین اور کسی امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات مین رکھتا ہو اپنا امام
اور حاکم مقرر نکرین تب تک جہاد کا نام محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کی شرائط
رکھتا ہو اس وقت مین حکم کیمیا و عنقا کا رکھتا ہے یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام مین
اسوقت فرمان روا اور حکمران ہین اونمین سے ایک بھی امامت کی صفتون سے موصوف
نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب و احکام سے معروف نہین پھر
باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پرداز کا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علماے اسلام نے
تیمور لنگ اور اکبر اور دیگر شاہان اسلام کو جو محض ملکگیری اور سلطنت کی طمع سے
لڑائیان لڑتے ہین اور امن و امان ملک مین فساد ڈالا اونکی لڑائی کا نام بھی جہاد
نہین رکھا چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ تیمور کا لکھا ہے وہان
یہہ لکھا ہے کہ ایک بار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچھا کہ ہماری لڑائیون مین

جو لوگ قتل ہوئے اور مارے گئے اونمین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے
دشمنون کیطرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
حمیت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لئے اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ
اوسکی کارگذاری دیکھین آنکھن سے جنتی وہی ہین جو خاص اسلیئے لڑے کہ اللہ کا
بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک
مین امن وامان قائم ہوجاوے اور نام آوری اور شہرت اور ملک گیری اور نیکنامی
ہرگز مقصود نہو تب ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری اور سلطنت مقصود
ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے تئین مجاہد
نہین قرار دے سکتا ہے اسیلئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین تیمور کی مذمت کی ہے اور اوسکو برا کہا ہے کہ اوس نے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکہا
تہا حالانکہ علماے اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکہتے ہین نہ فقط نام
سے اور کسی شئے کا نام بدل دینے سے اوسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلاً سود کا نام منافع کہنے
سے سود حلال نہین ہوجاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکہا ہے
اور کتاب تنبیہ الامثال مین صاف لکہا ہے کہ یہہ لڑائیان بادشاہونکی جو ملک ومال کے لیئے
ہین ہرگز جہاد نہین چنانچہ خلاصہ اونکی تحریر کا یہہ ہے کہ یہہ بادشاہ جو رعایا کے مال
شریعت کے خلاف لیا کرتے ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ راضی ہون یا ناراض ہون اور
اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین اوس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان
اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین کہ ہر
شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہہ ہرگز جہاد شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت
کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہہ ہوتا ہے کہ اونکے لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون
اور عاجزون کو قتل کرڈالتے ہین اور اونکا مال ومتاع چہین جہپٹ کر لیتے ہین اور اونکو

بے عزت اور بے حرمت کر دیتے ہین یہہ بڑا ظلم ہے تمام ہوا مضمون شوکانی کی تحریر کا اس
بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو لڑائیان غدر مین واقع ہوئین وہ ہرگز جہاد شرعی نہین اور کیونکر
وہ جہاد شرعی ہوسکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور راحت و رفاہ مخلوق کا حکومت
حکام انگلشیہ سے زمین ہند مین قائم تھا اوسمین بڑا خلل واقع ہوگیا یہانتک بوجہ ابتری کے
رعایا نوکری کا ملنا محال ہوگیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہوگیا امام شوکانی
رحمۃ اللہ علیہ نے جہان حکام کے عدل کا بیان کیا ہے وہان یہہ بھی لکھا ہے کہ اگر شریعت
اسلام کے موافق عدل نہو سکے تو حکام فرنگ کیطرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و
درستی برایا کا لحاظ رکہا جاوے غرض اونکی گواہی سے بخوبی معلوم ہوا کہ درستی ملک اور
صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی رعیت
اور آرام دہی بریت مین حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت مین بلکہ اکثر اوقات مین ہرگز
نہین اگرچہ ہر وقت کے ملا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتین بناتے ہین اور ہر کسی کو اچھا
بتاتے ہین مگر میری نظر مین جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکھدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتھ ہے

فصل سوم

دوسرے مقام مین اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۳ مین یہہ مضمون ہے کہ ابن عمر سے مروی ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب ملک یمن اور شام کے لئے دعاء برکت کی لوگون
نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لئے بھی برکت کی دعا فرمائیے ابن عمر کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون
کہ جب اون لوگون نے تین بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہان سے بکھیڑے اور فتنے
نکلین گے اور وہین سے شیطان کا سینگ نکلے گا روایت کی یہہ بخاری نے قبرون کے
پوجنے والے اور پیرون کے پوجا کرنے والے ہندوستان مین ایک خدا کے ماننے والونکو
عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابیہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہہ فرقہ ایک خدا کو

ماننے والا محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب ہے اور وہ نجد میں گذرا ہے غرض مذمت
نجد کی اس حدیث سے ثابت کرتے ہین اور جب بن عبد الوہاب بڑے ہوئے تو وہ فرقہ
جو اونکی طرف منسوب ہے وہ بھی بڑا ہوا مین کہتا ہون کہ اس بات کو جانے دو کہ یہہ دور کے
ملک کی بات ہے ہندوستان کی نہین کلام اسمین ہے کہ یہہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے
اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے اونکو وہابی
کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور یہہ بات چند
کئی وجہون سے اول یہہ کہ یہہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب
کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے پس یہہ خطاب اور لقب اوس نے اپنے لئے مقرر نہین کیا جیسے
شیعون نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپکو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تہا کہ اگر وہ
اس لقب کو اپنے لیے مقرر کرتے تو ضرور اوسکی بو اون مین پائے جاتے بلکہ یہہ لوگ تو
اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین پہر ایسا لقب کسی کیواسطے کہنا
جو وہ خود اوس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً و قانوناً ہرگز لایق حجت نہین ہوسکتا دوسرا اصل
حقیقت یہہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین اونکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے
جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کے چال چلنے والے
اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کیطرف منسوب نہین کرتے نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی
کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پہر محمد بن عبد الوہاب کے پیچھے
چلنے اور اونکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہہ کہ کسی
مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اوسکا شاگرد
ہو یا اوسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اوسکا ہموطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون
کا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی
کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اون کے ساتھ نہین رکہتا ہے پہر اونکو اونکی طرف

منسوب کرنا سواے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جاوے تیسرے یہہ کہ محمد بن عبد الوہاب
کے انتقال کو ایک مدت مدید گزری کہ ملک نجد مین بہی جہان اونکا نشو و نما تہا وہان
بہی کوئی اونکے پوتون پر وتون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ اونکے طریقہ کی تعلیم
لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہہ لوگ اوسکی چال پر چلتے
ہون اور اوسکے سکہانے کے موافق برتاؤ رکہتے ہون پہر اس صورت مین انکو وہابی
کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی
گردن مارنا چوتہے یہہ کہ قبول کرنا کسی مذہب کا اور داخل ہونا کسی طریقہ مین اوس
مذہب اور اوس طریقہ کی کتابین دیکہنے اور سننے سے بہی ہوتا ہے اور صحبت سے
بہی آدمی کسی مذہب و ملت کو اختیار کرتا ہے جیسے بہت سی رسوم ہندوون کی بسبب
ہم صحبتی کے ہند کے مسلمانون نے سیکہہ لین اور برسون سے اونکی شادی اور بیاہ
مین جاری ہین سو یہہ بہی ظاہر ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کی کوئی کتاب ہند کے
کسی شہر مین ایسی شائع نہین کہ مدرسون مین پڑہائی جاتی ہو اور عالمون مین اوسکا
ہاتہون ہاتہہ لین دین ہو اور اسیطرح محمد بن عبد الوہاب جو کہ نجد مین پیدا ہوئے
اور وہان کے لوگ اکثر حنبلی مذہب ہین اسی لیے وہ بہی حنبلی مذہب تہے جیسے ہند
کے لوگ حنفی مذہب ہین اور اونہون نے کوئی نیا مذہب بہی نہین ایجاد کیا کہ اوسپر
چلنے والے کو وہابی کہین اور اگر ایجاد کیا ہوگا تو اوس مذہب کی کتاب اس ملک
مین پائی نہین جاتی وہین نجد کے شہرون مین ہوگی اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ہم لوگ ایک
خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کے چال چلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ
کی تقلید کو پسند نہین کرتے اسی طرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بہی خورسند نہین
ہوتے پس اس صورت مین تہمت وہابیت کی ہرگز ہمارے اوپر ٹہیک اور درست
نہین ہوسکتی اور ایک خدا کے پوجنے والونکا طریقہ اور مذہب تو یہہ ہے کہ نماز روزہ

ادا کرنا اور ماباپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق
شادی اور غمی مین کاربند ہونا اور شور و شغف و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ
کے بکھیڑون سے دور رہنا اور کسیکا قول خواہ حبابہ وغیرہ مین ہو یا اور امر شرع مین سوائے
خدا و رسول کے قبول نکرنا پہران لوگون کو وہابی کہنا غلط صریح ہے پانچوین یہہ کہ ہی
ہند کے لوگون کو ملک نجد کے لوگونمین آمد و رفت نہین ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانون کا
وہان ایسا ہے جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہان جانا آنا انکا ضرور ہوا اور وہان سے یہہ مذہب
محمد بن عبد الوہاب کا سیکہہ آئے ہون اور اس ملک مین پہیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ
وہان سے جاری ہے کہ خرید و فروخت کے ذریعہ سے وہان انکی آمد و شد ہوئی ہو کہ
وجہ سے یہہ لوگ اونکا طریقہ اختیار کرکے اپنے ملک مین رائج کرتے نہ رسم خط و کتابت کا
علاقہ کسی کو وہان سے حاصل ہے کہ اوسکے سبب سے اونکے مذہب کے امور ہندوستان
کے لوگون نے اخذ کئے ہون پہر باوجود نہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف
منسوب کرنا عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت
کی دلیلون کو اپنا دستور العمل ٹہراتے ہین اور اگلے بڑے بڑے مجتہدون اور عالمون
کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے ہین پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم محمد بن عبد الوہاب
کیطرف کہ وہ بہی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب تہا اوسکے ساتہہ نسبت اپنی
ظاہر کرین اور اوسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محظوظ ہون اور یہہ آزادگی
ہماری مذاہب مروجہ جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہان
البتہ جو تقلید اگلے مولویون کی واجب اور فرض کہتے ہین وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب
کے بہی کرین تو تعجب نہین اور جو اون سے اگلون کی تقلید سے بہاگتا ہے وہ ان کی
کیا تقلید کریگا پچہٹے یہہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام عالیہ قائم انگلشیہ کو یون
نمایش کرتے ہین اور وقت بوقت اونکے خیال مین یہہ امر جماتے ہین کہ یہہ لوگ جو

وہابی کہلاتے ہین انکے مذہب مین حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور اونکی عورتون
اور بچون کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہہ محض خیال باطل اور بیکار ہے اور دلائل اسکے
بطلان اور غلط ہونیکے اوپر بخوبی گذرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے
اور بغیر وجود امام کے روا نہین آور صرف لڑنا بہڑنا اور فتنہ پردازی اور ملکگیری
اور سلطنت کے لئے قتل وقمع کرنا ہرگز جہاد نہین اور جو لوگ کہ بغیر شرائط جہاد کے حکام
فرنگ کے قتل کا ارادہ کرلیے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہین وہ شریعت اسلامیہ سے
اور احکام دین محمدیہ سے بالکل جاہل وغافل ہین آور سچ تو یہہ ہے کہ وہابی ہونا
عبارت ہے مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ پیشوا وہابیون کا ابن عبدالوہاب
مقلد مذہب حنبلی تہا آور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب مقلدین مین سے
مقلد نہین پس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین وآسمان کا ہے مذہب وہابیہ
سنہ ۱۸۱۸ع مین مفقود ہوگیا آور اہل حدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین انمین سے
کسی نے کسی ملک مین جہنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کہڑا نہین کیا اور نہ کوئی انمین
حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا آکثر ملکہ سب کے سب زاہد تارک دنیا تہے فتنہ وفساد و
غدر وقتل وخونریزی سے ہزارون کوس بہاگتے تہے وہ لوگ ان کا جمع کرنا اور
فساد برپا کرنا اور امن وامان کا ملک سے اوٹہانا کیا جانین اہل حدیث کے احوال
وطبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت
کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد وغدر کا نہین لکہا بخلاف ابن عبدالوہاب کے کہ حال
اوسکے فساد کا تاریخ مصر ودیگر کتب مولفہ علما عیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل
تحریر ہے آور ان کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکہا ہے
تاکہ لوگ اوسپر واقف ہوکر طریقہ جنگ وجدال وفساد سے باز رہین باقی رہی یہہ بات
کہ مراد لفظ وہابی سے خاص یہی لوگ ہین جو دعوی اتباع قرآن وحدیث کا کرتے

ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین تسو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر یہی لوگ وہابی ہین تو ضرور ہے کہ جو معنی وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اوسکا مفہوم ان لوگون مین پایا جاوے حالانکہ سنیون مین جو ساکن ہندوستان ہین ایک آدمی بھی ایسا آج تک پایا نہین گیا کہ جس نے دعوی اتباع قرآن وحدیث کرکے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرونکو اوسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتداءً پیش کی ہو بلکہ جو لوگ اہل سنت کو بزرگی وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین تسو وہ تو وہابی نہون بلکہ خیرخواہ سمجھے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خداترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی کہلاوین یہہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو ۵

میخورد بادیگران مستانہ برما گذرد	ور فرنگان مین ظلم بیمایین پیدا و جاتا بارہا

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب مینے سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین لکہی ہے اور اوسکا نام عنایة الکلام ہے اوسکے صفحہ ۱۰۹ مین وہابیہ کے حال مین لکہا ہے کہ اونکی کیفیت کچھہ نہ پوچھو اونکے اور اونکے مخالفون کا عجیب حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے کہ نہ محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنا ہمپر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچھے اور صفحہ ۱۰۵ مین ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی المذہب تھے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس تابع ہونا ہمارا محمد بن عبدالوہاب کا نہایت عجیب ہے اور ہرگز کچھہ معنی نہین رکہتا سا تو یہہ کہ مورخین اسلام اور مذہب عیسوی دونون نے اپنی تاریخون مین فتنہ نجد کا حال جو ۱۲۱۳ مین گذرا ہی خوبی لکہا ہے اور اوس سنہ مین کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہین گیا بلکہ خود اہل ہند کو اوسکے حال سے مطلق خبر نہین تہی اور کیونکر خبر ہوتی کہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست سرکار انگلشیہ ہر طرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اوسوقت مین یہان چیزونکا

تام ونشان بہی نتہا بلکہ آجتک باوجود کثرت اخبار اور اجراء تار کے کوئی اخبار بہی ملک نجد کا ہندوستان مین شائع نہین کہ شیوہ علماے نجد کا اور طریقہ وہان کے عوام الناس کا ہم لوگون کو معلوم ہو غرض کہ کوئی علاقہ دینی اور دنیوی ہندوستان کے مسلمانان موحدین کو اہل نجد کے لوگون کے ساتہہ حاصل نہین اور یہہ جو مسلمان ہند کے ایک خدا کو ماننے والے اور اچہی باتین لوگون کو سکہانے والے اور بری باتون سے جیسے گور پرستی اور ڈہول ڈہاکا اور ناچ رنگ اور سود خواری اور زنا کاری ہے ان سے منع کرنے والے اور روکنے والے ہین کسی طرحکی نسبت اونکو مردمان نجد سے نہین صرف اتنی بات ہے کہ چند لوگ متعصبان مذہب حنفی اور اپنی باتون کے پیچ کرنیوالے لوگون نے جو قبرون کی نذر و نیاز مین مشغول ہین یہہ تہمت ایک خدا کے پوجنے والون پر باندہ دی ہے اور حاکمون سے اس بات کا اظہار سراپا کذب کرکے کہ یہہ لوگ وہابی اور مجاہد ہین اپنے منصب اور عزت اور جاہ بڑہانے کی تدبیر نکالتے ہین حالانکہ تہمت اونکی بالکل صدق سے دور اور انصاف سے مہجور ہے ॥

فصل چہارم

سلیم بن عامر نے کہا کہ حضرت معاویہ اور اہل روم جو نصاری تہے ان دونون مین صلح تہی اور حضرت معاویہ نے جب مدت صلح کے تمام ہونیکو ہوئی نصاری کے ملکون مین لوٹ مار کا ارادہ کیا سو ایک شخص عربی یا ترکی گہوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر صلح کی اور عہد کی رعایت ضرور ہے اور اقرار کا پورا کرنا واجب و لازم ہے جب دیکہا تو وہ عمرو بن عبسہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارونمین سے حضرت معاویہ نے اون سے پوچہا کہ تم کیون آئے انہون نے کہا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تہے کہ جسکو کسی قوم سے

صلح ہو سو اوسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اوسمین خلل نہ ڈالے یہانتک کہ اوسکی
مدت تمام ہوجاوے یا اونکو صلح توڑنے کی اطلاع کردے راوی کہتا ہے کہ معاویہ نے
جب یہ بات سنی لوٹ گئے اور اونکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیاہے
اور یہ دونون بڑی معتبر کتابین اہل اسلام کی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہوا اور اقرار ہوا اوسکو توڑنا نہ چاہیے اور اسی لیے
ابو رافع کہ کافران قریش نے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قاصد بناکر بھیجا
تھا انہون نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کا قدم کے پاس رہجاوین ۔
آنحضرت نے فرمایا کہ ہم اقرار نہین توڑتے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے غرض حضرت نے
اونکو لوٹا دیا اور فرمایا کہ ابھی تم جاؤ اور اپنا اقرار پورا کرو پھر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے
تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرت کے قول کا اور پیغمبر نے اللہ رحمت کرے
اون پر صاف فرمادیا ہے کہ عہد کا توڑنا اون چار خصلتون مین ہے جس سے آدمی منافق
ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والون مین نہین گنا جاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان
دیوے کسیکو جان کی اور پھر اوسے مار ڈالے او سپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت
کے دن یعنے قیامت کے دن اوسکی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور
ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل
کیا کہ آپ نے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نکرے اوسکو مجھ سے کام نہین نہ مجھکو اوس سے
گویا آپ نے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار
توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہہ
فلان بن فلان کا بیٹا ہے اوسکی عہد شکنی اور بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپ نے
فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا
اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کے دن اوس کے

حشر مین پر لگایا جاویگا اور یہہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی
معتبر کتاب ہے اسلام کی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر عہدشکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور
وہ اوتنا ہی بلند ہوگا جتنی اوس نے عہدشکنی کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو
وفا کرنا ہی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے اور اسی وجہ سے سلاطین
اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہین جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی سے
کرتے ہین اوس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور
اوس اقرار اور صلح کے توڑنے کو خلاف شیوہ اسلام اور مخالف طریقہ ایمان اور بڑا
گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اوسکی رعایا
اور برایا بھی اوسمین شامل ہوتی ہے اور اوس عہد کے وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب
جانتی ہے گو بوقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلیئے کہ حاکم وقت اور رئیس ملک گویا
اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندھتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا
ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہہ کہ اوسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار
کرنا ہے ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ
باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو اون سے بنا سب کچھہ کیا اوسوقت مین ہر کو سارے ہندکو
اپنے عہد و قرار کا خیال تھا وہ اپنے اقرار پر برقرار رہے اور عہدشکنی اور بیوفائی سے
بیزار رہے اور جس نے اوسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے نزدیک برا نہین ٹھرا بلکہ
شیوہ اسلام اور طریقہ اہل ایمان سے دور اور عہدشکن اور بیوفا اپنے دین مین بھی
اور مرتکب بڑے گناہ کا سمجھا گیا اور قیامت کے دن اوسکا جو حال ہوگا وہ بھی وہان
کھل جاویگا غرض کہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین
گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا مدت عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا
تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہو یہہ ضرور ہے کہ اپنے عہدونکو اونکی مدت تک

پہونچاوسے اور اوسکے ایفا اور وفا کا بخوبی خیال رکہے اور اقرار توڑنے کا دل مین کبہی خیال نہ لاوے اور بخوبی ظاہر ہے کہ اقرار اور عہد اور قول اکثر رؤسا ہند کے دولت انگلشیہ کے ساتہہ بقید نسلاً بعد نسلاً اور بطنًا بعد بطن مقرر ہوئے ہین اور بہ اکل اور شروط متعددہ کے ساتہہ قرار پائے ہین کہ ہر ایک کے عہدنامہ مین تفصیل اوسکی موجود ہے سو ہر ایک کو رؤسا ہند اور امراے و حکام اس ملک سے ضرور ہے کہ جو عہد و اقرار حکام انگلشیہ سے باندہے ہین سرمو اوسکے خلاف نکرین اور عہد شکنی اور بیوفائی کا دہبا اپنے اوپر لیکر رسواے دو جہان نہون اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس قسم کی حرکات اونہین جاہلون سے سرزد ہوتے ہین جو اپنے دین کے علمون سے غافل اور اسلام کی خوبیون سے جاہل ہین اور اپنی شریعت سے کنارہ کرکے مقلد ایک مذہب کے ہورہے ہین یہانتک کہ اوس مذہب مین اچہی بری سب طرح کی روایتین بہری ہین اور یہہ لوگ تقلید کے نشہ مین مست و مدہوش ہوکر نقد دین اپنا مفت کہوتے ہین اور نہین تو جو قرآن و حدیث سے واقف ہے اور اپنے دین کے علمون سے بخوبی خبر رکہتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ عہد شکنی اور بیوفائی کا وبال و عذاب ہمارے دین مین کسقدر ہے اور دنیا و آخرت مین اوسکی آفت و مصیبت کتنی ہے اور خدا و رسول کے آگے اوسکی سزا کیسی ہے اور حقیقت مین یہہ علم اوسکا جو اوسکی معتبر کتابون سے حاصل ہوا ہے اس خرابی اور برائی سے نہیت روکنے والا اور دور رکہنے والا اور اس گناہ سے بچانے والا اور اس جرم سے متنفر کرنے والا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ سرچشمہ سارے جہوٹے حیلون اور مکرونکا اور بانی تمام فریبون اور دغا بازیون کی علم راے ہے جو مسلمانون مین ابو حنیفہ بر حق کے پہیلا ہے اور کرتا دہرتا ان سب خرابیونکا بول چال فقہا اور مقلدون کی ہے اور ساری خرابی ڈالی ہوئی اوان ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور بدعت اور شرک کے نشہ مین مدہوش رحملات تا بیان حدیث و قرآن کے کہ اونکے طریقے پسندیدہ

مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی اپیچ ڈہالنا اور حیلون کے ایجاد اور فریبون کی بیخ و بنیاد قایم کرنا سراسر ناشائستہ اور ممنوع اور محذور ہے

ابیات

ہم اہل حدیث ہین برادر ۔۔۔ ہے قول نبی ہمارا راہبر
ہر مکر سے پاک و دور ہین ہم ۔۔۔ اور کذب سے بہی نفور ہین ہم
بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی ۔۔۔ آتی نہین ہمکو جعلسازی

غرض یہہ کہ اگر غور سے دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون کی بنیاد وہی گروہ ہے جو اپنے آپکو کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبرین نہین پوجتا اور ڈہونگ دہتورا نہین کرتا اور پنجہ شدہ علم غلم اور نیزے جہنڈے نہین کہڑے کرتا اور خدا کیلیے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے

جنکے ہین یہہ خار و خس کے آفات ۔۔۔ ہے باد صبا تری کرامات

کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی موحد متبع سنت حدیث و قرآن پر چلنے والا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے غدر مین شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب مقلدان مذہب حنفی تہے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی کی تہمت دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹہرا دیا اور حکام کے ذہن مین اس خیال غلط کو بخوبی جما دیا

ابیات

مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام ۔۔۔ آہوے چین کا بہانہ ہے فقط

اس فتنہ غدر مین گو کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہو گیا بعض جگہہ ایسا بہی ہوا کہ جو بدل دشمن سلطنت اہل فرنگ تہے کمال چالاکی اور چستی سے خیرخواہ اور دعاگو بنکر جاہ و منصب حاصل کر بیٹہے اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور فاقہ گزین فتنہ و فساد سے دور و بے زبانی سے مجبور آمد و رفت حکام سے معذور تہے وہ اپنی سادگی

سے اپنی برائت اور صفائی کی دلیلیں بیان نکرسکے اور جھوٹی تہمتون اور کھوٹے بہتانون
کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پھانسی پاگئے بعضے لوٹ مار مین تباہ
و برباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور ریاستین ضبط ہوگئے ہندوونکی تجارتین اور معاملات
بیربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی بہیجے اس کارروائی مین کوئی
غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑے
بڑے حکام بیدار مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو خواہ غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے
عالم الغیب نہین ظالم وہ ہے جو دیدہ و دانستہ ہو نہ وہ جو بے علمی اور بیخبری کی رہ
سے بلند جہد و جہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جھگڑون سے قطع نظر کرکے
مین کہتا ہون کہ علماء اسلام مین سے سبھی نے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وعدہ
سے موہنہ موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ [illegible] کبیرہ کے اسکو بھی ایک کبیرہ
گنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار کی بابت
مین پوچھا جاویگا اور اوس بحث کے آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے مین یہ بھی
داخل ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو امان دیوے اور پھر اوسکو قتل کرڈالے یہ بھی بڑا
گناہ ہے انتہی اور اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بھی بڑا
گناہ ہے جنسے لڑائی ہو دوسرا ذکر تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین
کہ اگر ہندوستان دار الحرب بھی ہو تو بھی حکام انگلشیہ کے ساتھ جو یہان کے مسلمانون
کا عہد اور صلح ہے اوسکا توڑنا بڑا گناہ ہے اور اسکے بعد شیخ ابن حجر نے اوسی
کتاب مین کہا ہے کہ اسی مین وہ عہد و امان بھی داخل ہے جو درمیان مسلمانون
اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور
مسلم نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ مین اون کا

قیامت کے دن دشمن ہون ایک وہ شخص کہ اوس نے عہد باندہا اور پہر توڑ دیا دوسرے
وہ کہ اوس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالا اور اوسکی قیمت لیکر کہالی تیسرے وہ کہ اوس نے
کسی مزدور سے مزدوری کروائی اور مزدوری پوری نہ دی اور مسلم وغیرہ نے روایت
کی ہے کہ جب اللہ تعالے اگلے پچھلے لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا ہر ایک بد وفا
اقرار توڑنے والے کے لیئے ایک نیزہ ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا اور پکارا جاویگا
کہ یہہ فلان ابن فلان کا بیٹا ہے انتہے اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین انس سے کہ انہون
نے کہا آنحضرت نے جب خطبہ پڑہا یہہ فرمایا کہ جسمین امانت نہین اوسکو ایمان نہین اور
جس نے عہد پورا نکیا اوسکا دین نہین اور روایت کیا حاکم نے اور کہا یہہ صحیح ہے مسلم
کی شرط پر کہ آپ نے فرمایا جس قوم نے عہد شکنی کی اونمین قتل پہیل گیا اور مروی ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جسکو بادشاہ اسلام نے امان دی ہے
یا اوسکے حق مین سے کچہہ دبا رکہا یا اوسکے حوصلہ سے بڑہکر اوسے تکلیف دے یا اوس سے
بغیر اوسکی خوشی کے کچہہ لے لیا تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کے دن اور ابن حبان
نے اپنی صحیح مین بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی
کو جان کی امان دیکر پہر قتل کر ڈالا تو مین اوس قاتل سے بیزار ہون اگرچہ وہ مقتول
کافر ہو انتہی اور اس سے سمجہنی معلوم ہوا کہ جس سے اقرار اور صلح ہو وہ اگرچہ مسلمان
نہو جیسے عیسائی لوگ اونکا بہی قتل کرنا حرام ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوس سے نہایت بیزار ہین اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان سے مروی ہے
کہ جس نے کسی امان دیئے ہوئے کو ناحق مار ڈالا وہ جنت کی بو نہ سونگہے گا حالانکہ جنت کی
بو سو برس کی راہ تک جاتی ہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص
کو مار ڈالا جس سے صلح تہی وہ جنت کی بو نسونگہے گا اگرچہ بو اوسکی پانسو برس کی راہ
سے پائی جاتی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا آگاہ ہو جس نے ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی اور وہ اللہ اور اوسکے رسول
کی پناہ مین تھا وہ اللہ کی پناہ سے نکل گیا اور جنت کی بو نہ سونگھے گا اگرچہ اوسکی بو ستر برس
تک پائی جاتی ہے تمام ہوا مضمون حدیثون کا اور ان احادیث سے بخوبی واضح ہوگیا کہ
اقرار توڑنا اور ایسے شخص کا قتل کرنا کہ جس سے صلح بندہی ہے اور جسکو امان دی ہے بڑا
گناہ ہے دنیا مین اور بڑا سبب ہے رسوائی اور ذلت کا قیامت کے دن اہل محشر کے
روبرو اور موجب ہے اللہ اور رسول کی بیزاری کا اور اقرار توڑنے مین اور عہدشکنی
مین فقط اپنا ہی اقرار نہین ٹوٹتا بلکہ حقیقت مین خدا و رسول کا اقرار ٹوٹتا ہے اور اونکی
پناہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ شخص مستحق پڑے وبال اور نکال کا
دونون جہان مین ہوا کرتا ہے اللہ کی پناہ ایسی بلاؤن سے زواجر مین لکہا ہے کہ یہ تینون
چیزین یعنی قتل اور عہدشکنی اور ظلم اوسکے اوپر جس سے عہد اور صلح ہے بڑے گناہون
مین گنا گیا ہے اور احادیث صحیحہ مذکورہ سے بخوبی ثابت ہے اور اسی کی تصریح کی بعض
اہل علم نے اور قتل معاہد اور غدر کو اوسمین شمار کیا علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ
انہون نے اقرار توڑنے سے غدر مراد لیا یعنی عہدشکنی کرنا اون سے جن سے صلح ہے
داخل غدر ہے بلکہ تصریح کی ہے شیخ الاسلام نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اسکا نام کبیرہ یعنی بڑا گناہ رکہا ولیکن اعتراض کیا ہے اسیر جلال بلقینی نے
کہ اگلی حدیثون مین سے کسی مین یہ نہین وارد ہوا کہ آنحضرت نے اسکو کبیرہ کہا ہو البتہ
اسمین وعید سخت آئی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد اونکی اگلی حدیثون سے احمد اور بخاری کی
حدیث ہے جو ہم اوپر لکہ چکے ہین کہتا ہون کہ اوس حدیث مین یہ لفظ ہے کہ مین اون کا
دشمن ہون اور ظاہر ہے کہ دشمنی اونکے کبیرہ ہونیکی بڑی دلیل ہے اور اور حدیثین بہی
اوسکی موید ہین جو اوپر بیان ہوئین اور بہت چیزین ایسی ہین کہ شارع نے اوسکی مذمت
بیان کی ہے اور صاحب زواجر نے اوسکو بڑے گناہون مین گنا ہے غرض اسکے کبیرہ ہونے

مین کوئی شک اور شبہ نہین یہہ وہ بیان ہے جو اس مسئلہ مین آجکی تاریخ کہ غرہ ربیع الاول
سنہ ۱۲۷۷ ہجری کی ہے قلم صدق رقم کے سپرد ہوا ہا

فصل پنجم

ترجمہ کتاب روض الخصیب اس کتاب مین کچھہ حال زمانہ غدر کا اور کچھہ کیفیت مختصر اپنی
از اوّل تا آخر مرقوم ہے اوس کیفیت کے ذیل مین یہہ بھی لکھا گیا ہے کہ جب پانچوین ربیع الاول
سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین کانپور پہونچا میا وہان داخل ہونا ہی تہا کہ فوج سوار و پیادہ سرکار انگلشیہ
کی سرکار موصوف سے باغی ہو گئی اور ایک ہنگامہ عجیب اور فتنہ غریب ظاہر ہوا اور ہر طرف
سے فتنہ جو اور فساد خو جمع ہوئے اور غربا کی لوٹ مار اور نوچ کھسوٹ کرنے لگے غرض جو
ہونا تہا سو ہوا اور بہت برا ہوا ہیتؔ اوسی حال مین افتان و خیزان بحالت پریشان
اپنے وطن یعنی قنوج کو پہونچا اور گوشہ عافیت مین پناہ لی ۔ **بیت**

سب سے ہوکر نفور بیٹھہ رہا	تا اکیلا خدا کو یاد کرون

ف

غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زین سپس	کنجی گزینم و بپرستم خدائے را

خدا کی قدرت اور اس حال کی ندرت ملاحظہ کرو کہ اس شہر کے لوگون نے اگرچہ کوئی
مخالفت سرکار انگلشیہ سے نہین کی نہ ایک حرف کتاب بغاوت سے پڑہا صرف ایک چھوٹا
مقابلہ جو فوج انگریزی کو سپاہ ستم بندی جاہلی نواب فرخ آباد سے ہوا جو اس شہر سے
ایک گوشہ مین واقع ہے اوسمین سراسر شرارت اور فساد وہان کے رئیس ناہموار کی
تہی غرض اوسکے خمیازہ مین شہر مذکور سارا الٹ گیا اور اوسکے ذیل مین سکون اور
بیتابیون نے ہمارا گہر بار بہی لوٹ کر ہمکو یکسر بار کر دیا

جمال یار نے لوٹی تاج صبر و قرار	خدا دراز کرے عمر عشق بازونکی

غرض دوسرے روز قتل عام کا شہرہ ہوا مربیان پدر عالیقدر مرحوم تمام مرد و زن کو
ہمراہی میرے قصبہ بلگرام مین جو قنوج سے پانچ کوس پر واقع ہے لیگئے اور وہان محلہ
سیدان پورہ مین اسطرح پر اتفاق اقامت ہوا کہ سوا ایک جامہ سیاہ رنگ اور نان
خشک یکوقتہ اور آب چاہ مسجد کے کچھ میسر نہ تھا یا اللہ اس مصیبت کا اجر عنایت فرما اور
اوسکے نعم البدل سے سرفراز کر اس فرصت مین چند پارے کلام اللہ کے یاد کیئے غرض
بعد اسکے مرزاپور جانیکا اتفاق ہوا اور جناب اکبر علیخان صاحب سوداگر نے بہت مدارات
کی اسی اثنا مین پروانہ رئیسہ مرحومہ نواب **سکندر بیگم صاحبہ** کا میری طلب
مین پہونچا اور مین نے جبلپور کی راہ سے قصد بھوپال کیا آخر ماہ صفر مین جب مین داخل
بھوپال ہوا اوسی وقت حکم رئیسہ موصوفہ ہوا کہ جلد یہان سے واپس جاؤ چنانچہ بعد
قیام یک ہفتہ بھوپال سے روانہ ہوا راہ مین ریاست ٹونک پر گذر ہوا اور مولوی سید جمال الدین
صاحب مرحوم کے گھر پر اوترا اور وزیر الدولہ بہادر نے اللہ تعالی اونکو بخشے بہت
اصرار کرکے پچاس روپیہ ماہوار مقرر کئے آٹھ مہینے وہان قیام رہا بعد اسکے نامہ رئیسہ
مغفورہ بھوپال مشعر معذرت ماجراے سابق پھر پہونچا تیرہوین محرم ۱۲۷۶ ہجری کو
بھوپال آیا اور رئیسہ مرحومہ نے التفات عظیم فرمایا اور رعایت مصارف راہ فرمائی
اور امور گذشتہ سے عذر خواہی چاہی اور پچہتر روپیہ ماہوار مقرر فرمائے اور خدمت
تاریخ نگاری بھوپال عنایت کی اور تحریر دستور العمل بھی میرے سپرد فرمایا بعد چندے
اہتمام مدارس سلیمانیہ میرے سپرد ہوا اور اس خدمت کو مینے بہت غنیمت جانا اسلیئے کہ
اوسمین علمی شغل تھا اور درس و تدریس جو عمدہ کام اہل علم کا ہے اوسمین اشتغال رہا
ہوا ایک سال اس ماجرا پر گذرا تھا کہ میر منشی ریاست عبد العلی معزول ہوئے اور باکراہ
مین اونکی خدمت پر منصوب کیا گیا اور دو صد روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور خطاب خانی
اور میر دبیری ملا تھی اگرچہ اس خدمت سے خوش نہ تھا مگر سواے صبر کے چارۂ کار نظر نہ آیا

انچه نصیب ست بهم میرسد | گر نستانی بستم میرسد

جب دوسرا سال گذرا رئیسہ معظمہ نے اپنی زوجیت سے بیگم عوجت کو افتخار بخشا اور
یہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی سرکار انگلشیہ بقاعدہ وقوع مین آیا اور یہ علاقہ موجب
ترقی منصب اور عروج و عزت روز افزون کا ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور
خطاب معتمد المہامی سے سرفرازی حاصل ہوئی اور خلعت گرامی قیمتی دہ ہزار روپیہ
اسپ و فیل و جیغہ و پالکی و شمشیر وغیرہ عنایت ہوا بعد چندے خطاب نوابی و امیر الملکی بر
والاجاہی معہ اقبر شلنگ سے سربلندی عطا فرمائی اور اقطاع یک لک روپیہ سالانہ بہ
مزید مرحمت ہوئے غرض وہ آزادگی قدیم اب بصورت رئیسیت متبدل ہو گئی رئیسہ
معظمہ چالاک جو کہ نہایت نرم دل اور عفو و بخشش جرائم مین ضرب المثل ہین اسلئے بدون تحقیق
پیرواز حیلہ جویون کو اس وقت مین فرصت ہاتھ آئی تین چار سال ہوئے کہ براہ عناد
نفسانی و حرامخواری و بداندیشی و بغض و حسد جبلی حکام بالادست کے نزدیک بیگم پر اہانت
کی تہمت لگا کر بدنام کرنا چاہا اور بہتان عظیم جہاد کا بیگم پر باندھا مگر حکام عالی مرتبت کی پروردہ
دولت انگلشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیرخواہی اور وفاداری کا عموماً اور رئیسہ حضور
و دولت کا خصوصاً ہو چکا ہے اسلئے تہمت اونکی پایۂ ثبوت کو نہ پہونچی اور کذب و افترا
اونکا بخوبی کھل گیا اور دروغ اونکا محض بے فروغ ہو گیا ورنہ یقین تھا کہ ایک بیگناہ
کے خون سے وہ ہاتھ رنگین کرتے اور بار قتل ناحق کا اپنے سر دھرتے جس نے کتابون
پر نظر کی ہے اور تاریخ ماضی پر اوسکو اطلاع حاصل ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اغراض
نفسانیہ قوم کی اور عداوت باہمی لوگون کی اکثر ایسے بہتانون اور افترا اون کا باعث
ہوتی ہے لیکن چاہ کندہ را چاہ در پیش آخر کو وہی لوگ اپنے افترا اون سے خود برباد
اور بے بنیاد ہوتے ہین مگر عبرت نہین پکڑتے اور خوارج اور روافض وغیرہ اور جو لوگ
اور خائنون کو چھوڑ کر اہل سنت اور متبعان حدیث کے رد و قدح پر کمر ہمت باندھتے ہین

اور اونکا وہابی اور باغی اور غازی اور طاغی نام رکھتے مین حالانکہ چیز ظاہر ہے کہ
جو صرف طریقہ پیغمبر کا تابع ہے اور تقلید کسی مذہب کی اوسکے نزدیک واجب نہین اوسکو
نہ مذہب وہابیہ سے سروکار ہے نہ کسی اور مذہب کا یار و مددگار آزادگی مذہب ای
عجیب نعمت ہے کہ ملت اسلام مین سوا اہل سنت کے کسیکو ہرگز نصیب نہین اور تقید
مذہب خواہ مذہب نیچریہ ہو یا مذہب مقلدین یا مذہب مبتدعین یا مذہب حنفیہ یا مذہب
دین مین ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت با دولت انگلشیہ مگر ہم نہایت افسوس
اسپر کرتے مین کہ ہمارے زمانہ کے مفسدین دروغگو اور حاسدین فتنہ جو حکام کو مغالطہ
دیکر ایسی تہمتین اون غربائے اسلام پر باندہتے ہین اور اون لوگون کو باغی اور
طاغی ٹہراتے مین جنکو سوائے نماز و روزہ او حج و زکوۃ کے اور کام نہین
اور ترک خصال ذمیمہ اور کسب حلال اور دیانت و امانت کے سوا بیوفائی اور بدعہدی
سے کچھ سروکار نہین اور کذب و دروغ اور کسب حرام اور خیانت ایذای انام کا ہرگز
خیال نہین اور وفاداری اور خیر سگالی حکام اور خیرخواہی رفاہ عوام کے سوا اونکو
کوئی امر ملحوظ خاطر نہین اور اقرار اور قول کا پورا کرنا اور اپنے عہد و میثاق پر قائم رہنا
اونکے دین مین سب فرضون سے بڑا فرض اور حاکمون کی اطاعت اور رئیسون کا انقیاد
اونکی ملت مین سب واجبون سے بڑا واجب ہے اور یہہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ یہہ امور سب
اہل سنت کے گروہ مین موجود ہین اور اہل بدعت مین مفقود ہر چھوٹے بڑے کو معلوم
ہے کہ سرکار برٹش کو کسی کے ریش و جبہ و دستار سے سروکار نہین یا ٹخنون سے اونچا
رکھنا یا گریبان جبہ وسط سینہ مین سینا یا ناچ گانے مین شریک ہونا یا رنڈی بھڑوون
کو جمع کرنا اس سے سرکار کا کیا نقصان ہے بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اسمین فساد ہے
امن و امان ہے پہر اس حال کو وہابیت سے کیا علاقہ اور اس منوال کو بغاوت سے کیا
تعلق باوجودیکہ اہل توحید و اہل سنت کو وہابیت کے نام سے نفرت ہے اور مذہبیہ کے

نام سے چڑ پھر انکو وہابی کہنا گویا منہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا
ہمارا تو یہ حال ہے کہ سب مذہبوں سے آزاد ہیں اور قرآن وحدیث کے مطیع و منقاد
اگر کہو کہ وہابی وہ ہے جو کہ دولت انگلشیہ کا دشمن ہو اور اون پر جہاد کو فرض جانتا
ہو تو اوسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا جیسکہ قرآن وحدیث
بلکہ ہر کتاب مذاہب اسلام میں خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور یہ
کتب ہر زبان میں ترجمہ ہو کر ہند و سند و عرب و عجم کے تمامی قریوں میں اور امصار میں
منتشر ہیں اور ہر عام و خاص ملکہ جمیع ناس بمبئی و کلکتہ و مدراس کے ملکوں میں اونکے
درس و تدریس میں مشاغل رہتے ہیں اور فضائل جہاد کے اور حکم اوسکا پڑھتے اور
سنتے ہیں اور اعتقاد اوسکی فرضیت پر رکھتے ہیں غرض کہ اسمیں تخصیص کسی فرقہ کی او
خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ با وجود عام ہونے اس
امر کے خاص ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل میں نہیں آتی اور خیال میں
نہیں سماتی اور جو لوگ اس حیلہ گری سے بعض حکام کو برہم انتقام لاتے ہیں اون سے
کوئی پوچھے کہ آیا تمہاری کتب دربیہ مذہبیہ میں حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتھ
موجود ہے یا نہیں اور جب کہ تمہاری کتب میں بھی مرقوم و مکتوب ہے تو تم اعتقاد اوسکی
حقیت کا رکھتے ہو یا نہیں اگر اعتقاد حقیت رکھتے ہو تو پھر کیوں بیٹھے ہو اور جہاد خاص عیسائیوں
کے ساتھ ہی فرض ہے یا سب مخالفوں کے ساتھ بھی ہے اس سے بھی کوئی مسلمان انکار نہیں کر
اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہماری کتب میں موجود نہیں یا ہمکو اسپر اعتقاد نہیں مگر اتنا ضرور کہیگا کہ
جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب فقہیہ کی کتب میں مرقوم ہیں اور
جب تک وہ شرائط پائی نجاویں جہاد ہرگز جائز نہیں اور بغیر اون شرائط کے اگر کوئی جہاد
کا مرتکب ہو تو وہ اپنی شریعت کے بھی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص
حکام فرنگ و غیرہ کے اون شرائط پر موقوف ہو تو ہر شخص یقین کر سکتا ہے کہ ان دنوں مملکت ہند میں

کلکتہ سے لگا کر پشاور تک اور گجرات سے کرنگ تک مثلاً بلکہ ساری دنیا میں کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد
و قتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے دوسرے سے نہیں ہرگز نہیں اسلیئے کہ شرطیں اس
عمل کی تمام ہا مفقود ہیں اور جمع ہونا ان شرطون و رضا لطون کا نہایت دشوار ہے
غرض یہ خیال باطل اور وہم بیکار و عاطل کہ بوجود وجود اس مسئلہ کا کتب اسلام مین اور
شیوع اور درس و تدریس اسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار ہے ہرگز معقول نہیں زیرا
اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ میں صرف مرقوم و مکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اسمین تمامی اہل اسلام
برابر ہیں تخصیص ایک گروہ سنت و جماعت کی اور وہابی قرار دینا انکا کیون ہے اور اگر
وجود اسکا کتب میں کوئی جرم نہیں تو سب لوگ اس بات اور بے جرمی میں شریک یکدیگر ہیں
یہی حال اور مسئلہ نکاح ہے جو اسکی نقل میں آیا کتاب الجہاد در مختار اور قتاویٰ عالمگیری اور تحفۃ
اور کنز و ہدایہ و قدوری و شامی و حموی میں مذکور نہیں کیا خاص اہل سنت ہی کی کتابوں نے
جنکو لوگ عداوت سے وہابی کہتے ہیں انہیں میں موجود ہے حالانکہ جو کتب وہابیہ کہلاتے
ہیں جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بھی کتب مذکورہ میں شمار کیا ہے جیسے تقویۃ الایمان
نصیحۃ المسلمین کتاب التوحید اقتضاء صراط مستقیم وغیرہا انمین مسئلہ جہاد کا تا پتا بھی
نہیں اب ذرا انصاف اور عقل کو کام فرمانا چاہیے کہ جب ان رسائل میں جہاد کے مسائل
نہیں ہیں تو انکے عالم و عامل کسطرح وہابی ہو سکتے ہیں انمین جو کچھ ہے وہ خدا کے سوا
اوروں کو پوجنے کی برائی نہی یا تین فساد انگیز کی منا ہی تقویٰ و طہارت کی تاکید دیانت
و امانت کی تعلیم ہے طرفہ یہ ہے کہ وہابیت ہر شہر اور ہر قطر کی ایک نیا رنگ رکھتی ہی دکن میں
وہابی وہ ہے جو سیندھی وغیرہ نشہ کی چیزون سے دور رہے بمبئی میں وہابی وہ ہے کہ
جو یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کہنے سے نفور ہے اوڈہ میں وہابی وہ ہے جو چارون مذہبون
مین سے کسی مذہب کی پابندی نکرے دہلی میں وہابی وہ ہے جو گور پرستی یا اظہار خوشی کی
نکرے بدایون میں وہابی وہ ہے جو مشائخون کی تراشی ہوئی باتون پر نچلے جو کہ شرع میں

ہین وہابی وہ ہے جسکا عقیدہ اہل نجد کے عقیدہ سے ملے حالانکہ ہر عاقل بخوبی سمجھ سکتا ہے
کہ ان امور کو سلطنت انگلستان کی عداوت سے کوئی تعلق اور دولت انگلشیہ کی دشمنی
سے کوئی علاقہ نہین جو لوگ ہند کے باشندہ انکو وہابی ٹھہراکر محمد بن عبد الوہاب نجدی کیطرف
منسوب کرتے ہین اونکی عقل پر خدا کی طرف سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے یہہ نہین جانتے کہ باتفاق
مورخین نصاریٰ دو اسلام نجدی مذکور ہند مین کبھی داخل نہین ہوا اور نہ اہل ہند کو اوس سے
کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا ہے چنانچہ کیفیت مفصل اسکی کتاب آثار الادہار اور
تاریخ شام اور دیگر مولفات علماء نصاریٰ سے بخوبی ثابت ہے اور ہم نے تاج مکلل مین لکھی
ہے اور ان سبکی تحریر سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی دعوت مذہبی فقط حجاز کے حوالی مین
پہیلی اور جہاد اونکا صرف وہان کے مسلمین بادیہ نشین کے ساتھ تھا نہ دوسرے ملت والون
کے ساتھ غرض جو کچھ ہو سو نہ تہذیب اخلاق اور حسن عمل اور فتن و فساد سے دور رہنا اگر
اسی کا نام وہابیت ہے تو انصاف کی گردن مارنا اور عقل کا خون بہانا ہے اور اگر فکر و اندیشہ
لڑائی کا سرکار انگلشیہ سے رکہنا اسکا نام وہابیت ہے تو جس کسی شخص نے ابتدائے سلطنت برٹش
سے آجتک ایام غدر وغیرہ مین سرکار سے مقابلہ کیا ہے یا ایام غدر مین اوس نے لوٹ مار کی ہے
یا فساد و خونریزی پر کمر باندہی ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ وہابی ہین انہین تخصیص اہل التقویٰ
وطہارۃ کی نہین بلکہ حقیقت مین جو بات ہمارے نزدیک پایۂ تحقیق کو پہونچی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک
گروہ فساد پژوہ فتنہ جو بنا و رشک نے حکام وقت کو اپنے بچانے اور دوسرونکے پہنسانے کو
یہہ دہوکا تہمت وہابیت کا دے رکہا ہے اس پردہ مین اپنی عداوت کو چھپایا اور اپنی بناوٹ
کو اس حجاب مین مستور کیا ہے فالواقع مین وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہور باتین بے اصل
ہین اور یہہ امر کہ کوئی قوم اہل التقویٰ اور ارباب دیانت سے زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی
دوستدار اور خیرخواہ نہین یقینی و قطعی و واقعی ہے اسلئے کہ طریقہ اونکا عدالت اور
امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور نقض عہد کا مذموم سمجھنا اونکے

تو ہندوستان مین بپا ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن انام اور امان خاص و عام پیدا نکی
ملت کی قائم کیگئی ہے انتہی اور یہہ لوگ اپنے دین مین ویسی آزادگی برتتے ہین جسکا اشتہار
بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصاً دربار دہلی مین جو سب دربارونکا سردار ہے
جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقید مذہب مین ابتک تالیف ہوئے وہ شاہد عادل ہین
اس بات پر کہ مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب
ان رسائل کے طرف سے مقلدان مذہب کے لکھے گئے ہین وہ سب بآواز بلند پکارتے ہین
کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہین ہمپر پیروی فلان و فلان فرض و واجب ہے آزادگی
سے کچھ واسطہ نہین یہہ آزادگی سرکار برٹش کو یا اونکو جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی
مذہب خاص کا کرتے ہین مبارک رہے اب تامل کرنا چاہیئے کہ دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید
مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و رفیق ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ع سخن شناس نۀ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

ترجمہ تاج مکلل اس کتاب مین حالات سابقین اسلام اور امراے عالیمقام مذکور ہین یہہ کتاب
عربی زبان بطور تاریخ ہے اوسمین سے جنکے حالات یہان لکہنا ضرور ہین اونمین سے اول -
ابن سعود ہین نام اونکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تھے آثار الادیار مین مذکور ہے کہ وہ
ایک مشائخ عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اوسمین یہہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تہے
اور انکو عرب مین وائل اور تغلب اور شمران قبیلون سے قرابت تہی اور نہایت خوش
خلق اور سخی اور عاقل تہے اور دادا اونکے سعود اپنے گہر کے سردار تہے کہ وہ درعیہ مین جو
قبیلہ مین بود و باش رکہتے تہے اور ابن عمار کے عاملون مین تہے جو حاکم تہا عیانہ کا اور جب
محمد بن عبد الوہاب نے اپنی دعوت دینا بیعت ظاہر کی تو اسطرح اون سے بگڑے اونہون نے

ابن سعود کے پاس جا کر پناہ لی ابن سعود نے اونکی دعوت قبول کی اور مدد پر کمربستہ ہوا محمد نے
وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہو جاویگا اور یہ معاملہ سنہ ۱۱۶۰ھ کا ہے پہر ابن سعود نے عبد الوہاب
کی بیٹی سے نکاح کیا اور اوسکے قبیلہ کے بہت لوگون نے محمد بن عبد الوہاب کی دعوت قبول
کرنے مین اوسکی موافقت کی اور دعوت وہابیہ اونکے بلاد مین پہیل گئی اور اوسطرف کے
بہت لوگ اونکے تابع ہوگئے اور ابن سعود کا غلبہ روز افزون ہونے لگا اور اتباع اوسکے
بہت ہوگئے اور ابن دعاس سے اور اوس سے لڑائی ہوئی آخر لڑائی مین ابن دعاس
نے شکست کہائی اور وہان سے تطیف کو جا کر مر گیا اوسوقت مین ابن سعود کی حکومت و
ولایت جمیع بلاد نجد پر جو جنوب مین واقع تہی تحویل ہو گئی اور کام اوسکا ترقی پر ہوا اور اوسنے
تجویز کی کہ سارے بلاد نجد پر حاکم ہو جاوے اور عراق عرب کی سرحد پر چڑہائی کی اور فتح پائی پہر بلاد
احسا کہ بلاد قصیم اور احسا اور عسیر کا قصد کیا اور یہ ملک سب اوسکے زیر فرمان ہوگئے اسکے
بعد وہ مر گیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چہوڑ گیا یعنی سعود کو اور سعود نے اوس سلطنت
کا اہتمام و بندوبست خوب کیا اور بڑے بڑے کام کئے اور عبد الوہاب کے بیٹے محمد نے
جو اون سے وعدہ کیا تہا کہ تو حاکم تمام بلاد نجد کا ہو جاویگا وہ پورا ہوا اور قریب قریب
کے لوگ اوس سے ڈرنے لگے اور اوسکے مقابلہ اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہ شخص
عالی ہمت اور صاحب شجاعت ہوشیار ذی فراست تہا اور بڑا ادیب اور خوش خلق و
خوش گفتار تہا اور درعیہ کو اس نے خوب آباد کیا اور بہت سے مساجد اور محل تعمیر کئے
اور لوگ اس سے انس کرتے اور اسکی صحبت سے بسبب حسن اخلاق اور خوبی گفتار کے
محظوظ و مسرور ہوتے تہے اور اپنی رعیت پر ظلم و تعدی اور خونریزی گوارا نکرتا تہا بلکہ
نرمی اور حلم سے اونکے ساتہہ پیش آتا پر دعوت وہابیت پہیلاتا تہا اور باگ اختیار دین کی
ابن عبد الوہاب کے ہاتہہ مین دی رکہی تہی اور ملقب بلفظ امیر تہا اور اسکی وفات سنہ ۱۲۲۹ھ
مین ہوئی سن پیدایش سے تخمیناً انتہی یہہ کتاب جسکی یہہ عبارت ہے تصنیف عالم مدینہ پاشا کی

کی ہے بیروت مین طبع ہوئی اسمین محمد بن سعود اور اوسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا
سنہ اور حال ضبط کیا ہے ؛

دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود کو آثار الادیار مین لکھا ہے کہ محمد اونکے باپ نے اونکو خلیفہ کیا اور یہ اپنے باپ کے روش پر چلتا رہا اور امور سیاست مین قدم اقدم اونکے رکھتا رہا اور وہابیت کے پھیلانے مین بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیون اور سخت سخت کامون مین مشغول رہا اور یہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت و شجاعت تھا اور خلیج عجمی سے حجاز تک سب لوگون نے اسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اپنی اطراف کی حکومت مین خوب مضبوط و مستقل ہوا اور قبائل عرب اور ممالک حجاز کے لینے پر آمادہ ہوا تب امیر غالب نام شریف مکہ نے اعتراض کیا اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اور یہ لڑائی سنہ ۱۷۹۲ میلادیہ مین یا سنہ ۱۲۰۶ مین واقع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر غالب ہو گئے اور عبد العزیز نے قطیف کا قصد کیا اور اوسپر غالب آیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پھر بحرین کا قصد کیا اور اوسپر فتح پائی اور جزائر عربیہ پر وہان کے مسلط ہو گیا اور خلیج فارسی اور خلیج شرقی کے لوگون نے اوسکی اطاعت اور امارت قبول کی پھر لشکر اوسکا عمان کو روانہ ہوا اور جب عمان مین داخل ہوا وہان کا حاکم سعید ہزیمت پا کر مسقط کو بھاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہوا عبد العزیز کے لشکر نے اوسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جا کر ایک مدت تک گھیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے عاجز ہو کر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہ اقرار ٹھہرا کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اون دنون دیار بصرہ مین اور اوسکے اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تھے اور سنہ ۱۸۰۰ تک اونکی یہی کیفیت رہی اور اسی سال مین سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر الاعداد ظفر اور بنی شمر اور منتفق

کے لوگون سے جمع کرکے عبد العزیز کیطرف روانہ کیا اور اوس لشکر نے درعیہ کیطرف
توجہ کی اور راہ مین احسا کیطرف ملتفت ہوا اور احسا کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ
کیا اور وہان کے حاکم نے عبد العزیز کو خبر کی وہ نجد سے بافواج گران فوراً چڑہ دوڑا
اور سلیمان پاشا اور عبد العزیز کے درمیان مین صلح ٹہری اور چہ برس تک وہ صلح پر دونو
قائم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پہر بغداد کو لوٹ گیا اور عبد العزیز نے سنہ ۱۸۰۱
مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر طیار کرکے روانہ کیا اور اوسکے مقدمہ یعنی
پیش خیمہ مین آپ ہی نکلا اور فرات کے کنارہ سے اوسکا گذر ہوا اور تولیطہ کے لوگون
نے اوسکی اطاعت ڈر کر قبول کر لی اور بہت غلام اور تحف و ہدایا پیش کیئے عبد العزیز
اونکے قتل و تیغ سے باز رہا اور اپنے لشکر مین سے کچھ لوگون کو زبیر اور سوق الشیوخ
اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ اون ملکون کو فتح کرین اور آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین
پہونچا اور اوسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن رہا پہر بعد فتح
حصار کے عبد العزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر خونریزی اور غارت کا
بازار گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹ والون پر مباح کر دیا وہان کی
آبادی اکثر ویران ہو گئی اس جنگ و جدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک
لشکر عثمانیون کا اوسکی طرف روانہ کیا اور عبد العزیز نے ایک تہوڑی مسافت پر درعیہ
سے باہر اوس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ و قتل کے اوسکو درہم برہم کر دیا اور اسی
سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبد العزیز نے دوسرے سال ایک
لشکر طیار کرکے طائف کو بہیجا اور انہون نے وہان قتل و قمع کے بعد فتح پائی اور کربلا
کیطرح وہان بہی قتل عام کیا اور اموال اونکے لوٹ لیئے اور اسی سال مین قنفذہ کو جو
سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور سنہ ۱۸۰۳ مین عبد العزیز نے
ایک لشکر وہابیون کا طیار کرکے اپنے بیٹے سعود کو اوسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو

روانہ کیا وہ لشکر مکہ مین پہونچا اوس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کرکے تین مہینے تک اوسکے
حصار کا محاصرہ کیا اہل مکہ کا توشہ تمام ہوگیا ناچار انہون نے اوسکی اطاعت قبول کی
اور غالب شریف مکہ مغلوب ہوکر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین فیمابین
مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتھ بہت رعایت اور مدارات کی اور اوس
مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکہا ہے کہ وہان کے سردارون
اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کردیا اور دعوت وہابیت قبول کرنیکو لوگونپر
جبر کیا پہر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اوسکا گیارہ روز محاصرہ رہا غالب
شریف نے اوسکی اطاعت قبول کرکے بہت سے اموال بطریق تحفہ اوسکو پیشکش کئے اسی
اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اوسکے قتل کی یہہ ہے کہ اسی سال کے وسط
مین وہ ایک دن نماز مین مشغول تہا کہ ایک مرد شیعی نے جو فارس کا تہا اور نام اوس کا
عبد القادر تہا اوس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دونون شانون کے بیچ مین ایک
تلوار ماری کہ اوسکے زخم سے وہ زمین پر گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اوس قاتل
پر دوڑ پڑے اپنے نیزے لیکر اور اوسکا سارا بدن نیزون سے چہید ڈالا باقی رہا سبب
قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ بادشاہ فارس نے ابن سعود کو اسلئے مروا ڈالا
کہ اوس نے بلاد قطیف اور جزائر بحرین کو اوسکی ولایت سے چہین لیا تہا اور مشہد امام حسین
کو برباد کیا تہا اور اوس سے لڑائی کی طاقت نہ تہی سو اسطرح فریب سے اوسے عبد القادر
کے ہاتہ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد
و عبادت ظاہر کی اور مساجد مین مشغول بعبادت رہتا تہا یہانتک کہ اپنے مقصود پر فائز
ہوا آخر سعود بہی نماز کا پابند تہا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تہا اور یہی شان اکثر علمائے
وہابیہ کی بہی تہی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر نے کو بیٹے عبد العزیز کو اپنے عیال کے
عوض مین قتل کیا کہ وہ اوسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تہے اور عبد العزیز نے لیتے

بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادیار کا ۔

تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنے باپ کی جگہہ پر بیٹھا ۱۲۱۸ھ مین اوسکا حال آثار الادیار مین یون لکہا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا مضبوط اور ادیب اور عالم اور بہادر تہا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامون پر اقدام کرتا تہا اور اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب سے بہ نسبت اور بہائیون کے باپ کو بہت پیارا تہا اور باپنے اوسکو کئی بار لشکرون کا سردار کرکے جابجا قریب و بعید ملکون مین روانہ کیا تہا اور وہ بسرداری لشکر وہابیہ کی جگہہ فتحیاب ہوا اور اوسمین تدین اور حلم اور عدل تہا اس لیئے خاص اور عام اوسکی طرف میلان رکہتے تہے اور اجراے احکام مین ایک شمشیر برہنہ تہا اور مجرمونکو سخت سزا دیتا اور ابطال طلاق مین اوس نے بہت کوشش کی اور فریضہ رمضان کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اوسکا خادم رہا اوسکے ایام امارت مین اور موافق رہا اوسکی دولت مین یہانتک کہ جب سعد مرگیا اوسکے گہر والون مین ایک بلا پڑگئی اور اونمین پہوٹ ہوگئی اور وہ بڑی دولت والا تہا اور بڑے لشکر والا اور اوسکی ڈاڑہی اور مونچہون کے بال بہت گہنے تہے سوابل رعیہ نے اوسکا نام ابی الشوارب رکہا تہا اور اوسکی پہلی بیوی سے آٹہ بچے تہے اور دوسری سے تین اور جب اوسکے باپ عبد العزیز نے انتقال کیا اوس وقت سعود حجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول تہا اور راستے شریف کے لشکر کے بند کر دیئے تہے اور غالب نے مغلوب ہو کر اوسکی اطاعت کو تسلیم کر لیا تہا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر آیا اور وہابیون کو غافل پاکر جاپاکر اونپر تسلط کر ے سعود نے اوسکی بہت تعظیم و توقیر کی اور اپنے نزدیک رکہا پہر بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور اونکے شہرون مین اس نے بہت خونریزی کی اور شہر ینبع مین اوترا اور وہان کے لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی پہر مدینہ منورہ مین گیا اور وہان کے لوگو نپر جزیہ باندہا اور مزار مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو برہنہ کر دیا اور اوسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو لیگیا بعضون نے
کہا کہ ساٹھ اونٹون پہ بار کر کے خزانہ لیگیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے
مزارات کے ساتھ پیش آیا اور مدینہ پہ غرب بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو ودیعتون
وہابیہ کے قبول کرنے پہ مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو توڑنے
کا قصد کیا مگر اس امر کا مرتکب نہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوا سے وہابیون کے اور
کوئی نکرے اور شامیون کو حج سے منع ہوا اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے
اور شام اور عجم کے لوگون کو حج نصیب نہوا اور اونکے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد
پر فائز نہوسکے اور اواخر سنہ ۱۲۱۸ مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیریون کا شیخ تہا اپنے
لشکر کے پیادون کے ساتھ صنعا یمن کے شہرون مین بہیجا اور اوس نے اون شہرون
مین داخل ہوکر بہت خونریزی کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین
لوٹ آیا اور حمود صاحب صنعا نے دعوت وہابیہ قبول کی اور اونکی شر سے اپنے شہر کو
بچایا اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول فرمائی اور حکم اوسکا
تمام بلاد عرب مین پہیل گیا سواے حضرموت کے اور بعض قریٰ یمن کے غرض سلطنت
اوسکی بہت عریض و طویل ہوگئی پہر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور ماہین النہرین
انہون نے بڑی خونریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوئے پہر اپنے حریک غلام کو صحرا
شام کیطرف روانہ کیا اور اوس نے جا کر وہان قتال کیا اور حلب تک اونکا تعاقب کیا
اور بعض لشکری اوسکے فرات سے پار اوترے اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور
قتل و قمع کی اور بغداد کے اور اونکے بیچ مین تہوڑی مسافت باقی رہ گئی اور اس اثنا
مین ابی نقطہ عسیری اور حمود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تہی اور سنہ ۱۲۲۲ مین یوسف
پاشا والی شام ہوا اور اوس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی کوشش کی اور
اپنی مراد کو نہ پہونچا اور اسی سال مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اوس نے

راس خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہوگیا اوسکے رہنے والے جو تھے کہ وہ رہزنی
انگریزونکی کرتے تھے اور اونکے جہازون کو لوٹ لیتے تھے اور ۱۸۱۰ء مین سعود نے
بلاد شام کیطرف چھ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اوسمین پہونچکر بڑی خونریزی کی
اور (۴۵) شہرون کو وہان کے خراب و برباد کیا یہان تک کہ اوسکے اور دمشق کے
بیچ مین دو دن کی راہ رہگئی اور وہان کے لوگ اوس سے ڈرے اور یوسف پاشا کو
اوس سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہ تھی مگر سعود وہین سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پھر اوسکو
خبر لگی کہ بعض سردارون بلاد حجاز نے اوسکی طاعت اور انقیاد سے انکار کیا اوسنے
اوسیوقت اپنا کچھ لشکر اوس جانب روانہ کیا اور اوس نے اونکے شہرون مین داخل
ہوکر لوٹ مار اور برباد کرنا شروع کردیا اور بلدہ حتوہ مین جبرًا داخل ہوکر وہان کے
چھوٹے بڑونکو تہ تیغ کیا اور وہان دس ہزار آدمی تھے سو اونمین سے ایک بھی نہین
بچا اور جب امر وہابیت نے اوسکے وقت مین خوب زور پکڑا اور اونکا رعب و داب لوگون
مین زیادہ ہونے لگا تب سلطان محمود خان نے اونکے دفع کا ارادہ کیا اور اونکی
شر سے لوگون کو بچانا چاہا سو اوس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکھا کہ اون لوگون کو
بزور بلاد حجاز سے نکالدو اور اونکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہ سے
اوٹھادو سو اوس نے توشہ اور لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر طیار کرلیا
اوسپر طوسون پاشا اپنے بیٹے کو امیر بناکے روانہ کیا لشکر وہان سے اسطول مین
روانہ ہوکر (۶۳) جہازون مین براہ سویس ینبع تک پہونچا اور تشرین مین اوترا
اوائل ۱۸۱۲ء مین پھر ینبع سے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اوسکی راہ مین بدر اور
صفرا پر غلبہ کیا پھر عبد اللہ بن سعود اور اوسکے بھائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ
مین کہ وہ قریب ایک منزل کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقابلہ ہوا لشکر نے
شکست کھائی سب اموال و اثقال اوسکے وہابیون کے ہاتھ آئے اور جابجا توپین اور

سامان حرب اونکے ہاتھ لگین پہر طرسون پاشا نجد مین دوبارہ آیا اور مدینہ کیطرف
تشرین اول سنہ ۱۸۱۲ مین مدینہ پہونچا اور سارے شہر کو گھیرا اور تشرین ثانی مین سن
مذکور کے مدینہ مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان
جاری کی اور بعضے وہابی قلعہ مین متحصن ہوئے جب اونکا توشہ تمام ہوگیا تو انہون
نے امن چاہی اور طرسون نے اونکو امن دی جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے
دور گئے ایک لشکر نے اون پر حملہ کیا اور اونمین سے کسیکو نچھوڑا مگر جو بہاگ نکلا اور
سنہ ۱۸۱۳ع مین طرسون نے مکہ معظمہ پر فتح پائی اور جدہ پر غالب ہوا اور اوسمین اور
وہابیون مین کئی لڑائیان ہوئیں اور اسی سن مین مصری قنفذہ پر غالب ہوئے
اور تھوڑے عرصہ مین وہابیون نے اونپر حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی
شہر مین داخل ہوئے اور قتل و قمع شروع کیا اسی ایام مین سعود بن عبد العزیز جنکا
ہم حال لکھ رہے ہین اوسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہ معاملہ آٹھوین جمادی الاول
سنہ ۱۲۲۹ ہجری (۱۸۱۴) نیسان کو سنہ ۱۸۱۴ میلادیہ مین ہوا عمر اوسکی اڑسٹھ برس کی تھی
پہونچتے عبد اللہ بیٹا اوسی سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکھ چکے مرد شجاع تھا اور باپ
اکثر امور مین اوسپر اعتماد رکھتا تھا اور وہ علو ہمت اور جنگجوئی اور بہادری مین
اپنے باپ سے بڑھکر تھا مگر صاحب عزم ایسا نہ تھا جیسا اوسکا باپ تھا اور وہ محمد علی پاشا
عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہوگیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنے لشکر کا تفقد
حال کیا اور اون سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خونریزی کی اور وہابیون پر غالب ہوا
اور لوگون کو اونکی شر سے امان دی پہر عزیز مکہ مین لوٹ آیا سنہ ۱۸۱۵ مین اور ابن سعود
سے صلح طلب کی اس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے لوٹ لے گیا ہے پہیر دے
اور اگر نہ پہیریگا تو لشکر عزیز کا درعیہ مین داخل ہوکر بالکل استیصال درعیہ کا کریگا
ابن سعود نے اوس صلح کو قبول نکیا اور عرب نجد کی طرف چلا کہ طرسون پاشا سے ملے

کر وہ خبرہ مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اوترا ہوا تہا اور ابن سعود شنان مین اوترا
جو خبرہ سے کئی گہنٹے کی راہ پر ہے اور وہان مصریون کی راہ بند کی اونکو گہیر لیا وہ
انکے لشکر کی کثرت سے ڈرے اور ان سے صلح چاہی آخر مین ابن سعود کے ساتہ مصریون
نے فریب کیا ابن سعود نے اونکی صلح مان لی وہ صلح ابن سعود اور طوسون کے درمیان
ان شرطون کے ساتہ ٹہیری کہ وہابیون سے کچہ مزاحمت نکیجاوے اور حج کی اونکو
اجازت ملے بغیر مزاحمت کے اور مصری لوگ قصیم کو چہوڑ دین اور اون مشائخان
عرب کو سپرد دین جو ابن سعود کی عہد شکنی کرکے مصریون مین ملگئے تہے اور اقرار کرین
سلطان کی سلطنت کا سوا اسکے اور شرطین مقرر ہوئین اور طوسون پاشا اپنا لشکر
لیکر خبرہ سے رس کیطرف لوٹا پہر وہان سے مدینہ گیا اور اواخر حزیران مین سنہ ۱۸۱۵
مین مدینہ داخل ہوا اور اپنے باپ کو وہان نپایا اسلیئے کہ وہ مصر کو کسی ضرورت سے
چلا گیا تہا اور قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور عزیز مصر سے پروانہ صلح طلب کیا اوس نے
انکار کیا اور کہا کہ ہم صلح نہین کرتے جبتک کہ احسا رجو ایک عمدہ اور نہایت ارزانی
کا ملک تہا وہابیون کا دولت کے سپرد نکر دیا جاوے غرض وہ دونون قاصد بے نیل
مرام لوٹ آئے اور یہہ خیانت مصریون کی ابن سعود کو نہایت بری لگی اور دوبارہ
لشکر اونکے مقابلہ کو طیار کیا اور یہی حال سنہ ۱۸۱۶ع تک رہا اور شہر اب مین سنہ مذکور
سے ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی
مین بڑی کوشش کی اور اونکے شہرون کے لینے مین بڑی سعی بجا لایا اللہ نے اوسکو
فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی ہزیمتین
پائین اونہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تہا جو (۱۲) یار مین سنہ ۱۸۱۷ مین واقع ہوا اور
واقعہ عنیزہ اور شقرا رجو (۱۴) کانون ثانی مین سنہ ۱۸۱۸ مین واقع ہوا اسکے بعد مصر
مین ایک لڑائی ہوئی پہر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا

اور لشکر اکٹھا کر کے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا اوسکو ایک مدت تک گھیرے رہے بعد اوسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہو کر ابن سعود اور اوسکے گھر والون کو مقید کیا کوئی اونمین سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہو گیا تو ابراہیم پاشا سے اوس نے امن چاہی ابراہیم نے اوسکو امن دی اور یہ واقعہ (۸) ذیقعدہ کو سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین ہوا یعنی بلول سنہ ۱۸۱۸ میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اوسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اوسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسرے دن اوسکی شرط کے موافق اوسکو مصر لیجانا چاہا پس حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست مین روانہ ہوا اور (۲۴) ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہونچا عزیز مصر نے اوسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ کیا (۱۷) صفر (۱۲۳۴) کانون اول مین سن مذکور سے وہان داخل ہوا وہان بانکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلمان جو اوسکا کاتب ہوا وہ دونون تیغ سے

فصل ہفتم

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قندر باب امیر کانی نے اپنی کتاب مرآۃ الوضیۃ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین صفحہ (۲۲۶) مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور یہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہے کہ اوسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ قبیلہ سالج مین سے تھا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہے خلیج عجم پر اور

محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا اون دنون سعود بن عبد العزیز غنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلے سے کہ وہ شیخ تہا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہو گیا اور اوسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰ مسیحی مین اور اوسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے اوسکی طرف روانہ کئے تہے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۴ع مین اور یہہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہو گیا اور مسجد علی پر انہون نے غلبہ کیا اور اوسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۳ع مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتہہ روانہ کیا اور وہ طائف اور مکہ پر حاکم ہو گیا اور پہر جدہ گیا اور اوسکا محاصرہ کیا اور وہان اوسکو اپنے باپ کی موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ع مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اوسکے اطراف پر مسلط ہو گیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ع تک پہر ابراہیم پاشا اوسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اوسپر غالب آیا یہان تک کہ اوسکو ملک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مر گیا اور پچاس برس کی اوسکی عمر تہی اور اوسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اوسکے اطراف پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ اونکا مدینہ ریاض ہے اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہی اس کتاب کی تاریخ تالیف سنہ ۱۸۲۵ع ہے اور مراجعت اس کتاب کی یعنی نظر ثانی سنہ ۱۸۴۹ع مین ہوئی اور اوس مؤرخ نے یہہ بہی کہا ہے کہ نجد اوس ملک کو کہتے ہین جو متصل شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ کے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعراے عرب نے اکثر اوس کی تعریف کی ہے اور اوس مین ایک زمین بلند واقع ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تہا اور آخر یہہ امر اوسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ

لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکا ذبہی اوسی لڑائی مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عزل نصیح سوا اوسکے اور کہین باقی نہین ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکہا اور یہہ بموافق تحریر و تحقیق علمار عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات ہی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے اسلئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتہون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتہ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور بہ اسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا ۱۲۳۴ء مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اوس ملک مین بہی پہر سر نہ اوٹہایا بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک ہندوستان مین بسبب طوائف الملوکی کے واقع تہی وہ سب حسن تدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوئی ایک طرف ہنگامہ قتال کا ہاتہ سے نواب امیر خان والی ٹونک کے گرم تہا دوسری طرف ہلکر یا جسونت راو نے خلل عظیم ڈالا ملک خاندیس وغیرہ مین ڈالا تہا تیسری طرف زور و شور لوٹ مار کا ہاتہ سے پنڈارون کے تہا چوتہی طرف ملک مالوہ مین کارخانہ حرب و ضرب کا ہاتہ سے میان وزیر محمد خان بہادر کے قائم تہا اسیطرح ہر قطعہ ہندوستان مین ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور تباہی رعایا کر رہا تہا حکام دولت انگلشیہ نے سب سردارون سے موافق اونکے رتبہ کے عہدنامے کئے اور سبکو اونکی جگہون مین بہ امن و امان تمام بٹہا دیا اور ایک ایک حصہ ملک کا اونکے تحت تصرف مستقل مین دیکر نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن وثیقہ نامہ لکہدیا جو آجتک بدستور قائم ہے اور اوسکی پابندی طرفین سے برابر ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہدنامہ

ریاست بھوپال اسی ۱۸۸۲ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل مصر کا ہے جنکی طرف والی منسوب
ہین اوس دن سے آجتک دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت و
سرکشی نہین کی بلکہ پابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا
خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برٹش
کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال
سے تا جھانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی
اسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنے
واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر
پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے عرابی
پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اوسکی خوشی مین
توپین قلعہ فتحگڈہ سے چلین اور خریطہ خط تہنیت روانہ صدر کیا اسی طرح ہر موقع مین
باتفاق نامہ نگاران سب سے پہلے اپنی خیر سگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سرکار کی طرف سے جناب وائسراے کشور ہند
کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی —
ذکر نمود جدید بعد فتح مصر کے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب
مشرق سے تا تاریخ نگارش روزانہ آخر شب کو بوقت چہار ساعت برآمد ہوتا ہے جسکی دم
مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لمبی و چوڑی ہے سر اوسکا چھوٹا مشرق کی جڑ مین ہے اور
دم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ
یکسان ہے جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کی جانب شمال سے نکلتا تھا اوسکی
صورت اور تھی وہ اتنا بڑا نہ تھا اور اوسکی دم بوجہ اجتماع چند کواکب خورد دیکھنے مین
آتی تھی گویا دمدار ہوتا اوسکا ہیئت مجموعی تارون سے منتزع ہوتا تھا اور اس

ستارے کی دُم مجرد ایک ستون سفید روشنی ہے کو اکب دیگر سے یہ دُم ملحوظ نہین
ہوتی مذہب اسلام مین تاثیر کواکب کا اعتقاد نجومیون کی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان
اور آلہ رجم شیاطین اور علامات راہبر بر و بحر مین ہین لیکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے
جلد جلد نکلنا ایسے ستارون کا جنکو دُمدار کہتے ہین علامت قرب زمان ظہور مہدی منتظر
و نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکھا ہے اور اب مدت دس ماہ کی ختم تیرھوین صدی کو
باقی ہے یعنی سنہ ١٣٠٠ ہجری اور ١٨٨٣ع سے چودھوین صدی شروع ہوگی اور نزول
عیسی علیہ السلام و ظہور مہدی و خروج دجال اول صدی مین ہوگا جب کبھی صدی
مین ہو اور اس وجہ سے کہ یہ نزول و ظہور و خروج اوسوقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم و جور
سے بھر جاوے اور پھر صنعت گری و عملداری اپنے کمال کو پہنچ جاوے معلوم ہوتا ہے
کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے
نیچریونکا شور ہے نیچر تو بظاہر اونکو زبردستی مسلمان کہتے ہین ہندو مین بھی بعض
پنڈت موجد مذہب جدید ہوکر داعی خلق خدا طرف اپنی اوپج کے ہین مسلمانان لکھنؤ
مین ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد سے ساری دنیا بھر گئی تھوڑے
سال سے ایک نہ ایک جگہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقاے قدیم سے باغی ہوتا ہے
کوئی کسی کو زبردستی باغی وہابی ٹھیراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی
صلح کل کا طالب کوئی مقلد مذہب خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا و اہل اسلام ہے
کوئی سرپرست مذہب دہریہ کا ہے کوئی مسائل مذہب کو تقریر فلسفی مین لاتا ہے کوئی
اہل سنت کی رد مین باثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی مستبعین حدیث کو رافضی بتلاتا
ہے کوئی مقلدون کو گمراہ بتاتا ہے کوئی کسی کی معاش و جاہ یا دغابازی سے چھینے
لیتا ہے کوئی فریب و دغابازی سے رسائی اپنے نزدیک روسا و حکام کی چاہتا ہے
کوئی مسندان سلطان فارس کی تین مین ہے کسی جگہ باپ بیٹے مین جنگ ہے کہین بادشاہ و خوشامدین مین

کسی جگہ دختر کو مادر سے نزاع ہے کسی جگہ غیر حقدار مدعی حق ہیں کسی جگہ مستحق خاموش ہیں غرضکہ اس قسم کے صدہا ہزار بلکہ لاکھوں فتنے ہر شہر و ملک میں کیا عرب کیا عجم برپا ہیں جنکا حصر نہیں ہوسکتا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ سید احمد خان نیچر کو اپنی وہابیت کا اقرار ہے لیکن بے شبہ خیر خواہ سرکار انگریزی ہیں اس قسم کے پیچیدہ معاملہ شمار سے باہر ہیں اب بھی اگر قیامت جلد نہ آوے تو پھر کب آویگی کثرت آفات درون و بیرون سے اب تو زندگی بسر کرنا دشوار ہوگیا ہے ؎

ہر صبح غموں میں شام کی ہے ہمنے	خونابہ کشی مدام کی ہے ہمنے
یہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہیں عمر	مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے

فصل ہشتم

جب بسبب اغوائے ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۶ع میں حسب فرمایش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبداللہ ساکن سورت آل عیدروس یہ چھاپا کہ ہم لوگوں نے عربی اخبار جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۰۳ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۶ع میں اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائنس رئیسہ بھوپال جی سی ایس آئی ہیں دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابیں مطبع جوائب میں چھپنے کو بھیجی ہیں خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہ کتابیں خلاف عامہ قواعد اسلام اور رائج الی مسائل مذہبی کی ہیں اور اوس صحیح مذہب کے خلاف میں جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہ کتابیں تائید مذہب وہابی میں ہیں تو اوسی زمانہ میں صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کر دی پھر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا میں وہابی ہونا میرا طبع کرایا اوسپر

ریاست نے اعتراض کیا اور راجہ جی سیہور اور اندور کو لکہا آخر شمس نے لکہنا خبر مذکور
کا جہوٹ سمجہکر ترک کر دیا - کیونکہ ان کتابون مین ذکر بغاوت یا جہاد کا نہین ہے بلکہ
وہ مذہبی کتابین بہی نہین علم تاریخ و لغت و معانی و بیان وغیرہ کی ہین بہرماہ ذیقعدہ
سنہ ۱۲۹۸ھ مین سید حسن مذکور مرگیا - اسلئے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور
لکہنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اسقدر شور و غل ہوتا
ہے - اور ہر شخص و قوم کے دشمن جب کسیکو ایذا پہونچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک
حکام وقت کے اوسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے ہین - سو اصل اسکی یہہ ہے
کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادیارہ وغیرہ مطبوعہ بیروت
مین لکہا ہے - یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایکا میر ملک نجد مین تہا اوسکے
وقت مین ایک شخص محمد عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے اون سے اور قوم بوہرہ سے
مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اونکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۷۴۶ء مین ہوا اور
بعد سنہ ۱۷۶۵ء کے ابن سعود مرگیا - اوسکی جگہہ بیٹا اوسکا عبد العزیز نام قائم ہوا
اوس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف
نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع کی یہانتک کہ سنہ ۱۸۰۳ یا سنہ ۱۸۰۴ء مین مکہ و مدینہ
پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۳ء مین حاکم
ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی
روم کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ مین اوسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ
سنہ ۱۸۱۴ء مین مرگیا اوسکی عمر ۶۸ برس کی تہی - اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا عبد اللہ نام
قایم ہوا اوسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱۶ مین ہوئی اور آخر
کو مقید ہوکر اسلامبول بہیجا گیا وہان جاکر قید مین مرگیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۳۳ھ
مطابق سنہ ۱۸۱۸ء مین ختم ہوگیا - اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا

کہ سواے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور
دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علماے عیسوی کے ہین۔ یہہ بات بہی
معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب مذکور کا حنبلی تہا۔ جب سے سعود وغیرہ
اور اونکے مددگار مٹ گئے پہر کسی نے اوس دن سے آجتک اوس ملک مین ترویج
نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکہتے ہین انکی راہ
و رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی مسلمان اس
ملک کا مرید یا شاگرد اون لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اوس ملک کی اس اقلیم
مین رائج ہے۔ لکن ہم دیکہتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے
ہین۔ اور ایک دوسرے کی رد مین کتابین بناتے ہین۔ اسکے سبب مین جب جو
غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپس کی عداوت سے ہے۔ اسلیئے کہ مذہب
اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علماے اسلام نے اپنی کتابون مین
لکہے ہین اونمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ اسکے سوا جنکو ہندوستان
مین اونکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے۔ وہ اس نام سے انکار کرتے ہین
اور کوئی تعلق اونکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا۔ پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون
مسائل ہین جنکے سبب ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا۔ تو
معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین۔ بعضے اونمین متعلق عقائد ہین اور بعض
متعلق عبادت اون مسائل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر
صاحب نے تعداد اون مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین
لکہی ہین لکن ان مسائل مین اونسے غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی
سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو مع ترجمہ انگریزی خاص مقام
لندن مین طبع ہوئی ہے اور چودہ کتابونکا بہی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا

نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار۔ پس جو لوگ قبر کو نہین
پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے۔ مولویون اور بد درویشون کی راے کی اطاعت نہین
بجا لاتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین۔ چوری و
دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور یہ وہ
دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سواے اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تھا
اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے اور وہ کتابین سات سو برس بلکہ
اوس سے بیشتر سے کہ کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور اونکا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر
فساد کی بات سے ہے۔ اور اس قسم کی کتب و رسائل سیکڑون عہد عربی وغیرہ زبانون مین
سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین موجود کتابین ہین دیکھ لیں۔ اونکو یہ بعضی لوگ
جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین۔ ایک شخص فضل رسول نام شہر بدایون
ملک ہند کا رہنے والا تھا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہند کا رکھا پہر اس نام
کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اونھون نے حکام کے ذہن مین یہ بات ڈالدی
کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین۔ سرکار نے جو غور فرمایا۔ تو
یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم
بغاوت اوس سے صادر نہو۔ مگر یہ بات مدت دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانہ
مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر بھی مواخذہ ہو جاتا تھا۔ اب وہ بات باقی نہین رہی۔ سید احمد
شاہ ساکن نصیرآباد بریلی مین ایک شخص تھے جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا
اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا۔ اور پہر وہ ہندوستان سے چلے گئے۔
اطراف پنجاب مین سکھون سے لڑے اونکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھہرایا اور
سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ کو گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے

اونکے مرید ہوئے تھے - مگر اونھون نے کبھی یہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا اور نہ سرکار نے اون سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کیواسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو اونھون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اوسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر اون کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور اونکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے ہین جنہون نے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ اونکا زمانہ پایا لوگون سے اونکا حال سنا اور کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ۱۸۸۱ء مقام کوہ مری دیکھا تو اوسکا مضمون اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب مین جنکو لوگون نے وہابی مشہور کرکے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف کیطرف سے اوس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جسمین کئی ہزار اشخاص کی راے اور خواہشونکا اظہار ہے جو اہل اسلام مین اوس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین سائلونکا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیرخواہ سلطنت کے ہین جیسے اور رعایاے حضرت عالیہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی بہت سی تکلیفون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو آزادی کے ساتھ ادا نہین کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سبکو آزادی کی

وعدہ دیا ہے مگر وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً
سرکار کے طریقہ کی پیروی کرکے انکو حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کسی وہابی
کے لیے عدالتہاے قانونی مین انصاف پانا ناممکن ہے کیونکہ اس ملت وہابی کے معلوم
ہوتے ہی حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہوجاتا ہے اخیر مین انکی یہہ درخواست ہے کہ
وہ گورنمنٹ کے اعتبار مین لیے جاوین اور لوگون کو روکا جاوے کہ وہ انکو بدخواہ
سلطنت نہ خیال کرین اور ان سے ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھ ہوتا
ہے خبر گیری اور نظربندی سے خلاص کیے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ
ادا کرنے پاوین اور یہہ ملازمان سرکار جو وہابی رایون کے مقر ہین وہ آیندہ شبہہ
بری ہون اور ترقی سے محروم نہین - نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ سائلین
اپنی تکالیف کے اظہار کے لیے پیش قدم ہوے اور انکی درخواست کے پورے جواب
دینے کو آمادہ ہین - اول حسب الحکم نواب معزی الیہ قلبی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو
رد کرتے ہین لکن یہہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین جہانتک نقب مذکور تحریر
ہذا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کے کلمہ کے طور پر نہین ہوا - ماسوا اسکے نواب ممتحن الیہ
اس مضمون کے ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت ملکہ
معظمہ سے بھی منکر ہین اور اپنے تیئین ان وہابیونکی حرکات مخالفانہ اور رایون سے
جو کئی سال سے خفیہ فتنہ پردازی یا ظاہر مخالفت مین مشغول ہین بالکل بے تعلق ظاہر
کرتے ہین جناب موصوف ان گذارشات اطمینانی کے قبول کرنے کے لیے بہمہ وجوہ رضامند
ہین اور جس جماعت نے جسکی طرف سے سائل معروض رسا ہین کچھہ عرصہ گذشتہ سے پنجاب
مین نہایت خیرخواہی اور رفاقت کے طریقہ سے سلوک رکھا اور جناب معزی الیہ انکو
یقین دلاتے ہین کہ جب تک وہ ملکہ معظمہ کے نیک رعایا کے مانند کاربند رہینگے سرکار
باوقار ان سے برابر وہی مہربانی سے سلوک کریگی جیسے کسی اور جماعت رعایاے ملکہ معظمہ

اگرچہ فرقہ مشہور وہابی کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو باعث اوسکا یہہ ہے کہ انکے اکابر
مین سے بہت نے خصوصًا ہندوستان کے دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام
کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ اونہون نے اوس گروہ باغیان کو امداد دے
جو مقابلہ ملک سرحد ہزارہ پر آباد مین لیکن نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا یہہ منشا نہین ہے
کہ اون لوگون کے جرائم سالکون کے یا اور کسی کے جو اونکی طرح خیرخواہی ثابت کا اظہار
کرین اور دیگر رعایا کے مانند کاربند رہین ذمہ انکے وین بحوالہ لایا جاوے۔ یہہ واسطے درباب
پرستش مذہبی حسب الارشاد نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے مرقوم ہے کہ جناب ممتاز الیہ
جانتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہارات جنکی رو سے ہر ملت کے پیرو ون کو استحقاق
ہے کہ اپنی پرستش بلا بندش کرین۔ تا وقتیکہ امن عامہ کو خطرہ نہ پڑے ہر طرح تعمیل
کیجاوے۔ لیکن جو مخالف وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے باب مین ہے وہ
خود اہل اسلام کیطرف سے ہے نہ کہ سرکار سے۔ وہابی ایک فرقہ ایسے اشخاص کا ہے
کہ وہ اوس طریقہ اسلام سے جو عمومًا پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین کرتے اور
گو وہ اپنی مسجدون مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرنے اور اوس جگہہ اپنے خاص
مسئلون کے وعظ کرنیکا استحقاق اظہار کرین لیکن وہ اون مساجد کے استعمال
کے باب مین جو راسخ مسلمانون کے زر سے اور اونکے استعمال کے لیئے بنے ہوئے
ہین اصرار نہین کرسکتے۔ جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہابی کسی خاص
نظربندی مین نہین ہین اور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ان لوگونکی گذارشات اطمینانی
سے اس امر کے یقین کرنیکو بہت خوش ہین کہ اسکی آیندہ بھی ضرورت نہ پڑیگی۔ علاوہ
برین سرکار اپنے اون اہلکارونکو جو وہابیونکی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکھتی
ہے اور نہ اونکو ترقی سے محروم رکھتی ہے جو کچھ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے
وہ یہہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین اور ثبوت خیرخواہی سے

لبوس رہین اوسکے ثبوت مین تذکرہ لکہا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار پٹیالہ
جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مترقی ہوگئے
اور کم سے کم ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی تعہدات اکثر دفعہ پیشتر
ہوئی ایسے ہی ترقی کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج کر
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ اونکو یہہ موقع سا ملون کے اطمینان کرنیکا ملا کہ
جب تک اونکا چال و چلن ایسے نیک رویہ سے اور ایسا خیرخواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو
اون سے سرکار باوقار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہہ مراسلت صاحبان کمشنران قسمت
ہاے اضلاع کے لیے بہیجی جاویگی ۱۰ رنومبر ۱۸۷۱ع کوہ مری - تمام ہوئی عبارت روبکار
حکم گورنمنٹ پنجاب کی بعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست ۱۸۹۱ع مطبوعہ
لاہور مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکہی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو
جو لوگ ثابت کر رہے تہے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب ہوئی اسکا ثابت کرنا
مشکل پڑیگا اور اس گزٹ مین یہہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ
غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے
کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد
کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرنے مین پہر رہے ہے پرچہ گزٹ مذکور مورخہ اکتوبر
سنہ صدر مین یہہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لوئیس کاوگناری کا
مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے سند اسکا یہہ بتایا
ہے کہ قاصد مذہب مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آنحضرت صلعم
نے اس امر کے آخر عمر مین وصیت فرمائی ہے - پہر اشتہار تحریر اس فصل مین پرچہ سوم
پہر ہو مین اسی جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ ۔ نمبر ۳ آگرہ اخبار محلہ نئی بستی مورخہ سنہ ۱۲۹۱ھ
اس مضمون سے میری نظر مین گزرا کہ جسکو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا ہو

ہمنے چند نوجوان دیکھے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب
کی ایک کتاب بنائی جاوے اور جتنے عالم ایسے ہوئے ہین کہ اونپر محدث کا لفظ بولا گیا
ہے اور نیز اب جو عالم اس قسم کے جہان جہان موجود ہین اونکو ایک فہرست مین داخل
کرکے اونکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاوین - اور اونکو لقب وہابی سے یاد کیا جاوے
اوس کتاب کا نام حشر تردید وہابیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تسوید کاغذ
کیا حاصل ہے اگر خوشنودی و خوشامد گورنمنٹ کے لیئے ایسی کتاب کی ضرورت ہو تو
یہ بات دوسری ہے اور اوسکا ڈھنگ ہی دوسرا ہے اور اوسمین دردسر کرنا لاحاصل
ہے ایسی کئی کتابین تصنیف و مشتہر ہوچکی ہین از انجملہ ہمکو خوب یاد پڑتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۰ع
یا ۱۸۷۱ع مین جبکہ چند صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تھی کہ فرقہ وہابیہ
کے مسائل ہماری سلطنت مین ذریعہ فساد ہوسکتے ہین اور اوسپر بہت سے ملکی خیرخواہون
کی طبیعت کا رجحان ہوکر بہت دنون تک اوسکی بحث جاری رہی تھی آخر کو وہ بحث
دست اندازی گورنمنٹ سے باہر کی گئی اوسوقت مولوی عبداللطیف خان بہادر
مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد مین عام مسلمانون کیطرف سے ایک رسالہ مشتہر
کیا تھا اور اوسمین عام اطراف ہندوستان کے عالمون اور نیز علماء مکہ و مدینہ وغیرہ
کے فتوے نقل کیئے تھے جس سے سرکار کو معلوم ہوجاوے کہ تمام فتاوے مذکورہ
کی رو سے کل مسلمانون کو سرکار کی مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ
پر ہندوستان کے دارالاسلام ہونے مین شک نہ رہے اور ہمارے بھوپال مین بھی
جناب مستطاب معلی القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بیمثال حضرت نواب
والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس
رسالہ کو پسند فرماکر حکم دیا کہ اوسکو اچھی طرح شائع کرین اور حضور موصوف نے
خود بھی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق و احتیاط سے اپنی کئی کتابون مین بصراحت تمام

تحریر فرمایا ہے جسمین حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت کو قطعاً ناجائز لکھا ہی
اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ کے تاویلات دیگر اسکے خلاف
اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علیحدہ کیا ہے خصوصاً
حضور محتشم الیہ نے دو برس بیشتر اس مسئلہ کو کتاب موائد العوائد مین نہایت خوبی
و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور جیسی اور کتابین ہندوستان سے لیکر مصر اور
استنبول تک اور پشاور سے لیکر طہران تک تقسیم ہو گئین ویسے ہی یہہ کتاب بھی
جا بجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب ہم سے فرمایش کرینگے تو ہم بھیجدینگے بس ہمارے
نزدیک جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبد اللطیف
خان صاحب کے رسالہ مین بہت سے فتوے بصراحت مندرج ہین تو اب ایسے ایسے
چھٹ بھیئون کو اپنے دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے اور اپنے مذہب کی کتابون
پر بے فائدہ جھوٹے اعتراض وارد کرنے اور دوسرون کی نظر مین خود کو مطعون
کرنے سے کیا فائدہ والا تو مثلاً ہم سنی المذہب ہین ہمکو کوئی وہابی بیان کرے
جسکی اصلیت کچھہ نہین اور نہ وہابی کا لقب اپنے لئے کسی نے اختیار کیا ہے اور اوسکی
علت یہہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری اور ہماری حیثیت کی نسبت بے موقع
الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقائد پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے مذہب
مین برانگیختگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ مین بصورت استغاثہ مصنف مذکور
تباہی و بربادی سے محفوظ نہین رہ سکتا پھر ایسا کام کیون کرے جس سے بجز ندامت
و نقصان کے کچھہ فائدہ نہو اس سے بہتر یہہ ہے کہ جو شخص مذہبی امور مین مداخلت
کی لیاقت نہین رکھتا ہے وہ خود کو دخل در معقولات سے بچاتا رہے یا خود کو اس
لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ - اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنۃ
کو مینے دیکھا اوسکے اول مین یہہ لکھا ہے کہ صفحہ ۱۴۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہے

یہہ پرچہ بابت رجب ۱۳۰۹ھ مطابق جون ۱۸۹۱ع کے سب مینے بھی اوسکو ملاحظہ کیا
معلوم ہوا کہ رائے صاحب اشاعت کی دربارہ اصلاح طریقۂ مناظرۂ مذہبی اتفاق باہمی
اہل اسلام و انتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے گورنمنٹ کو اوسپر لحاظ
فرمانے سے نہایت اس جانب عار خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی سے
جسمین خاص و عام گرفتار ہین ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھہ آویگا اسکے بعد مین
کہتا ہون کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام
لکہا اور فقدان شرائط جہاد کا اس ملک مین ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین
دیا گیا ہے یہہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پر جو کلمات مین ہوئی اور
اوسمین مولوی عبداللطیف خان صاحب بہادر سی ایس آئی اے نے کوشش فرمائی
اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ
اس ریاست بہوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھہ چرچا نہین ہے کہ رئیسہ ریاست
اور اہالی ریاست کو دوسرے بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو
بلکہ مینے اس ۱۳۰۹ھ مین بضرورت الکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکہا اور طرف اخبار
مذکورہ کے رجوع کیا اسلئے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق منشاء اہل اسلام عموماً اور اہل
حدیث کے خصوصاً پایا مجھکو اس جگہہ شکرگذاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب مہتمم تیرہوین
صدی کی لازم ہے کہ اونہون نے غائبانہ میری تحریر سابق و لاحق کی تصدیق و
تائید فرمائی لطف دیگر یہہ ہے کہ مینے اپنی ایک کتاب مین یہہ بھی لکہا ہے کہ ہندوستان
جن علماء کے نزدیک دار الحرب ہے اونکی دلیلون کی بنیاد پر بہی بنا اس اس جگہہ جہاد
نہین ہوسکتا گویا یہہ نزاع لفظی ہے اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ نام دربارہ جہاد
و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکہی تہی اوسمین بہی واسطے وقوع جہاد کے وہی
شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے [illegible]

جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہہ بات عربی عبارت مین اپنے استاد الاستاد مرحوم قاضی
محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ افضل درجہ عدل کا واسطے امام کے
یہہ ہے کہ مشکل ہو کام برآتش کے استتاب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیرخواہ رکن
جو ے عام خلق ہو غرض کہ مجرد وجود مسائل جہاد کا کتب قدیمہ وجدیدہ علماء اسلام
مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد
وبغاوت کا ہمراہ سلطنت گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہہ بات ضروریات ہر مذہب
وہر ملت سے ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق تنقیح تصنیف
وتالیف کریگا تو جو بات اوس مذہب مین از روے دلیل وبرہان ثابت ہوگی اوسکو
لکھیگا جسطرح قرآن شریف اور کتب حدیث و فقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل
وفضائل واحکام موجود اور درس وتدریس مین مروج ہے اس تصنیف سے کوئی تہمت
وقوع فتنہ وفساد کا نہین ہوسکتا جب تک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت
جمع کر کے مدعی امامت یا جہاد کا نہو اور دعوت عام فتنہ وفساد نکرے ہزار ہا باغی
زمانہ غدر وغیرہ مین از روے تواریخ ملکی ایسے دیکھے سنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ
کی بغاوت حکام سابق وحال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تھے
اور اونکے افسر وامیر بھی نام جہاد کا یا اوسکی فضیلت کا حال نہین جانتے تھے یہ جاہل
عوام لشکر اور مقصود اونکا اوس بغاوت سے جہاد اسلامی نہ تہا اور اگر یہہ مقصود
ہوتا تو کبھی کوئی عالم اسلام اونکی تصدیق وتائید اس کام مین نکرتا سعہذا تہمت دعوت
اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدما رہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند
تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سواے اون ملایون کے
جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم ومعرفت سے
ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص

فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھکو تو خاصۃً اس بحث مین قلم اوٹھانے
سے کچھ غرض نہ تھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظہ حسنہ ہے بھوپال مین طبع
ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اوسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علماء ربانیین
مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما اہل حدیث
کے اوسمین اتفاقاً ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کا بھی آخر کتاب مین
ذیل خطب کسوف وخسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب
مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا اوسپر یاردن نے مجھکو ودابی کہدیا جس کا جواب دیباچہ
کتاب غربال تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمٰعیل کو نہین
دیکھا اور نہ اونکا زمانہ پایا اور نہ اونکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ
خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد
کا ہے جسطرح ساری کتب اسلامیہ مین لکھا ہے اسیطرح کے خطب و کتب تاریخ سلاطین
اسلام وغیرہ مین بہت لکھے ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ مین بھی موجود
ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک
فقرہ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ
اتباع محمد اسمٰعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی
مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اوسکے موافق عقیدہ رکھے اور
اوسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بھی کچھ مضر کسی سلطنت و دولت کو اوسوقت تک نہین
ہو سکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اوسپر قائم نہو علماء ہر ملت و مذہب
ایک دوسرے کی کتاب سے ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہ امر
کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی
تو اوسوقت جسطرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشا امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجھکو بھی اس

مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہونا چاہیئے اس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہنکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسیکو گالی دے آور منسوب
کرنا ہمارا طرف اون اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا انکی
وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ کبھی وہابی نہ تھے اور نہ اونہون نے سرکار انگریزی سے کبھی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر نا انصافی ہے تحقیق بعد اتفاق
رائے سید احمد خان صاحب بہادر سے جو اونہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر
کی ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکہی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تھے ایک
درویش قوم سادات سے تھے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مرید اونہین کے طریقہ پہ چلتے
تھے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پہ تھے - اور خلق کو وعظ
ونصیحت کرتے تھے اونکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے راہ راست پر آگئے
شاہ عبد العزیز اور اونکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے قریب یا اول تہا مگر اونکو
کسی نے وہابی نہ کہا آور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکہا اور نہ اونکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع
حاصل ہوئی آور نہ اونہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیونکا لکہا - بلکہ وہ
نام و مذہب وہابی سے بہی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب
بریلوی اور اونکے مریدونکی ہے اونمین کہین بہی ذکر وہابیونکا نہین ہے آور
نہ مسئلہ جہاد کا لکہا ہے ایک کتاب اونکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ مین اونکی
زمانہ مین طبع ہوئی تہی اور پہر دوبارہ اس زمانہ مین دہلی میرٹھ مین چہپی - اوسمین
مسائل درویشی ہین - دوسری کتاب تقویۃ الایمان مولفہ مولوی اسمعیل دہلوی کی
ہے اوسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیونکا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بہی نہین
یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے کہ اوسمین بدعات اور تعزیہ

کی برائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بھی بدعت ہے گو فرضاً
اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب ستہ سے مسئلہ جہاد کا
یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی بات نہ پاویگی - سید احمد خان
بہادر سی ایس آئی سے اس مقام پر یہہ بھول ہوئی ہے کہ انہون نے لقب وہابی کا
حق مین سید احمد شاہ اور اونکے مریدون اور شاگردون کے روا رکھا اور یہہ
بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین مگر یہہ لوگ معتقد جہاد
کے ساتھہ سرکار انگریزی نہین ہین - اور آخر فقرہ اونکا یہہ ہے کہ ہم اس وقت بہت سے
ایسے آدمیونکا نشان دے سکتے ہین جو سرکار کے ملازم ہین اور بلا زعم بھی ایسے کہ اونسے
زیادہ وہ سرکار کا خیرخواہ اور معتقد کوئی نہین باایںہمہ وہ اپنے تئین کھلے خزانے بیتامل
وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر اونکو ایکطرح کا ناز ہے - مراد اس عبارت سے خود
سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین - مگر ہمارے نزدیک
تحقیق یہہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہل سنت و
جماعت جنکو اہل حدیث بھی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین
حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی راے پر محمد بن
سعود نجدی نے بوہیرون اور بعربیہ کے مسلمانون اور بدوون سے لڑائی کی وہ
شخص حنبلی مذہب تھا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت
ہے - پھر اہل حدیث کسطرح وہابی ہوسکتے ہین - علاوہ اسکے خاص ہندوستان کے
شہرون مین ہر جگہہ وہابی نام ایک مفہوم جدید کا ہے فضل رسول بدایونی کے
شاگرد و مرید اوسکو وہابی کہتے ہین جو قبرون اور پیرون کو نہ پوجے اور ہر بدعت
کا انکار کرے - لکھنؤ کا بچو دہلی مین وہابی اوسکو کہتے ہین جو مذہب حنفی وغیرہ کی
تقلید نکرے اور خاص مقلد ایک مذہب کا نہو بلکہ حدیث و قرآن پر چلے یعنی غیر مقلد ہین

وہابی اوسکو کہتے ہین جو شیخ عبد القادر جیلانی کا معتقد ہو اور جہاز و آگبوٹ مین بیٹھکر
عید روس کا نعرہ نہ مارے اور وقت تکلیف و تردد کے اونکو نہ پکارے حیدرآباد
دکن مین وہابی اوسکا نام ہے جو سینہ ہی نہ پیٹے اور وہان کے میلون اور عرسون
مین نہ جاوے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو لمبی ڈاڑہی رکہے مونچھین کترا وے اونچا
پائجامہ پہنے - اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو محفل مولود اور گیارہوین شیخ عبد القادر
کی نکرے بہوپال مین وہابی وہ ہے جو تعزیہ نہ بناوے اجمیر کلکن پور نہ جاوے قرآن
شریف کا ترجمہ پڑہے پڑہاوے نذر نیاز کا کہانا نہ کہاوے - غرض کہ ہر شہر مین وہابی
کے معنی جدا جدا ہین - اور سرکار انگریزی کے نزدیک بموجب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب
وہابیت نام بغاوت کا اور وہابی نام جہاد کرنے والیکا ہے - سو اس مفہوم کا رد
سید احمد خان بہادر نے بخوبی اپنی کتاب مذکور مین لکہدیا ہے - اور وہ براہ انصاف
و معاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بہی ٹہرا مگر مین اس جگہہ یہ بات
کہتا ہون کہ مسئلہ جہاد کا ایسی چیز ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اوسکے معتقد ہین اور
سب فرقے اسلام کے اوسکے قائل ہین اور سبکی کتابون مین وہ ایک ہی حالت پر لکہا ہے
یہ بہی عجب اتفاق ہے کہ یہ مسئلہ سب کی کتابون مین بلا اختلاف لکہا ہے باہم مسلمانوں
کے کم ایسے مسئلہ ہونگے جنمین اختلاف نہو سو اس مسئلہ کے کہ ایک طرح پر چلا آتا ہے پھر
جب مسئلہ مذکور سب کے نزدیک ثابت ہے - تو پھر خاص کسی فرقہ مسلمان کا نام وہابی
رکہنا اور اوس سے خاص بغاوت و جہاد کا سمجہنا خلاف عقل ہے - اور اگر موافق
عقل ہے تو ساری دنیا کے مسلمان وہابی ہوئے چند مسلمانان ہند کی کیا خصوصیت
ہے - کتاب درمختار - ہدایہ - شرح وقایہ - فتاوے عالمگیری - حاشیہ شامی وغیرہ
کتابین خاص مذہب حنفی کی ہین ان مین مسئلہ جہاد کا موجود ہے - اس نہج سے
لوگ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہین - اور سرکار بہی شاید انکو وہابی نہین کہتے

اور اہل نجد بہی اونکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہہ کتابین چند مرتبہ ہندوستان
و مصر مین طبع ہوئین اور اونپر عمل سارے حنفیونکا ہے - اسیطرح جو چہہ سات بڑی
کتابین علم حدیث کی ہین - اور اونپر اہل حدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا -
بخاری - مسلم - ابو داؤد - نسائی - ترمذی - ابن ماجہ اونمین بہی مسئلہ جہاد کا
موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بہی یہہ مسئلہ لکہا ہوا ہے مگر وہ جہاد کو
ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین - اور اہل سنت وجود شرائط جہاد پر -
یہہ شروط بہی کچہہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بہی مثل خروج
امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کو رہنے دو خاص قرآن شریف مین جو سارے
فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اوسکی فضیلت موجود ہے اور
قرآن شریف کا ترجمہ - اردو - فارسی - عربی - ترکی - پشتو - جرمنی - فرانسیسی - سرونی
یونانی - سنسکرت - لاطینی - انگریزی مین ہو گیا ہے اور ساری دنیا مین موجود
اور مسلمانون مین اوسکے پڑہنے کا عادۃً یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت و مرد بچہ بوڑہا جوان
اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ پڑہتا ہے لیکن کوئی شخص اوسکو پڑہ کر جہاد و بغاوت
کرنے پر آجتک آمادہ نہوا - اسلئے کہ وہ شرطین موجود نہین ہین - اس زمانے کو جانے دو
پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کر کے بہت ملک مسلمانون اور غیر مسلمانون
کے لے لئے اوسوقت بہی کسی عالم اسلام نے اوس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا - بلکہ فتنہ قرار
دیا - حالانکہ تیمور مسلمان تہا - پس جبکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی
بسبب فقدان شرائط کے جہاد نہ ٹہری - تو اب حال کے فساد و بغاوت کو جو جاہل لوگ
ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ سکتا ہے اور یہہ لڑائی کب لائق اوس اجر و ثواب کی
ہو سکتی ہے جسکا وعدہ خاص قرآن شریف اور حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً
لکہا ہے اور جسکی شرائط ساری تصانیف اسلام مین گن کر لکہی گئی ہین - اسی طرح جو

لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اوسکی اولاد نے کی اوسکو بھی کسی نے جہاد نہین
کہا بڑی بڑی شہرہ کی اسلام کی مکہ مدینہ اور ملک یمن ہے وہان کے لوگ بہی محمد بن سعود
بادشاہ نجد سے ناراض تھے - اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے
لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا اونمین ہندو مسلمان مرہٹہ راجپوت
ہر قسم کے لوگ تھے اونکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے اور جسطرح
سید احمد خان بہادر نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے جسنے قبل
از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب **ہدایۃ السائل** مین
اولًا اور کتاب **روض خصیب** مین ثانیًا اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور
جائز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب **موائد العوائد** مین ثالثًا - اور
حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب **تاج مکلل** مین رابعًا لکہا ہے
جسکا حاصل یہہ ہے - کہ یہہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکہنا اون لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین - اور ملک مین فتنہ
ڈالنا اور امن کا اوٹہانا چاہتے ہین - جبتک کوئی شخص متصف بصفات امام شرعی
نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص قریشی ہو ذریش کی
ذات کا آدمی نہو اور سب اوسکو قبول کرین اور اوسکی اطاعت اپنے حق مین فرض
جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد
ہوسکتا ہے - سو ان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور
وہ شرائط بالکل معدوم - مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے
شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہوسکتا -
علاوہ اسکے بغاوت کچہہ خاص ساتہہ مسلمان کے نہین ہے ہر قوم مین بعضے باغی ہوتے
ہین - اور وہ وہابیون کے دشمن مین ملکہ مشہور یہہ ہے کہ وہابیہ نجد کے نزدیک

قتل کرنا سارے جہان کے مسلمانون کا اور اونکا لوٹنا درست تہا - اس صورت
مین ہم سب لوگ بہی اونکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا
کسطرح ہوسکتا ہے ملک افغانستان کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑے سخت حنفی ہین
اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ وہابی کہتے ہین بڑے دشمن
ہین - چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ بہی
وہابی ہوگئے ہین - انکو تو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا
اور جو ہندوستان مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کیے گئے ہین مثل سید احمد
شاہ بریلوی اور اونکے طریقہ کے لوگ اونہون نے تو کبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ
سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا - جسطرح جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین
تحقیق ہوچکا ہے - جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا اوسوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی اونکی حال کی نہ تہی - ریاست بہوپال کا عہدنامہ ۱۸۱۸ع مین
ہوا وہی سال ختم حکومت وفتنہ اہل نجد کا تہا - پہر بہلا ہندوستان مین کون شخص
اس مذہب کو لایا اور کس نے اپنا نام وہابی بتلایا - اور کس نے جہاد کیا اور کب کیا
اور کہان کیا زمانہ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون سے زبردستی
جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہایا جس نے انکار کیا اوسکو مار ڈالا اوسکا گہر لوٹ
لیا - سو وہ مہر کرنیوالے اور فتوے لکہنے والے بہی غالبا وہی لوگ تہے جو اہل سنت
واہل حدیث کو زبردستی وہابی نام رکہتے ہین اور اونکے دشمن جانی ہین کلکتے
تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمے عدالتہاے گورنمنٹ مین اون لوگون پر دائر ہوئے
اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہ رکوع وغیرہ
مین اوٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین - سو پیش کرنیوالے اون
مقدمات کے اور سزا دلانے والے مدعاعلیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دلمین فساد

بھرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشا گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب
ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہہ مدعا علیہم اونکے جو حدیث و قرآن پر چلتے
ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکھا گیا ہے آزردہ اس نام کو اپنے واسطے
پسند نہین کرتے - اپنے امور مذہبی مین موافق راے گورنمنٹ ہین ان مین سے
کسی نے آجتک کسی شہر مین یہہ نالش کسی عدالت انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان
شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتھہ نماز مین اوٹھا کر عبادت
نہین کرتے ہین انکو سرکار سے سزا دیجاوے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوے
جب اسطرح کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سے ہوئی ہے نہ اہل
حدیث کیطرف سے - پس حقیقت مین خواہان رفع امن و امان وہی لوگ ہین جو
اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہراتے ہین نہ وہ لوگ جو محدث ہین - دیکھو
مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کے پیشوا اہل سنت و جماعت کے تھے اونکو قریب
ہزار برس یا کچھہ کم و بیش زمانہ گذرا - سب محدث اونکے قدم بقدم چلتے ہین -
اور کسی مذہب کو نہین مانتے خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تھا - خواہ حنفی
مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے - پس باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین
مسئلہ جہاد کا لکھا ہے اور یہہ ہر شش کتاب کررستہ کر ممالک و بلاد ہند اور مصر
مین بعلم و اطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج آجتک ہے مگر کسی نے
اونمین سے جو اپنے عقیدہ و عمل رکھتے دین جہاد نہین کیا - بلکہ وہ لوگ جنکے یہہ کتابین
ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس سے بچتے تھے اور فقیرانہ گزران کرتے
تھے - اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکی لڑائی کرتے تھے وہ محدث
نہ تھے بلکہ مقلد کسی ایک خاص مذہب کے تھے - پھر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی
رکھنا اور اوسکا ترجمہ بلفظ بغاوت و جہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے - بلکہ مستحق

اس لقب کے وہ لوگ ہین جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات
دن اہل حدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے والے مذہب عیسائی کے یہی
لوگ ہین جنکو ہم مقلد مذہب یا اہل بدعت کہتے ہین - بقول ٹیمس آف انڈیا کے
مذہب اسلام وہ ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی
برخلاف اوسکے ہین - سو ہم لوگ اوسی طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان
بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین ہزارون نئی باتین نکالی
ہین جو دین مین نہ تھین جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکھا ہے حالانکہ
معنی جہاد کے وہی ہین جو ہم نے اوپر بیان کئے اور سید احمد خان بہادر نے جواب
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین لکھے ہین نہ یہ معنی جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور
ایجاد کئے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی بغاوت ظاہری چھوڑ کر در پردہ واسطے
رفع آبروی اماموں کے یہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین اونکا نام وہابی
کا اوسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اوسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ قدیمی
تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو اونمین چلی آتی ہے قائم رہے
اور جو آسایش رعایاے ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ
اوٹھ جاوے اور امن عام باقی نرہے سارے مسلمان وغیرہ ایک مذہب خاص
کے پابند ہوکر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل
زمانہ غدر کے فساد برپا کرین - یہ وہی مثل ہے کہ اولٹے چور کوتوال کو ڈانٹے -
ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہ دیکھا کہ جسطرح اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث
اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکھا ہے - اور اپنا فساد اونکے دامن سے
باندھا - اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنؤ
سنہ ۱۲۹۸ھ مین یہ چھاپا کہ یہ لوگ جو آپکو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین

یہہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین
اور خاص تدبیر یہہ پلسن کی ہے کہ یہہ لوگ انگریزون کے قانون پر چلتے ہین عبارت
رسالہ مذکور کی یہہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا جو بالکل دین
بر خلاف ہے چنگی ہر چیز پر لینا شاید بحکم الناس علی دین ملوکہم سب قانون انگریزی
کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری وخرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم
تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والا جاہ نے رعیت پر لگا رکھے ہین یہہ
سب رسوم وابواب ظلم صریح ہین۔ اب کیا شبہہ اس فرقے کے رافضی ہونے
مین باقی رہا ان کو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب
کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہی بلفظہ۔ یہہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے
اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور
در پردہ یہہ لوگ جو آپ کو اہل حدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے
اور تعصب مذہبی پھیلنے اور بغاوت کرنے کو بڑا گناہ سمجھتے ہین رافضی ہین اور
نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے
وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے مصنف رسالہ مذکور کہ انکو
اپنے حنفی مذہب ہونیکا دعوی ہے بخلاف اون لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند
نہین کرتے۔ اور اہل سنت وحدیث ہین۔ اور انکے دین مین حکومت حاصل
کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور پھر کسی
پر نفسانیت وعداوت سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے۔ نور الانوار اخبار
مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال ۱۲۹۹ھ مین ایک اخبار انگریزی فورٹ نیتلی
ریویو نام مطبوعہ ۱۸۸۱ع سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے یہہ معلوم ہوا
کہ سب مسلمان سترہ کروڑ پچاس لاکھ ہین منجملہ اونکے سنی چودہ کروڑ پچاس لاکھ اور

ایک کرور پچاس لاکہہ اور وہابی اسّی لاکہہ ہین اور ہندوستانی مسلمانون کی تعداد
جو برٹش کی رعایا ہین چار کرور ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان
کے وہابی نہین ہین اور یہہ بات صحیح ہے اسلیئے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبہی نہ تہا
اہل مکہ و مدینہ نے حق مین اہل نجد کے سنہ ۱۲۰۶ء مین یہہ نام نکالا پہر سنہ ۱۸۸۱ء مین وہ
دفتر گاؤخورد ہوگیا - روم کے مسلمان حنفی - اور مصر کے شافعی - اور مغرب کے مالکی
اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب رکہتے ہین اور اہل سنت قرآن و حدیث پر چلتے ہین
ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور
مسقط کے خارجی ہین - اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعی اور کمتر اہل حدیث
ہین اور مکہ شریف مین چارون مذہب کے مصلے جدا جدا مقرر ہین اور اہل مکہ
وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پہر اسّی لاکہہ وہابی ہونیکی کیا سند ہے اس قسم کے
اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ طرح
طرح کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین - اس جگہہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکہتے
ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا ادا کرنا چاہیئے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسی پر مواخذہ نہین
کرتی جب تک کہ کوئی جرم خاص بغاوت یا جہاد صلاحی کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت
نہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی و جہادی سے ہے نہ نام وہابی
سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے ہین اور
سرکار سے اونکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے
بغاوت کریگا وہ لایق سزا و جزا ہے گو ساری دنیا اوسکو وہابی نکہے بلکہ دوسرے
کسی لقب سے اوسکو یاد کرے اور جسکو سارا جہان وہابی کہیگا یا خود اوسکو اقرار اپنی
وہابیت کا ہوگا مگر اوس سے کبہی کوئی بات بغاوت کی ظاہر نہین ہوتی تو سرکار ہرگز
اوسکو اس نام پر ماخوذ نکریگی یہہ عین عدالت ہے - یہہ تحریر تو خاص نسبت عام

فرقہ اہل حدیث کے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا دوسرے ملک کے رہنے والے اور جو ان مین خاص رئیس کسی ملک ہندوستان کے ہین اور ہین تو انکی ریاست کی نسبت کبھی خیال بدی و وہابیت کا نہین کیا جاتا اگر کوئی رئیس مسلمان اقلیم ہندوستان کے وہابی اصطلاحی ہوتا تو زمانہ غدر مین شر و فساد کرتا حالانکہ جو خیرخواہی ریاست بھوپال وغیرہ نے اس زمانہ مین کی ہے وہ گورنمنٹ پر ظاہر ہے ساگر و جہانسی کے ملک انگریزی کو مدد غلہ و فوج وغیرہ سے دی ہے بلکہ جو ملک مین سرکار نے پرگنہ بیرسیہ جمع ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا - چار برس ہوئے کہ جب اشتہار جنگ کابل کا ایجنسی سے بھوپال مین آیا اوسی دن سے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی ریاست نے طرح طرح کے بندوبست کیلئے اشتہار عام جاری کیا کہ کوئی مسافر ولایتی ترکی عربی شہر مین آنے نہ پاوے - چنانچہ ابتک یہی حکم جاری ہے اور اوسکی تعمیل ہوتی ہے سرکار گورنمنٹ مین خط لکھا کہ فوج کنٹنجنٹ اور فوج جو یہان واسطے مدد کے حاضر ہے اور ریاست سپاہ و مال سے واسطے مدد دینی کے موجود رہے - مدت تک فوج بھوپال اس چار سال کے اندر نوکری گورنمنٹ کی چھاونی سیہور مین عوض کنٹنجنٹ کے بجا لائی اور خاص بیگم صاحبہ نے چندہ واسطے بیوگان جنگ کابل کے ایجنسی مین دیا اور جس وقت جو حکم گورنمنٹ کا آتا ہے فی الفور اوسکی تعمیل ہوتی ہے - اور سب احکام ریاست پر حکم سرکار کی تعمیل مقدم سمجھی جاتی ہے اور منجملہ ایسے قانون ریاست مین یہ دفعہ قایم ہے کہ جو عامل و تھانہ دار و مہتمم محکمہ تعمیل حکم مذکور مین تاخیر کریگا اوسکو سزاے مناسب دیجاویگی - ہم لوگون کا مذہبی عقیدہ ہے کہ جو کام انتظام ملک مین موجب فساد کا ہو اور جس کام مین عہدشکنی لازم آوے اور امن رعایا مین خلل پڑے وہ کام خلاف دین اسلام ہے - اور حصول حکومت انگلشیہ کرنے کو اور رعیت مین فساد ڈالنے کو ہم لوگ سخت گناہ جانتے ہین - اور تعصب مذہبی کا

اور کسی مذہب خاص کے پابند ہو کر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جھوٹ
بولنا اور فریب کرنا اور رشوت دینا اور لینا ہمارے دین مین حرام ہے کوئی
فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیرخواہ اور طالب امن و امان و آسایش
رعایا کا اور قدرشناس بندوبست گورنمنٹ کا اوس گروہ سے نہین ہے جو
آپکو اہل سنت و حدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے - اور
نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی
پر قائم رہکر معاش موجودہ پر قانع ہے - قرآن و حدیث مین فساد کی بات کرنا
و خونریزی کرنا اور اوسکو جایز سمجھنا اور کسی کا مال چھین لینا اور کسی کی عزت
بگاڑ دینا اور عہدشکنی کرنا اور بغاوت کو اچھا جاننا بڑا گناہ ہے - لفظ وہابی محمد
بن عبدالوہاب نجدی کے وقت سے نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اوسکا
ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران مین پیدا ہوا تھا اور اوسنے
شاہ ایران وغیرہ سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا طفیلی تھا اور اوس نے
بوہیرون اور بدوئون پر چڑھائی کی تھی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج
نہین خصوصاً تصنیفات محمد بن عبدالوہاب کی کہ اوسکو کسی نے آنکھ سے بھی نہین دیکھا
اونکے موجود ہونے اور پڑھنے پڑھانے اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۱۱۴۳ھ مین
ابتداے مذہب نجدی کی ہوئی اور سنہ ۱۲۰۱ھ مین وہ ہنگامہ ختم ہو گیا اٹھاون برس
غلغلہ اوسکا ملک نجد مین رہا - اکثر لوگ اوس قوم کے دشمن ہوگئے - اب تریسٹھ برس ہوئے
کہ وہ دفتر گاؤ خورد ہو گیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو
سن بارہ سو اڑتالیس ہجری مین تالیف کیا تھا اور اونکی حیات مین بمقام
کلکتہ طبع ہو کر خاص و عام مین پھیل گیا پھر بار بار چھپا اور حال مین بمقام دہلی مطبع فاروقی
سنہ ۱۲۹۱ھ مین طبع ہو کر یہان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ بعض ہوتون

جسکو سنتے ہین کہ بدعت تعزیہ داری وغیرہ سے منع کرتا ہے تو یہہ کہتے ہین کہ یہہ
شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہین اسکا یہہ جواب ہے کہ جس بات سے
ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن وحدیث سے بیان کرتے ہین کہین وہابیونکا
نام نہین لیتے اور نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا ہمکو
وہابی کہنا جہالت ہے اور اگر وہابی اسی کا نام ہے جو شرک و بدعت کو دور کرے
اور موافق قرآن وحدیث کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی سہی بقول امام شافعی
کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے تو ہم بھی رافضی ہین انتہی یہہ عبارت
نسخہ مطبوعہ ۹۰ال کے صفحہ ۲۴ - اور صفحہ ۳۴ مین لکھی ہے اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ اہل حدیث وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت وحدیث کا مذہب اوس دن
سے ہے جس دن سے دنیا مین دین اسلام آیا کسی تاریخ سے یہہ بات ثابت نہین
ہے کہ کسی محدث کو کسی نے وہابی کہا ہو یا کسی محدث نے کسی ملک مین فساد کیا ہو
یا کسی بادشاہ وحاکم وغیرہ سے بنام جہاد لڑا ہو۔ بلکہ ساری کتب طبقات وتواریخ
اس امر پر متفق ہین کہ ہمیشہ طریقہ اون لوگون کا ترک دنیا وشغل عبادت وعلم رہا ہے
بعض ان مین درویش تھے جنکو صوفی وفقیر وزاہد کہتے ہین اونکو لڑائی سے
کیا واسطہ وہ تو دنیادار لوگون سے ملاقات بھی نہین کرتے تھے - اور بعض عالم
تھے اونکو شغل تعلیم وتدریس وتصنیف وتالیف کا تھا وہ بادشاہونکی نوکری
سے اور اونکی صحبت سے بھاگتے تھے - باقی رہی یہہ بات کہ بعضے عقائد ومسائل انکے
ایسے ہین کہ یہہ اونہین مثلاً موافق نجدیہ کے ہین سو اسکی حقیقت یہہ ہے کہ دنیا مین
کوئی مذہب حق وباطل ایسا نہین ہے کہ اوسکے بعض مسائل موافق دوسرے مذہب کے
نہون یہانتک کہ چوری کرنا زنا کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا خونریزی کرنا بغاوت
کرنا سب مذہبون مین گناہ ہے - اور زمین سے فساد کا دور کرنا رعایا کو امن دینا

خیرات کرنا محتاج کو روٹی کھلانا کپڑا دینا سب کے نزدیک اچھا ہے - قرآن و حدیث
مین چند عقیدہ و مسائل ایسے ہین جو موافق توریت و انجیل کے ہین اور بہت قاعدہ
دین اسلام کے ایسے ہین کہ گورنمنٹ بہی اونکو انتظام ملکی مین پسند کرتی ہے
سو اس شرکت جزئی سے ہرگز وہ دوسرا شخص مستحق اس نام کا نہین ہو سکتا
ہے جو نام خاص اوس صاحب مذہب کا ہے - ہم حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام
کو پیغمبر جانتے ہین جسطرح اپنے پیغمبر کو رسول خدا جانتے ہین - اس عقیدہ سے
ہمکو کوئی عیسائی یہودی نہ کہیگا - شیعہ بہی نماز مین رفع الیدین کرتے ہین اور
اہل حدیث بہی کرتے ہین مگر اہل حدیث کو کسی نے آجتک شیعہ نہین کہا - اور شیعہ
بہی قائل جہاد کے ہین وقت ظہور مہدی کے اونکو کسی نے وہابی نہین کہا -
کتاب آثار الادوار تالیف سلیم خوری عیسائی اور کتاب المرآۃ الوضیۃ تالیف
کرنیل یوس قند یک مین تحقیق دہابیونکی یہہ کی ہے کہ سعود و نجدی کی لڑائی
یہودیون اور عرب کے بدؤن سے تہی کسی ہنود و راجہ یا سرکار انگریزی سے نہتی
نام کے مسلمانون سے تہی - اور وہ سارے جہان کے مسلمانون کو کافر سمجہکر خون
کرنا اور لوٹنا خلق کا اچہا جانتا تہا یہانتک کہ جب حرمین شریفین پر وہ غالب ہوا
تو فریاد اوسکی سلطان روم تک پہونچی - محمد علی پاشا کے وقت مین شکست کہا کر
قید ہو گیا اور قید مین مر گیا - اوس دن سے وہ فتنہ جاتا رہا - اب جو اہل سنت
و حدیث ہین تو وہ کچہہ اوسکے طریقہ پر نہین اسلئے کہ وہ ایک مذہب خاص رکہتا تہا
اور یہہ لوگ مذہب خاص نہین رکہتے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین یہی انکا
مذہب ہے - اور ہر فساد کی بات سے ہزارون کوس بہاگتے ہین - اور نام
سے وہابی کے انکار و تعجب کرتے ہین - اور وہابیت کو دین مین ایک بدعت
جانتے ہین اور آپکو سنی اور اپنے مذہب کا نام اہل سنت بتاتے ہین اس

صورت مین ہر محدث اہل سنت پر لفظ وہابی بولنا اور وہابی کے معنی باغی دا
بھادری ٹھہرانا خلاف عقل ونقل ہے حنفی آپکو حنفی اور حنبلی آپکو حنبلی اور زیدیکا
آپکو زیدی اور شیعی آپکو شیعی کہتے ہین اسیطرح عیسائی آپکو عیسائی اور
یہودی آپکو یہودی بتلاتے ہین مگر کوئی محدث آپکو وہابی نہین کہتا اور کسطرح کہے
کہ جب محدث کو حنفی شافعی مالکی کہنا اپنے حق مین ناپسند ہے حالانکہ یہہ الفاظ
بہت پُرانے ہین تو وہابی کہنا کیونکر وہ روا رکھے گا جو نیا لفظ ہے طریقہ حدیث
تو زمانہ سجدیہ سے ہزار برس پہلے کا ہے اور وہابی تجنکے بعد ہزار برس کے
اب پیدا ہوئے ہین یہہ نام اہل حدیث پر کسیطرح نہین جپکتا ہے - بلکہ خلاف اہل
حدیث کا اہل مذہب بعینہ مثل خلاف مذہب پر اٹسٹنٹ کے ساتھ مذہب
رومن کیتھالک کے ہے جسطرح سید احمد خان سی ایس آئی نے جواب مین ڈاکٹر
ہنٹر صاحب کے تحقیق کرکے لکھا ہے - جو شخص اہل حدیث ہوگا اوس سے کبھی امید
بغاوت کی نہین ہے وہ ہمیشہ فساد کی باتون سے بچیگا اور لوگون کو اپنی زبان
وبیان سے بچاویگا اور صلح وامن کا خواہان ہوگا - یہہ بات دوسری ہے کہ
آپس کی عداوت اور دشمنی سے کوئی اوسکا نام وہابی اور کوئی رافضی اور کوئی
خارجی رکھدے اور اس چالاکی وفریب سے حکام کو دہوکا دیکر اوسکو بدنام کرنا چاہے
اسوقت اتفاق سے ایک شخص نے یہہ خلاصہ تحریر اخبار سول ملیٹری گزٹ مقام لاہور
مطبوعہ سوم فروری ۱۸۸۶ء نمبر ۵۰۰ وکالم ۲ صفحہ ۳ پیش کیا جوکہ مضمون اوسکا
لائق غور وتامل ہے نظیراً اسلئے اس جگہہ بلفظہ لکھا جاتا ہے وبوفاق یا خلاف

العلم عند اللہ تعالےٰ

بحث معنی وہابی

ہرچند اشاعۃ السنۃ مطبوعہ لاہور مین بمقدمہ تصفیہ معنی لفظ وہابی و بمقدمۂ ثبوت خیرخواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرائے پر کیا جاتا ہے یہہ فرقہ وہابی موحدین ہند مثل دیگر خیرخواہان فرقہ ہاے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اس بات کی کہ سنی مسلمان نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اوسکے یہہ امر ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہے اور نیز یہہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی بمقابلہ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کرکے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ ہند کے نزدیک بمقابلہ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ سنہ [illegible] مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب و سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید مین ہتھیار اوٹھانا چاہیئے یا نہین یہہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلہ اوس حاکم کے کہ جسنے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور وہ لوگ جو بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اوس بادشاہ کے کہ جسنے آزادگی

مذہب وہی ہے ہتھیار اوٹھاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین
اور مستحق سزا کے مثل باغیون کے شمار ہوتے ہین - پہر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی
اور جواب: کی تصدیق مین کل علمار ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی
کو بہیجدیا اور اچھی طرح سے مشہور کیا اور کل علمار ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق
مین اقرار مہری اور دستخطی کرالیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتھیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ
برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علمار ملک پنجاب
و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کرکے مولوی محمد حسین
کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور جنہون نے اپنی اپنی رضامندی اسلامی دیانت
اس فتوے کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو
ہتھیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پہر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا
کی تہی کہ وہابیان ملک ہزارہ کے نزدیک ایک عالم ایلچی بذریعہ مسلمانان ہند کے بہیجا جاوے
اور روبرو اس فتوے کے جاکر اون ناسمجھ گروہ کو مطلع کردے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ
ہند کے ممنوع ہے اور نیز اونکو آگاہ کردے کہ اونکی اس نافہمی کے خونریزی و قتال و جدال
پر سخت گناہ ثابت ہے اور سب کا گناہ اونکے سر پر وارد شرعی ہے اور جو کہ از روے
شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقۂ اسلام و شریعت حقہ کے ہے
اسلیے اونکو خیرخواہی گورنمنٹ ہند مین برابر مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہہ دعوی ارسالی
مرسل مولوی محمد حسین کا سر ہنری ڈیویس لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین
پیش کیا گیا تہا بجواب درخواست مذکور لفٹنٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا
شکریہ خیرخواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا روانہ کرنا پسند نہ کیا - بعد اسکے فرقہ موحدین
لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری مین استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ
بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامہ موحدین پر کیا جاتا ہے

سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آیندہ فرقہ ہاے موحدین لفظ بدنام وہابی
سے نہ مخاطب کئے جاوین چنانچہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست
کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر شبہہ بدخواہی
گورنمنٹ ہند عاید نہو اور بخصوص جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے
ہون اور گورنمنٹ ہند کے خیرخواہ ہین ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہون —
ثانیاً لقب وخطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہین جو پیرو محمد بن عبدالوہاب
کے ہین جسنے سنہ ۱۲۱۲ھ مین نشان مخالفت کا ملک نجد عرب مین قائم کیا تھا اور خود وہ ایک
جوہب جنگجو تھا اور اسکے جو لوگ مقلد ہین وہی وہابی مشہور ہین سو محمد بن عبدالوہاب
خود مقلد مذہب حنبلی کا تھا اور یہ مذہب حنبلی منجملہ انہین چار مذاہب کے ہے جو بالفعل عام
رائج ہین اور یہ فرقہ موحدین کسی ایک مذہب خاص کے ان مذاہب مین سے پیرو یا
مقلد نہین ہین کیونکہ یہ سب مذاہب بعد از زمانہ نبوت اسلام کے حادث ہوئے ہین
فرق درمیان مقلد مذاہب اور فرقہ موحدین کے فقط اتنا ہے کہ موحدین نرے قرآن
وحدیث صحیح کو ہی مانتے ہین اور باقی اہل مذاہب اہل الراے ہین جو مخالف سنت اور
طریقہ شریعت ہے اور نیز یہ بات ہے کہ تقلید رائے تعلیم وتعلم قرآن وحدیث کو روکتی
ہے اور نیز یہ امر ہے کہ کثرت نوافل نماز وصدقات ووظائف فرقہ موحدین کے یہان
نہین ہے اور اہل الراے جو اپنی اموات کے لئے صدقات طعام وغیرہ کو حسب رواج
جہال جائز رکھتے ہین سو یہ مسلک یہود کا ہے فرقہ موحدین ان باتون مین نہین ہین
ثالثاً کوئی تصنیف محمد بن عبدالوہاب مذکور کے نزدیک علماء موحدین ہند کی موجود
نہین ہے جس سے یہ امر ثابت ہو سکے کہ کبھی ہدایت عبدالوہاب سے موحدین ہند کو ملی
ہو اور نہ یہ امر کبھی اہل ہند مین دیکھا گیا ہے کہ ہند کے موحدین اہل نجد سے خط وکتابت
بھی رکھتے ہون یا اونکے شاگرد و مرید ہون غرض کہ مولوی محمد حسین کا طریق یہ ہے کہ

موحدین لفظ وہابی سے نہ پکارے جاویں اور خصوص جو یہ لفظ علامت بدخواہی گورنمنٹ ہند میں مشہور ہے اسلئے اس لفظ کا اطلاق خیرخواہان گورنمنٹ ہند پر جو کہ ہو فرقہ موحدین مقلد فرقہ نہین ہے اور لفظ وہابی نسبت تقلید کو ثابت کرتا ہے

تمام ہوا ترجمہ گزٹ مذکور کا - اب ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو ان لوگون کی عادت و خصلت و صحبت و محبت سے بچاوے جنکے حق مین فرشتون نے پیشتر سے یہ کہا ہے أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ اور ہمیشہ ہر فساد و فتنہ سے امن و امان مین رکھکر ایمان کامل پر اوٹھاوے اور ہمارے سب زلات ظاہری و باطنی کو جو خلاف اوسکی مرضی واقع ہوئی ہون یا آیندہ واقع ہون معاف فرماوے

اللہم غفراً

دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجھے	اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے
دریاے حقیقت کو وہی جانے ذرا	جو مثل حباب زندگانی سمجھے

خاتمۃ الکتاب

اس رسالہ مین ہرچند حقیقت وہابیت اور مسئلہ جہاد مصطلح زمانہ حال کے بتفصیل طور پر لکھی گئی ہے لیکن ذکر کرنا حکم فتنہ کا مطابق مذہب موحدین اہل حدیث کے بروجہ استقلال باقی رہگیا اسلئے اس خاتمہ مین ترجمہ چند حدیث کا لکھا جاتا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان موحد کو بوقت ظہور فتن کے کیا معاملہ کرنا چاہیے اب حال کا لکھنا اس جگہ اسلئے ضرور ہوا کہ یہ زمانہ اخیر ہے اور مدت باقی دنیا کی بنسبت مدت ماضی کی اب بہت کم رہگئی ہے امم سابقہ کا زمانہ صبح سے تا عصر تھا اور اس امت کی مدت عصر سے تا مغرب ہے اور مین سے بھی تیرہ سو سال گذر گئے اور دنیا قریب الانصرام ہوگئی اور قیامت

سر پیدائی اگرچہ وقت خاص قیام ساعت کا سوا خدا کے کسی بشر کو انبیا ر اولیا ر علما ر
صلحا ر وغیر ہم سے معلوم نہین لیکن اسقدر ضرور معلوم ہے کہ پہلے اس سے قیامت
اگر قریب تھی تو اب اقرب ہے اور ناگہان آویگی اور اوسکے آنے سے پہلے ہزارون
فتنہ وقوع مین آوینگے چنانچہ صدہا فتن کا واقع ہوجانا اس تیرہ سو سال ہجری
مین از روے کتب تواریخ و سیر بقید سال و ماہ معلوم ہے اور کتاب حجج الکرامہ مین
مفصل لکہا گیا ہے باقی فتن روز بروز ظہور مین متواتر پے درپے دیکہنے سننے مین
آتے ہین اس زمانہ اخیر کو محل فتن کثیرہ سمجہا گیا ہے یہانتک کہ شعرا نے بہی اس مضمون
کو باندہا ہے مومن خان مرحوم نے کہا ہے ؎

اوس بت کی ابتداے جوانی مراد ہے	مومن کہیہ اور فتنہ آخر زمان نہین

غرضکہ جب یہہ زمانہ موقع فتن ٹہرا تو معلوم کرلینا حکم فتن کا بہی ضرور ہوا تاکہ ہر شخص
مسلمان بچے فتنہ و فساد زمان مین مطابق اوسکے عملدرآمد کرے اور مفسد و فتنہ انگیز لوگون
کا شریک حال نہو جتنے فتنے اس امت مرحومہ مین ہونے والے ہین ہمارے پیغمبر صلعم نے
سبکی خبر پہلے سے دے رکہی ہے کوئی اپنی غفلت نادانی سے اگر علما ان فتن کا حال
نکہے اور بموجب ارشاد نبوت کے عامل نہو تو یہہ قصور اوس شخص کا ہے مذہب اسلام
مین کوئی قصور نہین ہے اب سنو حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے کہ عرض کیے جاتے ہین فتنے دلونپر
مانند بوریے کے تنکے تنکے پس جونسا دل پلایا گیا فتنہ کو اوسمین ایک کالا نکتہ ہوجاتا
ہے اور جس دل نے نمانا اوس فتنے کو اوسمین ایک سفید نکتہ ہوجاتا ہے یہانتک کہ دو
طرح کے دل ہوجاتے ہین ایک تو سفید جیسے سنگ مرمر مثلا اوسکو فتنہ نقصان نہین
پہونچاتا جب تک آسمان و زمین ہے اور دوسرا دل کالا ہوجاتا ہے راکہ کی رنگت
کا مانند اولٹے باسن کے کہ اوسمین جو کچہ ہو وہ گر پڑے نہ اچہے کام کو پہچانے اور نہ برے

کام کا انکار کرے مگر جو اوس نے چاہے اپنی خواہش نفسانی سے تو راہ مسلم فتنہ کے
معنی مین امتحان و آزمایش اور گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو دل فتنہ کو قبول نکرے وہ اچھا ہے سفید و صاف و روشن اور جو دل فتنے
کو قبول کرے وہ برا اوکالا واوندھا ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ امانت کا
اوٹھ جانا دل سے یہ بھی ایک فتنہ ہے تیسری حدیث مین ہے حذیفہ نے کہا
لوگ رسول خدا صلعم سے حال خیر کا پوچھا کرتے تھے اور مین حال شر کا دریافت کیا کرتا
تھا اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شر مجھکو آ لگے مینے کہا ہم جاہلیت مین گرفتار تھے اللہ تعالے
نے یہ خیر بھیجی کیا بعد اس خیر کے پھر شر ہوگا فرمایا ہان ہوگا مینے کہا پھر اوس شر کے بعد
خیر ہوگی فرمایا ہوگی لیکن اوسمین کچھ کدورت ہوگی مینے کہا کیا کدورت ہوگی فرمایا
ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت و ہدایت پر نہ چلینگے دوسری راہ پکڑینگے کوئی
بات اونکی تو پہچانے گا اور کوئی نہین پہچانے گا مین نے کہا بھلا اس خیر کے بعد پھر شر
ہوگا فرمایا ہان کچھ بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکا کہا مانا اونکو
دوزخ مین پھینکا مینے کہا اونکا حال کیا ہے فرمایا ہماری ہی بال کھال سے ہونگے
اور ہماری ہی سی بولی بولینگے مینے پوچھا پھر مین کیا کرون اگر وہ مجھکو پاوین فرمایا
تو گروہ مسلمین کو پکڑے رہ اور اونکے امام کو مینے کہا اگر جماعت اور امام نہو تو کیا
کرون فرمایا ان سب فرقون سے الگ ہو کر رہ گو کسی درخت کی جڑ کو تو دانت سے کاٹے
یہانتک کہ تجھے موت آوے اور تو اسی حال پر ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین
یون آیا ہے کہ میرے بعد ایسے امام و پیشوا ہونگے جو میرے راہ رستے پر نچلینگے اور
اونمین کچھ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل مثل شیطانون کے ہونگے آدمی کے جسم مین حذیفہ
نے کہا پھر مین کیا کرون اگر اسطرح کے لوگون کو پاؤن فرمایا امیر کا حکم سن اور
مان اگرچہ تیری پیٹھ ٹھونکے اور تیرا مال چھین لے تو تو مانے جا اور سنے جا اس حدیث

معلوم ہوا کہ بھلائی برائی کا ساتھ ہے پر بھلائی کے بعد ایک برائی آتی ہے پھر اوسکے بعد کوئی بھلائی ہوتی ہے اگرچہ اول کیطرح نہو اور کچھ لوگ برے فسادی اچھے لوگون کی صورت مین ظاہر ہوکر خلق کو بہکاتے ہین اونکے کہنے سننے مین نہ آوے اور ایسے ہنگامے مین کنارہ کشی اور گوشہ گزینی اختیار کرے تاکہ فتنے سے امن مین رہے

این کرے بینی خلاف آدم اند	نیستند آدم غلاف آدم اند

آجکل ایسا ہی زمانہ ہے کہ جہان نہ کوئی امام ہے نہ کوئی جماعت مسلمانون کی جماعت کے معنی یہہ ہین کہ سب یکدل یک زبان ہون سو بجاے اس اتفاق کے آج کل مسلمان ہزار دل ہزار زبان ہین ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہے پس ایسے وقت مین کونے مین بیٹھ رہنا موجب حفظ جان و ایمان و امن و امان کا ہے شہر مین امن نہ ملے تو کسی گانون مین جا رہے اور کسی درخت کی جڑ کے نیچے بسر کرے لیکن فتنہ و فساد مین نہ پڑے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا جلدی کرو اعمال مین اون فتنون سے پہلے جو مثل ٹکڑون اندھیری رات کے ہونگے صبح کو آدمی مومن ہے اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر اپنا دین تھوڑی سی دنیا کے پیچھے بیچ ڈالیگا یعنی آخر زمانہ مین حال دین کا ڈانواڈول ہو جاویگا کہ گھڑی مین مومن گھڑی مین کافر کسی بات پر نہ جمے گا بہت دیکھا سنا ہے کہ بعض لوگ عیسائی ہوگئے پھر مسلمان ہوئے پھر عیسائی ہوگئے بعضے شیعہ سنی ہوگئے پھر بعد چند روز کے شیعہ بنگئے بعضے ہندو عیسائی مسلمان ہوئے پھر چند روز کے بعد اگلے دین پر پلٹ گئے تو یہہ انقلاب بھی ایک فتنہ ہے اور بڑی دلیل ہے قرب قیامت کبری اور صدق خبر مخبر صادق علیہ السلام کی

اب سنو حکم فتنے کا ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ظاہر ہونگے یعنی بڑے فتنے یا بہت فتنے پے در پے لگاتار بیٹھا شخص اوس فتنے مین بہتر ہے کھڑے آدمی سے اور کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے

جس نے جھانکا طرف اوس فتنے کے اوسکو فتنے نے اپنی طرف کھینچ لیا سو جو کوئی جگہہ پناہ
وخلاص کی پاوے وہ پناہ پکڑے اوس جگہہ متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون ہے
کہ فتنے ہونگے سوتا اونمین بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہے کھڑے سے
اور کھڑا بہتر ہے ساعی سے سو جو کوئی پاوے ملجا اور معاذ وہ پناہ پکڑے اوس سے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے سے جسقدر جدا رہے وہی بہتر ہے اور جس جگہہ جسکے پاس
ٹھکانا ملے وہان جا چھپے فتنہ مین کسیطرح شریک وآلودہ نہو جہانتک بچا جاوسے بچے
ابی بکرہ سے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے بہت بڑے بڑے خبردار ہو کہ
اون فتنون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اوسکے سو جب یہہ فتنے واقع ہون تو جسکے پاس اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین
جا ملے اور جسکے پاس بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکے پاس زمین ہو
وہ اوس زمین مین جا رہے ایک شخص نے کہا بہلا اگر کسی کے پاس نہ اونٹ ہو نہ بکری نہ زمین
تو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کو لیکر پتھر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے اور اسطرح نجات
حاصل کرے اگر کرسکے پھر فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ کہ مینے یہہ حکم پہونچا دیا یعنی امت کو
تین بار یہہ بات کہی ایک آدمی بولا کہ بہلا اے رسول خدا اگر مجہپر زبردستی کیجاوے
یہانتک کہ مجھکو دو صفون مین سے ایک صف کیطرف لیجاوین اور کوئی شخص اپنی تلوار
سے مجھکو مارے یا کوئی تیر آکر مجھکو قتل کر ڈالے تو پھر کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ لیگا اور
دوزخیون مین سے ہوجاویگا رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے مین کسیطرح
شریک نہو نہ اپنی خوشی سے اور نہ دوسرے کی زبردستی سے اور اگر کوئی زور اور زوری
پکڑ کر کسی ایک فریق کی صف مین لیجاوے اور یہہ وہان ہاتھ سے کسی شخص کے یا کسی تیر کا
سے مارا جاوے تو ایسی صورت مین یہہ تو بیگناہ ہے اسلئے کہ اپنی خوشی سے فتنہ مین
داخل نہین ہوا گناہ لیجانے اور مارڈالنے مروا ڈالنے کا اوسی کی گردن پر ہے جس نے

اسکو مجبور کرکے قتل کیا یا کروایا اور تین بار ارشاد کرنے کا یہہ مطلب ٹھہرا کہ فتنے کے زمانہ
مین یہی کرنا چاہئیے جو کہا گیا۔ در کہیہ ابی سعید خدری کہتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا قریب
ہے کہ اچھا مال مسلمان کا بکریان ہونگی کہ انکے ساتھ پہاڑ کی چوٹیون پر اور پانی کے تھلون
پھر جاویگا اپنے دین کو لیکر فتنون سے بھاگ کے گا رواہ البخاری اس حدیث کا مطلب
یہہ ہے کہ فتنے سے بچنے کے لئے بستی سے علحدہ ہوکر جنگل نالے پہاڑ مین جا رہنا اچھا ہے
اور فتنے مین پڑنا اور فساد کی چال مین پھنسنا اچھا نہین لیکن افسوس ہے حال پر مسلمانون
کے اسوقت مین کہ ہزار ہا فتنے خود مول لیتے ہین بچنے کا تو کیا ذکر اور اکثر ملکی لڑائی
اور حاکمون کے فساد باہمی کو جہاد یا ثواب جانکر شامل حال ہوجاتے ہین بہت دیکھا
کہ ایسے لوگون کی دنیا بھی خراب ہوئی اور ایمان تو پہلے ہی دن جواب صاف دیچکا
تھا ابی ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا زمانہ آپسمین قریب ہوگا یعنی دنیا و آخرت
کا اور عمل اوٹھ جاویگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور بخل ڈالا جاویگا یعنی دلون مین اور
قتل بہت ہوگا متفق علیہ یہہ سب علامات آج دنیا مین بخوبی موجود ہین فتنون کی کثرت
اسقدر ہے کہ کوئی ملک خالی نہین بلکہ کوئی گھر اور کتابین تو ہر علم کی ہزار ہا نظر
آتی ہین مگر عالمونکا اتا پتا نہین ہزار مین اگر ایک کوئی حرف شناس نکلتا بھی ہے
تو اوسکو توفیق عمل نہین بخل کا یہہ حال ہے کہ آپ تو کیا جو دوسرا کرینگے دوسرے
کی سخاوت پر جلتے ہین آجکل سوال و چندے سے بہت کام کاج نکلتے ہین گرہ سے ایکا
کوڑی خرچ کرنا مصیبت کا سامنا ہے زبیر بن عدی نے کہا ہمنے انس بن مالک سے حجاج
بن یوسف کے ظلم کا شکوہ کیا انس نے جواب دیا کہ صبر کرو تمپر کوئی زمانہ نہ آویگا لیکن اوسکے
بعد کا زمانہ بدتر ہوگا اوس اگلے زمانے سے یہانتک صبر کرو کہ تم اپنے رب سے جاملو
یہہ بات مینے تمہارے پیغمبر صلعم کی زبانی سنی ہے رواہ البخاری فی الواقع حضرت صلعم
کے وقت سے لیکر اب تک جو ہر قرن وصدی کے حال مین غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے

کہ ہمیشہ خرابی وتباہی دین دنیا کی روز بروز بڑھتی رہی اور ہر پچھلا زمانہ اگلے زمانہ سے
بدتر نظر آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ پاویگا اور دیگر اس حدیث سے نکلتے
ہے اللہ تعالیٰ کہیں ان دونوں صاحبوں کو جلدی سے دکھلادے ایک کو زمین سے نکالے
دوسرے کو آسمان سے لاوے آمین

ترا نا ٹک بھی سوچو دکھایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام ان کی حضرت کا

حذیفہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے یار بھول گئے یا دونوں نے خود بھلا دیا
نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ برپا کرنے والا قیامت تک کا
جسکے ہمراہیوں کی گنتی تین سو یا زیادہ تک پہونچی مگر اوسکا اور اوسکے باپ کا اور قوم
کا نام لیکر ہمکو بتادیا روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ثوبان کی حدیث میں آیا ہے آنحضرت نے فرمایا
مجھکو اپنی امت پر اگر ڈر ہے تو گمراہ کرنے والے اماموں کا ڈر ہے نہیں تو اور کسی کا اور جب
رکھی جاویگی تلوار میری امت میں تو پھر اوٹھائی جاویگی قیامت کے دن تک روایت کیا ابوداؤد
والترمذی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں ایسے امام بھی پیدا ہونگے جو لوگوں
کو گمراہ کرینگے جیسے یہ لوگ کہ فتنوں میں مثلاً حکم جہاد کا دیکر غریب جاہلوں کو دین دنیا
دونوں سے کھو دیتے ہیں حالانکہ خوب جانتے ہیں کہ یہ شورش و بلوہ و فساد جو خلق میں
جابجا ہاتھ سے اوباش بدمعاش لوگوں کے ہوتا ہے شرعاً فتنہ ہے نہ جہاد اس سے تو جہاں تک
ہو سکے خود بچے دوسروں کو بچاوے نہ یہ کہ فضائل جہاد سنا کر اس میں خود بچے یا دوسروں کو
پھنسا دے یہ ذکر تو اونکا ہے جو امام ہوں اور جو امام نہیں ہیں اور نہ کسی طرح کا علم و
فضل رکھتے ہیں دو چار کتابیں اردو فارسی کی پڑھکر مولوی ملا بن بیٹھے ہیں اور
اسلام کے بگاڑنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر مخفی و ظاہر کرتے ہیں وہ درحقیقت دجال
کذاب ومصنوعی ہیں اونکا حال قتال دوسری حدیثوں میں آیا ہے آپنے یہ فرمایا ہے
کہ قریب تیس نفر کے اس امت میں دجال پیدا ہونگے لڑتی تا آخر دہر جنکا کچھ کسیقدر بیان

دنیا مین ہوگئے اور باقی ہوتے رہتے ہین اسوقت مین بھی دو ایک آدمی اسطرح کے سننے
دیکھے گئے خدا ہر فتنہ وبلا سے بچا دے ۵

جانبر نہین ہوتے ہین جنہین ڈستے ہین کالے		اللہ کہین بچ مین زلفون کے نہ ڈالے

دوسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ اس اُمت مین قتل ہوتا رہیگا چنانچہ کتب
تواریخ ان واقعات کی شاہد ہین کہ ہر زمانہ مین بدولت سلاطین اسلام وغیرہ غربا اسلمین
بھی ہمیشہ تہ تیغ ہوا کئے اور آپسمین ملوک اسلام کے بغرض ملک گیری بیفائدہ کشت وخون
ہوا کیا اور اب دوسری اقوام کے ہاتھ سے ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہیگا جسنے
ان واقعات کو فتنہ سمجھکر پناہ پکڑی وہ اچھا رہا اور جو کوئی شامل ہوا وہ ستیاناس
ہوگیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہو تو کیا حال ہوگا
تیرا جب رہ جاویگا تو اندر ناکارہ لوگون کے جیسے بھوسی جو چھاودل کی قول وقرار
وامانتین اونکی مل جل جاوینگی اور آپسمین مختلف ہوجاوینگی اسطرح یہ پھر اپنی انگلیان
درمیان انگلیون کے کر کے بتایا اختلاف کا بتایا مینے کہا مجھکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تجھکو
لازم ہے کہ حق بات کو جسے تو پہچانتا ہے پکڑ اور جسے نہین پہچانتا اسکو چھوڑ اور
خاص اپنی جان کی خبر لے اور عوام سے الگ رہ اور ایک روایت مین یون ہے اپنے
گھر مین بیٹھ رہ اور اپنی زبان کو روک اور معروف کو پکڑ اور منکر کو چھوڑ
اور اپنی جان کی خاص درستی کر اور عام لوگون کے کام سے کچھ واسطہ نہ رکھ رواہ الترمذی
وصححہ اور ابوموسی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے
سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے اندھیری رات کے صبح کریگا آدمی اوسمین مومن رہکر
اور شام کریگا کافر ہوکر اور شام کریگا حالت ایمان مین اور صبح کو کافر ہوجاویگا قاعد بیٹھنے
بہتر ہے قائم سے اور ماشی بہتر ہے ساعی سے تو توڑ ڈالو تم اون فتنون مین اپنی کمانون کو
اور کاٹ ڈالو تم چلے اون کمانون کے اور مارو اپنی تلوارون کو پتھر سے یعنی اونکی دھار

موڑ دو ویس اگر آوے کوئی کسی پر مارنے کو تو چاہیئے کہ ہو جاوے مثل بہترین دو بیٹون آدم علیہ السلام کے رواہ ابوداؤد اور دوسری روایت مین اسطرح پر آیا ہے کہ صحابہ نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم گھر کے پُرانے ٹاٹ مین جاؤ یعنی گھر سے باہر نکلو جسطرح پُرانا ٹاٹ عمدہ فرش کے نیچے سے نہین اوٹھایا جاتا اور ایک روایت مین یون ہے کہ گھرون کے اندر بیٹھے رہو یعنی باہر نہ نکلو کہ فتنے مین گرفتار ہو جاؤ مراد پسران آدم علیہ السلام سے اس جگہہ ہابیل قابیل ہین۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا وہ مظلوم مارے گئے یعنی اسطرح تم بہی فتنے مین مظلوم ہو جاؤ تو ہو جاؤ بلا سے لیکن ظالم نہ ہو تم کسی کو نہ مارو بلکہ اپنے ہتہیار توڑ ڈالو اور کمان کا چلّہ کاٹ ڈالو اور تلوار کی باڑہ بگاڑ دو تمکو اگر کوئی آکر مار جاوے صبر کر و مر جاؤ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت نے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے اوسکو جہانکا اوسنے اوسکو تانکا۔ دراز کرنا زبان کا اوسمین ایسا ہے جیسا تلوار کا مارنا رواہ ابوداؤد یعنی گناہ اور وبال زبانی شرکت کا اوس فتنے مین برابر گناہ تیغ زنی کے ہے مطلب یہہ ہے کہ زبان سے بہی فتنے مین شریک نہو دل اور ہاتہہ کا تو کیا ذکر ہے زبان سے شامل ہونا اسیطرح پر ہوتا ہے کہ اوسکا چرچا کرے اوسمین اپنی رائے ظاہر کرے اوسکی اشاعت وحکایت دوسرے کے سامنے کرے اوسکا ذکر سننے اوسکی تحقیق کے درپے ہو لیکن کان سے اوسکی خبر سننے کا اسلیئے کہ اوس سے بچے مضائقہ نہین مقداد بن اسود کہتے ہین مینے سنا آنحضرت صلعم کو فرماتے تہے نیکبخت وہ ہے جو الگ کیا گیا فتنون سے یہہ کلمہ تین بار فرمایا اور جو پہنس گیا فتنے مین اور صبر کیا پس افسوس ہے اوسکے حال پر یعنی اسلیئے کہ فتنے سے دور رہنا اور الگ رہنا بہتر ہے رواہ ابوداؤد وازابی ہریرہ کی حدیث طویل مین آیا ہے قیامت قائم نہو گی یہانتک کہ پیدا ہونگے دجّال کذاب قریب تیس لوگ کے اونکو گمان ہوگا کہ وہ پیغمبر ہین سنا گیا کہ اسوقت مین بعض لوگون نے دعوی پیغمبری کا بہی کیا ہے واللہ اعلم حذیفہ کی حدیث مین ہے مرفوعا کہ جو فتنہ آدمی کا اوسکے اہل و

مال و نفس و ولد و ہمسایہ مین ہوتا ہے روزہ نماز صدقہ امر بمعروف نہی عن المنکر سے اوسکا کفارہ
ہو جاتا ہے متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو فتنہ انکے سوا ہے جو دریا کیطرح موج مارتا ہے
اوسکا کفارہ نہین اوسمین پھنسنا دین دنیا کی تباہی بربادی ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت سے پہلے کذاب یعنی بڑے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچو رواہ مسلم
ابی ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین
جاویگی دنیا یعنی فنا نہوگی یہانتک کہ گذرے گا آدمی قبر پر اور لوٹے گا اوسپر اور کہیگا کاش
مین ہوتا اس قبر والے کی جگہ اور نہین ہے یہ اوسکی عادت یا اوسکا دین بلکہ بسبب بلا
و مصیبت کے ایسی آرزو کریگا رواہ مسلم انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت نے فرمایا قیامت
نہوگی یہانتک کہ زمانہ قریب ہو سال مانند مہینے کے اور مہینا جیسے جمعہ اور جمعہ جیسے ایک
دن اور ایک دن جیسے ایک ساعت اور ایک ساعت جیسے ایک شعلہ آگ کا اوشہار واہ الترمذی
یعنی برکت زمانے کی کم ہو جاویگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا اس حدیث کا مصداق یہی
اسوقت بخوبی پایا جاتا ہے اور پچھلی امت اسلام کے حق مین یہہ فرمایا ہے کہ بہت سخت زیادہ
مجھسے محبت رکھنے مین وہ لوگ ہین جو بعد میرے آوینگے ایک اونمین کا چاہیگا کہ دیکھے مجھکو بدلے اہل
و مال صدقے کرکے رواہ مسلم عن ابی ہریرہ مرفوعاً اور معاویہ کی حدیث مین ہے مرفوعاً ہمیشہ
میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا خدا کے حکم پر نقصان نہ پہونچاویگا اوسکو جو اوسکو
چھوڑ دیگا اور اوسکی مدد نکریگا اور اوس سے خلاف کریگا یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنی
قیامت قائم ہو متفق علیہ اور انس نے کہا رسول خدا نے فرمایا کہاوت میری امت کی ایسی ہے
جیسے مینہہ معلوم نہین پہلا بالی بہتر ہے یا پچھلا رواہ الترمذی علی رض مین علیہ السلام کی
روایت مین مرفوعاً آیا ہے کیسے تباہ ہوسکتی ہے وہ امت جسکے اول مین تو مین ہوں اور
بیچ مین مہدی اور آخر مین مسیح علیہ السلام لکن اس درمیان مین ایک گروہ ہوگا کج رو
کہ نہ وہ مجھسے ہے اور نہ مین اونمین سے ہوں رواہ رزین اور فرمایا بہت پسند

خلق مین مجھکو از روے ایمان کے وہ قوم ہے جو بعد میرے ہوگی پاوینگے صحیفے اونمین کتاب
بھی ایمان لاوینگی اوسپر جو اوسمین لکہا ہے یعنی قرآن و حدیث کو صحف مین پاکر غائبانہ عمل کرینگے
اس حدیث مین فضیلت ہے ایمان بالغیب کی رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور نیز بیہقی نے کتاب مذکور مین عبدالرحمن بن العلا الحضرمی
سے روایت کیا ہے مرفوعاً قریب ہے کہ ہوگی آخر اس امت مین ایک قوم اونکو اجر ملیگا
مثل اول امت کے وہ لوگ حکم کرینگے اچہے کامون کا منع کرینگے بُرے کامون سے
لڑینگے فتنہ کرنے والون سے یعنی باغی خارجی رافضی بدعتی وغیرہم سے یہ لڑائی شامل
ہے ہاتہ سے اور زبان سے لڑنے کو جو ہوسکے اور قرہ بن ایاس کی حدیث مین یون
آیا ہے کہ جب تباہ ہووینگے اہل شام تو پہر نہین بہلائی تم مین اور ہمیشہ رہیگا ایک گروہ
میری امت سے مدد کیا گیا ضرر نہ پہونچا وینگا اونکو جو اونکی مدد نہ کریگا یہانتک کہ قیامت
آوے رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح ابن المدینی جو شیخ ہین بخاری
صاحب صحیح کے انہون نے کہا کہ مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یعنی اہلسنت وجماعت
جو ہمیشہ ہر طرح کے فساد کو دنیا سے دور کرتے رہتے ہین اور جنہون نے ان احادیث حکم
فتنہ کو اپنی کتابون مین روایت کیا ہے ابن عباس نے کہا حضرت نے فرمایا اللہ نے
معاف کیا بہول چوک کو میری امت سے اور اوس کام کو جو زبردستی اوس سے کرایا گیا
رواہ ابن ماجہ والبیہقی اس جگہہ مین بہہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ جب خطا و نسیان اور
اکراہ ہونا اس امت کا تو نے معاف کیا تو جو کچہہ بہول چوک استکراہ مجہہ سے ہوا ہو اس
کتاب مین یا دوسری کتاب مین قولاً اور جو کچہہ خطا و نسیان و اکراہ عمل مین ایا ہو مجہسے فعلاً
تمام عمر مین یا روز تکلیف سے آجتک وہ سب تو اپنے فضل و کرم و عموم رحم سے معاف فرما اور مجہکو بیر
قصور و بشر بیکر اور خاتمہ میرا دنیا سے کلمہ شہادت پر باخلاص دل و زبان فرما
اللہم آمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قطعہ تاریخ طبع از مولوی حکیم حافظ سید اعظم حسین صاحب جبانی سلمہ اللہ تعالی

میر صدیق حسن خان بہادر کہ حضور
نامداران جہان کا ہے فقط نام تو نام

راہ پر تربیت اوسکی یہہ جہان کو لائی
کر گئے جاتے ہین خاصان خرد و دین کا کام

اوسکی دولت سے ہے یہہ کہ ہر سو دنیا
روز و شب قافلہ عترت نان کا مقام

اوسکے ایما سے تواضع کا خریدار جہان
خود فروشی کو بنا تا نہین کوئی بہی غلام

خاکساران جہان کے وہ قدم ہین لیتے
سربلندونکا نہ لیتے تہے جو نخوت سے سلام

اوسکے اقبال کا اور دولت دارا کا بیان
ہے بہم تذکرہ کو فر و اوصاف مدام

اوسکے حضرت مین جسے بار سعادت کا ملا
اوسکو مطلوب ہے مطلب ہے سراپا کام و کلام

اہل حاجت یہہ گہر پاش ہے وہ بے منت
جسطرح سے کوئی کرتا ہو ادا آنرا نام

بزم عرفان مین پیا جسنے پیالا اوسکا
ہوش میخانہ مین رہا نہ خبر ساغر و جام

اوسکی کوشش سے ہے سد اعلم عمل سے معمور
دین و دولت کو بہم اوسکی ہے آن سے نظام

بہر تحقیق تو تب یہہ رسالہ لکہا
تاکہ آگاہ رہین اصل حقیقت سے انام

تہا جو اس لفظ کا مصداق بتایا اوسکو
حق و باطل مین جو تہا فرق کیا اسکا اعلام

ہو گیا مسلک اقوال حسن رضا سے پاک
دوڑ سکتے نہین اس راہ مین آگے اوہام

ہو گئی صاف عیان شیر و تیشی اونکی
انکو جو رات تہے سمجہے ہوئے او صبح کو شام

خصم پہ پیکر جو ہو جیسے زر و سے جودت
حسب ایما یہہ تحقیق لکہا سال تمام
۱۳۰۰ ھ

تمام شد

نثر خاتمہ بطرز تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

باغبان حقیقی کی حمد وستائش کس زبان سے ادا ہو کہ جس نے گلشن دنیا کو گلہائے بوقلمون سے رشک ارم بنایا اور طرح طرح کے آدمیون سے جو اشکال مختلفہ اور صور گوناگون رکھتے ہین اس سطح خاک کو زینت ارژنگ مانی فرمایا ؎

فلک را انجمن افروز انجم
زمین را زیب انجمن دو مردم

جسطرح کہ بنی نوع انسان اپنی ہیئت وصورت مین ایک دوسرے سے جدا ہین اسیطرح اونکے مذاہب وملل مین بھی اختلافات ہو رہے ہین مگر بازگشت سب کی اوسی ایک یگانہ کیطرف اور مرجع سب کا وہی وحدہ لاشریک ہے ؎

دو شیخ و برہمن مین گر شیشے تو ایک ہے
شیشے ہزار رنگ کے ہون مے تو ایک ہے

مستیان بادۂ الست اگر اوسکی یاد مین چور رہین تو جرعہ کشان خمخانہ ہستی بھی اوسی کے شراب شوق سے مخمور رہے ؎

نخستین بادہ کاندر جام کردند
ز چشم مست ساقی وام کردند

دنیا سراسر طلسمات ہے بلکہ آئینۂ صفات ؎

یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن
ہر کجا می نگرم انجمنے ساختہ اند

کفر و اسلام کا فرق دونون کے وجود سے پایا گیا اور حق و باطل کا جلوہ دونون کو ملاکر جدا جدا دکھایا گیا ؎

ہوا جب کفر ثابت ہے وہ تمغای مسلمانی
نہ ٹوٹی شیخ سے تسبیح زنار سلیمانی

ہر لب پہ اوسی کا ترانہ ہے اور ہر دل اوسیکا کاشانہ ؎

دل روشن ہے روشنگر کی منزل
یہ آئینہ سکندر کا مکان ہے

سر و صحرا اوسی کی جستجو مین سرگرم سنگدل اوسکی محبت مین موم سے زیادہ نرم ؎

سرورا سبز و قمری را کند خاکستری — جلوهٔ حسن تو یکجا آب و آتش بست

اور ہر گزشت طرق نے مسافر کو تھکایا اور دو ہر رگ نے اول منزل پہونچایا و دنیا میں تو آیا مگر پیدا ہونیکا ثمرہ نہ پایا ؎

ابھی کو جو یہان جلوہ فرما نہ دیکھا — برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

طالع کی رسائی اور عنایت کبریائی سے اگر صراط مستقیم ہاتھ آئی تو خیر ہے ورنہ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی کا مصداق ہوا ؎

شیخ کعبہ سے چلا ہے ہم چلے ہیں دیر سے — دیکھئے منزل پہ پہلے کون پہونچے خیر سے

پس تمام بنی نوع انسان کیلئے پیغمبرون کو مبعوث فرمایا کہ اون ہادیون نے گمراہون کو سیدھا راستہ بتایا جو اون پر ایمان لائے وہ اولئک ھم المومنون کہلائے سب کے بعد اوس آفتاب رسالت کو فلک ہدایت پر چمکایا جسکی شان مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرمایا ؎

یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست — کتب خانۂ چند ملت بشست
بلا تا مست لات بشکست خورد — باعزاز دین آب عزی ببرد
نہ از لات و عزی برآورد گرد — کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

سبحان اللہ ما اعظم شانہ تعالے جسکی صفت خود صانع مطلق نے تمام قرآن مجید مین فرمائی جسکے وجود باجود کے طفیل تمام کائنات ظہور مین آئی اوسکی نعت اور ہماری زبان اگر بے ادبی نہین ہے تو کیا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

جسکی مدح مین گرد بیان عالم بالا اور ملائکہ ملا اعلی قاصر البیان ہون اوسکا مرتبہ وہم انسان مین کب آسکتا ہے ؎

اور ہر انسان سے دعا او بر مخلوق کے ثنا — خواص اوس برزخ کبری مین ہے تا خرد گم

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اما بعد بندۂ گمنام احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام از جناب مصداق وصفا و احباب سراپا مہر و وفا کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ پر آشوب مین جسطرف دیکھئے بغض و نفاق جدہر جائیے نہ مہر و محبت ہے نہ اتفاق لفظ دوستی بھی سے معرا ہے محب پہلو نشین ہے مگر دل سے جدا ہے چارون طرف شور و شر کی گرم بازاری اور جنس فساد کی خریداری ہے رباعی

ابنائے زمانہ در پئے شور و شر اند — انباشتۂ نفاق و عین ضرر اند
مانند قطار شتر این فرقۂ دون — با یکدگر اند و در پئے یکدگر اند

چونکہ یہہ زمانہ اخیر ہے شاید اسی کی یہہ بھی تاثیر ہے کہ ہر شخص کا مذہب بھی جداگانہ ہے جیسے کوئی نیا مذہب جاری کیا وہی عاقل و فرزانہ ہے اوس پر طرہ یہہ ہے کہ ایک دوسرے کا دشمن خس و خار صلح کل مین آتش افگن حافظ شیراز کا مقولہ یاد نہین جسمین مطلق شر و فساد نہین ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ — چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

جو مذہب فقرا و اہل درد کا ہے ہمارے نزدیک وہی اچھا ہے ؎

کفر کافر را و دین دیندار را — ذرۂ دردت دل عطار را
ملت عشق از ہمہ ملت جداست — عاشقان را مذہب و ملت خداست

چونکہ اس زمانہ شور و شر مین بعض ناعاقبت اندیشون نے اپنے عناد دلی کو یون ظاہر کیا کہ بعض مسلمانون کو وہابی قرار دیا اور سرکار انگلشیہ مین یہہ کارروائی کی کہ سرکار کو ان دیندار مسلمانون سے بدظن کرا دیا بیچارے بہت سے ناکردہ گناہ اشتباہ وہابیت مین گرفتار و مقید ہوئے مخبرون نے دل کا حوصلہ نکال لیا افسوس ہزار افسوس ؎

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن — کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

جو لوگ اون بیچارون سے دوستی کا دم بھرتے تھے وہی دشمن جانی ہوگئے اس گیرودار کو

دیکھکر اچھے اچھون کے دل و جگر پانی ہو گئے اگرچہ پنجاب مین یہہ شعلہ فساد بلند ہوا تہا مگر اثر اوسکا دور دور تک پہونچا تہا **رباعی**

از عادت مردمان این دور خلاف	گویم سخنی اگر نگیری بگزاف
چون شیشۂ ساعت اند پیوستہ بہم	دلہا ہمہ پر غبار و روہا شفاف

سرکار کی یہہ کارروائی اور لوگون کی لگائی بجہائی دیکھکر بعض حق پسند سینہ سپر ہوئے اور قدرے تلے درپے سے پیش آئے اونکی حق گوئی و سعی و سفارش سے سرکار انگلشیہ پر بہی حقیقت حال کہل گئی خدا کا شکر ہے کہ حضور فیض گنجور جناب نواب لارڈ رپن صاحب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ نے اس معاملہ مین خود ہی غور فرمایا کہ یکبارگی اون بیگناہ قیدیون کو رہا کر دیا **ع**

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست	آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

قل جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا ع

گر رنج پیشت آید و گر راحت ای حکیم	نسبت مکن بغیر کہ اینہا خدا کنند

اہل سمعین با تمکین گوش ہوش جہکا کر سنین اور ناظرین حقیقت بین عینک انصاف لگا کر دیکھین کہ اس زمانہ پر آشوب کے لئے ایسی ایک کتاب کی جو مسلمانون کو نفع پہنچائے اور الزام وہابیت اور جہوٹے مسائل جہاد سے بچائے ضرورت تہی یا نہین پس بنظر مصلحت و رفاہ عام حضور فیض گنجور جناب مستطاب حقائق و معارف آگاہ نواب امیر الملک والا جاہ **سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر** دام اقبالہ امیر بہوپال نے کتاب **ترجمان وہابیت** تالیف فرمائی اور مطبع مفید عام آگرہ مین طبع کراکے ایک ہزار جلد مفت بلا قیمت تقسیم کرائی حضور ممدوح کی سرکار انگلشیہ کے ساتہہ یہہ خیر خواہی ہے کہ ہند کی رعایا اس کتاب کو دیکھکر مطیع و منقاد رہیگی اور جو عام مسلمانون سے سرکار کو بدظنی ہوئی تہی وہ مظنہ اس کتاب سے دور ہو جاویگا گویا یہہ کتاب حاکم و رعایا کے

درمیان اتحاد بڑہانے والی اور طرفین کے دلون سے بدظنی و بدگمانی کو رفع کرنیوالی ہے

کتابے کہ در دیدہ نورے دہد
بغم پروران ہم سرورے دہد

کتابے کہ الفاظ و معنی او
بود دلربا چون گل و رنگ و بو

کتابے کہ نار نگاہ مراد
دہد غوطہ چون ذر بموج صفا

کتابے کہ بینی اگر یک نظر
نظر باز نا بد بہشت دگر

فدائے مضامین بہار ہست وین
برین نثر نثری نثار است وین

طلسمے ہست بہر جہان این کتاب
ورقہاش رشک مہ و آفتاب

خداوند دارندہ مہر و ماہ
زچشم بد خلق دارد نگاہ

اگر حرف گیرد کسے بر کتاب
دلش باد از آتش غم کباب

علاوہ اس ایک کتاب کے سیکڑون کتابین نواب صاحب ممدوح کی اقالیم عرب و عجم اور ہند و سندھ مین ایسی رائج ہین جنسے بجز صلاح و فلاح کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہین ہوتا اور یوما فیوما تصانیف کتب جدیدہ ترقی پذیر اور یہ فیض اونکی ذات ذو الصفات سے عالمگیر کونسی زمین ہے جہان اس بحر علوم کیطرف سے نہر روان ہوئی کونسی زبان ہے جو اس سرچشمہ فیض و نعم کی مدح مین تر زبان نہوئی کونسا خطہ ہے جہان خطبہ لمن الملک نہین پڑہا کون استاد ہے جسکا آپکی شاگردی سے اعزاز نہین بڑہا

اے مرتفع ز نسبت ذات تو شان علم
کلک گہرفشان تو رطب اللسان علم

علم است جان ہر کہ بود معنوی نہاد
الا فطانت تو کہ گردید جان علم

جیب و کنار عقل ز گوہر پر است
تا باز کردہ لب گوہر فشان علم

یا الٰہی جبتک دریا مین صدف اور صدف مین در اور در مین آب اور آب مین موج باقی ہے ہمارے نواب بحر العلوم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ اور باقبال روز افزون شادان و محفوظ رکھیو بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد فقط

اصلاح حماقت فی ترجمان الوہابیہ من اغلاط طبعیہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۳	۲	کیا	گیا	″	۷	عبدالوہاب	محمد بن عبدالوہاب
۴	″	پہوئے	پہونچے	″	۱۳	اونکو	ہمکو
″	۸	عمر	عمرو	″	۲۰	ادہاب	الوہاب
۵	۳	نیز	نیز یہ	۲۹	۲	تشنف	تشنب
۱۴	۹	اولتہ	ادلہ	۳۱	۱۰	میخورد	می خورد
۱۷	۲۱	سسندہی	سیندہی	″	۱۱	ہدایۃ	ہدایۃ
۱۸	۷	بدعتون	بدعتیون	۳۴	۱۲	سرکنار	کنار
″	″	مقابل	مقابلی	۳۵	۳	بعدنسلا	بعدنسل
۱۹	۵	غضبا	غصبا	۳۶	۱۲	ابیات	بیت
۲۰	۹	دنیا	دنیا	۳۹	۱۲	وجہ	وجہ
۲۲	۷	کی موجود	موجود	″	۲۰	موکد	موئید
″	۱۷	از انجام تا آغاز	از آغاز تا انجام	۴۱	۱۹	سپرد فرمایا	سپرد فرمائی
۲۳	۱۴	نتایہ	نتایج	۴۲	۸	مرقیت	رقیت
۲۵	۲	فرمایا	فرمایا ہے	″	۲۱	رد	رد
″	۱۶	وہ رعیت	رعیت	۴۴	۱۵	خاص	خاص
۲۶	۳	ہوسکتا ہے	ہوسکتے ہیں اسلیئے	″	۱۸	مذہب فقہیہ	مذاہب فقہیہ
″	۴	یہانتک	یہانتک کہ	۴۵	۱۲	تقویت	تقویۃ
″	۱۷	فتنہ	فتنے	۴۷	۷	ہمان	ہمان
۲۷	۳	بن	محمد بن	۴۹	۳	سعودنے	سعود بن

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴۹	۱۱	ہوگئی	ہوگیا	۶۲	۱۳	قسطنطنیہ	قسطنطنیہ
۵۱	۳	نیسان	ماہ نیسان	۶۳	۱۰	محمد	[illegible]
۵۳	۱۵	سعد	سعود	۶۴	۹	بین سے	[illegible]
۵۳	۱	ستہ	+		۱۴	[illegible]	[illegible]
"	۳	نبرین	لمزین	۶۵	۲	[illegible]	[illegible]
"	۴	سوڈ بانی	کی ڈوبانی	۶۶	۶	انگریزی	انگریزی کی
"	۱۸	قمع کی	قمع کیا	۶۹	۱۸	[illegible]	[illegible]
۵۵	۱۱	الاول	الاولی	"	"	وبوفاق بااتفاق	+
۵۶	۱۰	مدینہ داخل	داخل مدینہ	۹۳	۸	حرمنی	[illegible]
۵۷	۱۶	مرآۃ	المرآۃ	۹۸	۴	پہر	[illegible]
۵۸	۲	عنبری	غزنی	۹۹	۸	تھر	[illegible]
۶۰	۲۰	خوردو	خورد	۱۰۲	۲	بہی	بھی
۶۲	۵	معاملہ	معاملے		۱۶	سکرہ	[illegible]

تمام شد

هو الهادي

والله المستعان على ما تصفون

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]